فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۴

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد عفی عنہ

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ تَرْجَمَةُ لِلْجُزْءِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِانْتِهَآئِهٖ كَمَا وَفَّقَنَا لِابْتِدَآئِهٖ .

بَاب حَدِيْثُ الْغَارِ

باب ہے بیچ بیان حدیث غار والوں کے یعنی جو مینہ کے مارے غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر ان کی غار کے منہ پر آن پڑا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اصحاب کہف کے قصے کے بعد غار کی حدیث بیان کی تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کی جو وارد ہوئی ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ رقیم کا لفظ جو آیت اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ میں واقع ہوا ہے تو مراد اس سے وہ غار ہے جس میں تین آدمی بند ہو گئے تھے اور بیان اس کا اس حدیث میں ہے جو طبرانی وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رقیم کا تذکرہ سنا فرمایا کہ تین آدمی چلے اور ایک غار میں داخل ہو گئے اور ان کی غار کے منہ پر ایک پتھر آن پڑا اور اس نے اس کو بند کر لیا پھر ذکر کی ساری حدیث۔ (فتح)

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهٗ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهٗ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهٗ

۳۲۰۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ تین آدمی تم سے اگلی امت کے چلے جاتے تھے کہ ناگہاں ان کو مینہ پہنچا تو وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے اور اس پہاڑ کا ایک پتھر اس غار کے منہ پر آن پڑا اور اس نے ان کو بند کر لیا تو بعض نے بعض سے کہا کہ بے شک معاملہ یہ ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہ نجات دے گا تم کو اے لوگوں مگر سچ بولنا سو چاہیے کہ دعا مانگے ہر مرد تم میں سے اس عمل کے وسیلے سے کہ جانتا ہے کہ وہ اس میں سچا ہے یعنی خالص اللہ کی رضا مندی کے واسطے کیا ہے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرہ یہ ہے کہ میرے ہاں ایک مزدور تھا

كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِّنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّيْ عَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّيْ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِيْ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِيْ إِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِّنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ آتِيْهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِيْ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِيْ وَعِيَالِيْ يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيْهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّيْ رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِيْ مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا

اس برتن بھر مزدوری پر جس میں سولہ رطل چاول سمائیں یعنی (سو جب وہ اپنا کام کر چکا تو اس نے کہا کہ میرا حق دے تو میں نے اس کا حق اس کے آگے کیا سو وہ اس کو چھوڑ کر چلا گیا) اور یہ کہ میں نے اس سولہ رطل چاول کی طرف قصد کیا سو اس کو میں نے بویا سو ان میں یہاں تک برکت ہوئی کہ میں نے ان سے گائے بیل خریدے اور یہ کہ وہ مزدور میرے پاس آیا اپنی مزدوری طلب کی تو میں نے اس کو کہا کہ قصد کر ان گائے بیلوں کی طرف سو ان کو ہانک لے جا تو اس نے مجھ سے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میرے تو تیرے پاس صرف سولہ رطل چاول ہیں تو میں نے اس سے کہا کہ قصد کر ان گائے بیلوں کی طرف کہ بے شک وہ اس فرق بھر چاول سے حاصل ہوئے ہیں سو وہ اپنا سب مال ہانک لے گیا تو الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ امانت داری صرف تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی تو ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے یعنی اس پتھر کو دور کر دے سو ان سے کچھ پتھر ہٹ گیا پھر دوسرے نے کہا کہ الٰہی ماجرہ تو یہ ہے کہ تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے بڑی عمر والے اور میں ہر رات اپنی بکریوں کا دودھ ان کے پاس لایا کرتا تھا سو ایک رات میں نے ان سے دیر کی یعنی (چارہ بہت دور ملا اس واسطے آنے میں دیر ہوئی) سو میں آیا تو وہ دونوں سو گئے تھے اور میرے بیوی بچے بھوک کے مارے روتے چلاتے تھے اور میں ان کو نہ پلایا کرتا تھا یہاں تک کہ میرے ماں باپ پیتے سو مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں یعنی (اس واسطے کہ آدمی کو نیند سے جگانا ناگوار لگتا ہے) اور مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نہ جگاؤں تو ضعیف ہو جائیں یعنی (واسطے نہ پینے دودھ کے کہ رات کا

قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِيْنَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا.

کھانا نہ کھانے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے) سو میں ان کی انتظار میں دودھ لیے تمام رات کھڑا رہا صبح تک سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسی محنت تیرے خوف سے کی تھی سو تو ہم سے پتھر کو ہٹا دے تو ان سے کچھ پتھر ہٹگیا یہاں تک کہ انہوں نے اسی سے آسمان کو دیکھا پھر تیسرے نے کہا کہ الٰہی ماجرہ تو یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی کہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تھی یعنی (میں اس کا کمال عاشق تھا) سو میں اس کی طرف مائل ہوا اس کی ذات کو چاہا یعنی (حرام کاری کا ارادہ کیا) سو اس نے نہ مانا یہاں تک کہ میں اس کو سو اشرفیاں دوں یعنی (سو اشرفیوں پر راضی ہوئی) سو میں نے ان کے واسطے محنت کی یہاں تک کہ میں ان پر قادر ہوا تو میں وہ اس کے پاس لایا اور میں نے اسے وہ اشرفیاں دیں تو اس نے مجھ کو اپنی ذات پر قادر کیا سو جب میں اس کے دونوں پیروں کے اندر بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور مہر کو نہ توڑ مگر اس کے حق سے یعنی (سوائے نکاح شرعی کے ازالۂ بکارت نہ کر یا زنا نہ کر) سو میں اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے سو اشرفیاں چھوڑ دیں یا الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ مدت کی دلی آرزو تیرے خوف سے چھوڑ دی تو ہم سے پتھر کو ہٹا دے تو اللہ نے ان سے پتھر کو ہٹا دیا اور وہ تینوں وہاں سے نکلے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے تو اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ ایماندار قطعاً جانتا ہے کہ اللہ اس کے کام کو جانتا ہے اور جواب دیا گیا ہے بایں طور کہ اس نے اپنے اس عمل میں تردد کیا کہ کیا اس کا اللہ کے نزدیک اعتبار ہے یا نہیں اور گویا کہ اس نے کہا کہ اگر میرا یہ عمل مقبول ہے تو میری دعا قبول کر اور یہ جو کہا کہ وہ چلا گیا اور اپنی مزدوری نہ لی تو اس کا سبب نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ واقع ہوا ہے کہ اس مرد نے کہا کہ میں نے کئی مزدور ٹھہرائے تھے ہر ایک معین مزدوری پر پھر جب دوپہر ہوئی تو ایک مرد آیا سو میں نے اس کو مزدور ٹھہرایا اس کے ساتھیوں والی

شرط پر تو جتنا کام اور لوگوں نے تمام دن میں کیا تھا اتنا اس نے آدھے ہی دن میں کیا تو میں نے مناسب جانا کہ اس کو بھی اور لوگوں کے برابر مزدوری دوں کہ اس نے اپنے کام میں بہت محنت کی ہے تو ایک مرد نے ان میں سے کہا کہ تو اس کو ہمارے برابر کیوں دیتا ہے تو میں نے اس کو کہا کہ کیا میں نے تیری معین مزدوری سے کچھ کم کیا ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ میرا مال ہے جس کو چاہوں دوں تو وہ غصے ہوا اور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو دس ہزار درہم دیئے اور یہ محمول ہے اس پر کہ وہ مذکورہ چیزوں کی قیمت تھی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مشکل اوقات میں دعا مانگنا اور نیک عمل کا تذکرہ کر کے اللہ کی قربت چاہنی اور اس سے سوال کر کے اس کے وعدے کی وفا کا مطالبہ کرنا اور بعض فقہاء نے اس کے ساتھ استنباط کیا ہے کہ مستحب ہے ذکر کرنا اس کا وقت بینہ مانگنے کے اور یہ منقول ہے قاضی حسین وغیرہ سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ اس میں اپنے عمل کا دیکھنا ہے لیکن حضرت ﷺ نے ان کے فعل کی تعریف کی سو اس نے دلالت کی اس پر کہ ان کا فعل ٹھیک ہے سو سبکی کبیر نے کہا ہے کہ مجھ کو ظاہر ہوا کہ ضرورت کبھی بے قرار کرتی ہے دنیا میں ہی اعمال کی جزا لینے کے لیے اور یہ اسی قبیل سے ہے پھر مجھ کو معلوم ہوا کہ حدیث میں عمل کا دیکھنا بالکلیہ نہیں واسطے قول ہر ایک کے ان میں سے کہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے واسطے کیا ہے سو نہ اعتقاد کیا کسی نے ان میں سے اخلاص عمل اپنے کا بلکہ اس کا انجام اللہ کے حوالے کیا پس جب کہ نہ جزم کیا انہوں نے ساتھ اخلاص کے اس میں باوجود یہ کہ وہ ان کے احسن اعمال تھے تو اس کا غیر اولی ہے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس میں قصور کا اعتقاد کرے اور بحث کرے ہر واحد پر اپنے عمل سے جس میں اس کو اخلاص کا گمان ہو پس سپرد کرے اس کے امر کو طرف اللہ کی اور معلق کرے دعا کو اللہ کے علم پر پس اس وقت جب دعا کرے تو اجابت کا امیدوار رہے اور رد ہونے کا خوف کرے اور اگر نہ غالب ہو اس کے گمان پر اخلاص اس کا اگرچہ ایک عمل میں ہو تو چاہیے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہو اور جو عمل خالص نہ ہو اس کے ساتھ دعا کرنے سے شرم کرے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے اول امر میں کہا تھا کہ اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے دعا کرو پھر انہوں نے دعا کے وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے ان میں سے کہا کہ میں اپنے عمل سے دعا کرتا ہوں بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے تو پھر اپنا عمل ذکر کیا اور اس میں فضیلت اخلاص کی ہے عمل میں اور فضیلت نیکی کرنے کی ساتھ ماں باپ کے اور ان کی خدمت میں اور ان کو بیوی بچوں پر مقدم کرنا اور مشقت اٹھانے کے واسطے ان کے اور اس میں ایک یہ اعتراض ہے کہ اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تمام رات بھوکا کیوں رکھا باوجود یہ کہ وہ ان کی بھوک کے مٹانے پر قادر تھا سو بعض کہتے ہیں کہ ان کی شرح میں اصل کا خرچ ان کے غیروں پر مقدم تھا اور بعض کہتے ہیں کہ شاید تھے وہ طلب کرتے زیادہ اوپر سد رمق کے اور یہ اولی ہے اور اس میں فضیلت عفت اور بچنے کی ہے حرام سے باوجود قدرت کے اور یہ کہ ترک کرنا معصیت کا مٹانا

ہے اس کی طلب کے مقدمات کو اور یہ کہ واجب ہے توبہ پہلے اس کے اور یہ کہ جائز ہے اجارہ کرنا ساتھ اناج معین کے درمیان اجیر اور مستجیر کے اور اس میں فضیلت ہے ادا کرنے امانت کے اور اثبات نیکیوں کی کرامت کا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر جواز بیع فضولی کے اور پہلے گزر چکی ہے بحث اس کی بیع میں اور یہ کہ جب امین امانت میں سوداگری کرے تو اس کا نفع امانت والے کا ہے یعنی امانت کے مالک کا یہ قول احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور خطابی نے کہا کہ اکثر اس کے مخالف ہیں پس کہتے ہیں کہ جب مرتب ہوا مال بیچ ذمہ امین کے اور اسی طرح مضارب تو ہوگا تصرف اس کا بیچ اس کے بغیر اذن کے پس لازم پکڑتا ہے ذمہ اس کا اس کو کہ اگر اس میں تجارت کرے تو اس کا نفع بھی اس کے واسطے ہوگا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ تاوان اوپر اس کے ہے اور نفع بھی اسی کے واسطے ہے لیکن اس کو صدقہ کر دے اور تفصیل کی ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پس کہا کہ اگر خریدے اپنے ذمہ میں پھر نقد دے مول غیر کے مال سے تو عقد واسطے اس کے ہے اور نفع بھی اسی کا ہے اور اگر خریدے ساتھ غیر کے پس نفع واسطے مالک کے ہے اور اس کا بیان بیع میں گزر چکا ہے اور اس میں خبر دینی ہے پہلی امتوں سے تاکہ عبرت پکڑیں سننے والے ان کے عملوں سے پس ان کے اچھے کاموں پر عمل کریں اور برے کاموں کو چھوڑ دیں۔

تنبیہ: اتفاق ہے سب روایتوں کا اس پر کہ تینوں قصے اجیر اور عورت اور ماں باپ میں ہیں مگر ایک روایت میں اجیر کے بدلے یہ ہے کہ تیسرے نے کہا کہ میں بکریوں میں تھا ان کو چراتا تھا تو نماز کا وقت ہوا تو میں نماز کو کھڑا ہوا تو بھیڑیا آکر بکریوں میں گھس گیا سو میں نے برا جانا کہ نماز کو توڑوں سو میں نے صبر کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا پس اگر یہ ثابت ہو تو محمول ہوگا تعدد قصے پر۔ (فتح)

بَابٌ

۳۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَّهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ

یہ باب ہے

۳۲۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ دیتی تھی کہ ناگہاں ایک سوار گزرا اور وہ اس کو دودھ دیتی تھی تو اس عورت نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو نہ مارنا یہاں تک کہ اس مرد کے برابر ہو تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا اور ایک لونڈی گھسیٹی جا رہی تھی اور کھیل بنی ہوئی تھی ساتھ اس کے تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کرنا تو اس لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا ہی کرنا سو

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهٗ كَافِرٌ وَّأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَهَا تَزْنِيْ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ.

لڑکے نے کہا کہ رہا سوار تو وہ کافر تھا اور رہی عورت سو لوگ اس کو کہتے تھے کہ تو حرام کاری کرتی ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اللہ کفایت کرتا ہے اور اس کو کہتے تھے کہ تو چوری کرتی ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اللہ کفایت کرتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

٣٢٠٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُّطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ.

٣٢٠٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک کتا کنویں کے آس پاس گھومتا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کو مار ڈالے کہ اچانک اس کو بنی اسرائیل کی حرام کار عورتوں میں سے ایک عورت حرام کار نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو کنویں سے پانی نکال کر پلایا تو اس عمل کی وجہ سے اس عورت کے گناہ بخشے گئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الشرب میں گزر چکی ہے اور طہارت میں ہے کہ مرد نے پانی پلایا تھا اور اس نے اس کو اپنے موزے میں پلایا تھا اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد ہو۔ (فتح)

٣٢٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ وَّكَانَتْ فِيْ يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.

٣٢٠٩۔ حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے معاویہ رضی اللہ عنہ سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا سو انہوں نے بالوں کا ایک جوڑا پکڑا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا سو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مدینے والو! تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایسے کام سے منع کرتے تھے یعنی (اپنے بالوں میں غیر کے بال جوڑنے سے) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب کہ ان کی عورتوں نے یہ کام کیا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ کہاں ہیں علماء تمہارے تو اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ اس وقت ان میں علماء کم ہو گئے تھے

اور وہ اسی طرح ہے اس واسطے کہ اکثر اصحاب رضی اللہ عنہم اس وقت فوت ہو گئے تھے اور شاید کے انہوں نے دیکھا کہ ان کے عوام جہلاء نے یہ کام کیا ہے پس ارادہ کیا انہوں نے کہ تنبیہ کریں علماء کو ساتھ اس چیز کے کہ چھوڑا انہوں نے اس کو انکار کرنے سے اور احتمال ہے کہ باقی اصحاب رضی اللہ عنہم اور اکابر تابعین نے اس وقت انکار ترک کیا ہو یا تو اعتقاد واسطے عدم تحریم کے جس کو حدیث پہنچی پس حمل کیا اس نے اس کو کراہت تنزیہی پر یا اس زمانے میں حاکموں کا خوف تھا کہ مبادا جو انکار کرے اس پر اعتراض نہ ہو یا بالکل ان کو حدیث نہ پہنچی تھی یا پہنچی تھی لیکن ان کو یاد نہ تھی یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یاد کروائی پس سب یہ عذر ممکن ہیں واسطے اس کے جو علماء سے اس وقت موجود تھا اور شاید خطبہ جمعہ کے سوا اور کوئی تھا اور اتفاقاً حاضرین خطبہ میں کوئی اہل علم نہ تھا کل بے علم تھے پس کہا انہوں نے کہ کہاں ہیں علماء تمہارے اس واسطے کہ خطاب ساتھ انکار کے نہیں متوجہ ہوتا مگر اس پر جو حکم کو جانے اور اس کو برقرار رکھے اور یہ جو کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل تو تنبیہ ہے اس میں کہ یہ ان پر حرام تھا سو جب انہوں نے یہ کام کیا تو ہوا یہ سبب ان کی ہلاکت کا اور اس کی پوری شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔ (فتح)

٣٢١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِيْ أُمَّتِيْ هٰذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

٣٢١٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں سچ کہنے والے ہوتے تھے اور بے شک میری اس امت میں کوئی ایسا ہو تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ: محدث اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اللہ کی طرف سے الہام ہو اور اس کی بات بہت صحیح ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بطور توقع کے فرمایا اور شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع نہیں ہوئے اس پر کہ بات ہونے والی ہے اور تحقیق واقع ہوئی ساتھ حمد اللہ کے وہ چیز کہ امید رکھی اس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں اور بے شک واقع ہوئی ہے یہ بات سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے بے شمار لوگوں کے اور اس کی پوری شرح عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں آئے گی۔ (فتح)

٣٢١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

٣٢١١۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک مرد تھا اور اس نے ننانوے قتل کیے تھے پھر نکلا پوچھتا ہوا (کہ روئے زمین پر کون بہت بڑا عالم ہے تو لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بہت بڑا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَقَرَّبِيْ وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَبَاعَدِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلٰى هٰذِهٖ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ.

عالم ہے تو وہ اس درویش کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ اس شخص نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں) کیا اس کی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ قبول نہ ہوگی تو اس نے اس درویش کو بھی مار ڈالا پھر پوچھنے لگا (کہ روئے زمین پر بڑا عالم کون ہے یعنی تو لوگوں نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے تو اس نے اس سے کہا کہ اس شخص نے سو آدمی کو قتل کیا ہے سو کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے) تو اس عالم نے کہا کہ ہاں اور تو فلاں فلاں گاؤں میں جا (کہ وہاں چند لوگ ہیں کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں سو تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور نہ پلٹنا اپنی زمین کی طرف اس واسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اس طرف چلا یہاں تک کہ جب آدھی راہ چل گیا) تو اس کو موت آئی تو وہ اپنے سینے کے بل گرا تو بہ کی یعنی (فوت ہونے کے وقت دونوں زمین کے برابر تھا چھاتی سے جھک کر ادھر قریب ہو گیا) تو جھگڑنے لگے اس میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہے اپنے دیس سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی ایک نیک کام بھی نہیں کیا تو اللہ نے گناہ کے گاؤں کو حکم بھیجا کہ دور ہو جا اور عبادت کے گاؤں کو حکم بھیجا کہ تو قریب ہو جا اور کہا کہ دونوں زمین کی مسافت کو ماپو یعنی (سو جس گاؤں کی طرف زیادہ نزدیک ہو سو اس کے لائق ہے) تو فرشتوں نے ماپا تو اس کو عبادت کے گاؤں کی طرف ایک بالشت بھر قریب پایا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشروع ہے توبہ کرنی تمام کبیرہ گناہوں سے یہاں تک کہ جو کسی جان کو ناحق مار ڈالے وہ بھی توبہ کرے اور یہ محمول ہے اس پر کہ جب اللہ نے قاتل کی توبہ قبول کی تو اس کے مدعی کی رضا مندی کا

ضامن ہو جاتا ہے اور یہ کہ مفتی کبھی جواب میں چوک جاتا ہے اور اس شخص نے جو پہلے عالم کو قتل کیا تھا تو اس کے فتوے سے معلوم ہوا کہ تیری توبہ قبول نہیں اس کو معلوم ہوا کہ اس کے واسطے نجات نہیں پس ناامید ہوا اللہ کی رحمت سے پھر اللہ نے اس کو پایا اور اپنے فعل پر نادم ہوا اور پھر پوچھنے لگا اور اس میں اشارہ ہے درویش کی سمجھ کے کم ہونے کا اس واسطے کہ تھا حق اس کا بچنا اس شخص سے کہ جو دلیر ہو قتل پر یہاں تک کہ اس کی عادت ہوگئی ہو اس طرح کہ نہ خطاب کرے اس سے برخلاف مراد اس کی کے اور یہ کہ استعمال کرے ساتھ اس کے کنایہ کو واسطے صلح کرنے کے ساتھ اس کے اپنی طرف سے یہ اس وقت ہے جب کہ ہوتا حکم صریح نزدیک اس کے بیچ عدم قبول توبہ قاتل کے چہ جائیکہ نہ تھا حکم نزدیک اس کے مگر ظن اور یہ جو فرشتے آدمیوں پر متعین ہیں ان کے اجتہاد مختلف ہیں آدمیوں کے حق میں بہ نسبت اس شخص کے کہ لکھتے ہیں اس کو فرمانبردار یا گنہگار اور یہ کہ فرشتے اس میں جھگڑتے ہیں یہاں تک کہ اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور اس حدیث میں فضیلت ہے نکلنے کی اس زمین سے جس میں آدمی سے گناہ ہو اس واسطے کہ وہ غالب ہوتا ہے بحکم عادت کے اور پر مثل اس کی کے یا تو واسطے یاد کرنے اس کے اپنے ان افعال کو جو اس سے پہلے صادر ہو چکے ہوں اور مبتلاء ہونے کے ساتھ ان کے اور یا واسطے وجود اس شخص کے کہ اس کو اس پر مدد کرے اور اس کو اس کی رغبت دلا دے اسی واسطے پچھلے نے اس کو کہا کہ اپنی زمین کی طرف نہ پلٹنا کہ وہ زمین بری ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ لائق ہے واسطے تائب کے چھوڑنا ان حالات کا جو گناہ کے زمانے میں ان کی عادت ہو اور پھرنا ان سب سے اور ان کے علاوہ سے مشغول ہونا اور یہ کہ عالم کو عابد پر فضیلت ہے اس واسطے کہ جس نے پہلے فتوی دیا تھا کہ تیری عبادت قبول نہیں تو اس پر عبادت غالب تھی تو اس کو اتنے آدمیوں کا مار ڈالنا بہت برا معلوم ہوا اور رہا دوسرا تو اس پر علم غالب تھا تو اس نے اس کو ٹھیک فتوی دیا اور اس کو نجات کی راہ بتلائی اور عیاض نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ نفع دیتی ہے قتل سے جیسا کہ نفع دیتی ہے باقی تمام گناہوں سے اور یہ اگرچہ پہلوں کی شرع ہے اور اس کے ساتھ استدلال کرنے میں خلاف ہے لیکن یہ خلاف کی جگہ نہیں اس واسطے کہ اختلاف کی جگہ وہ ہے جب کہ ہماری شرع میں اس کی تقریر وارد نہ ہو اور جب ہماری شرع میں اس کی تقریر وارد ہو تو وہ شرع ہے واسطے ہمارے بغیر اختلاف کے اور جس کی تقریر شرع میں وارد ہو چکی ہے اس میں سے ایک یہ آیت ہے ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ آدمیوں میں بعض ایسے ہی ہیں جو فرشتوں کے درمیان ثالث ہونے کی لیاقت رکھتے ہیں جب کہ وہ آپس میں جھگڑیں اس واسطے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے پاس فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا سو فرشتوں نے اس کو اپنے درمیان ثالث مقرر کیا اور اس میں حجت ہے واسطے اس کے جو ثالث مقرر کرنے کو جائز رکھتا ہے اور یہ کہ فریقین جس کے ثالث ہونے پر راضی ہوں پس حکم اس کا جائز ہے اوپر ان کے اور یہ کہ جب حاکم کے نزدیک

حالات معارض ہوں اور گواہ متعدد ہوں تو اس کو جائز ہے یہ کہ استدلال کرے ساتھ خارجی دلیل کے ترجیح پر۔ (فتح)

٣٢١٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

٣٢١٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے سو کہا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد گائے ہانکتا تھا کہ ناگہاں اس پر سوار ہوا اور اس کو مارا تو گائے نے کہا کہ ہم سوار ہونے کے واسطے پیدا نہیں ہوئے ہم تو کھیت کے واسطے پیدا ہوئے ہیں لوگوں نے تعجب کیا کہ سبحان اللہ گائے بھی بولتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ میں اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کو سچ جانتے ہیں اور وہ دونوں اس وقت وہاں نہ تھے اور جس حالت میں کہ ایک مرد اپنی بکریوں پر تھا تو اس پر ایک بھیڑیا دوڑا تو ان میں سے ایک بکری کو لے گیا تو اس کی تلاش میں رہا چرانے والا یہاں تک کہ اس کو بھیڑیے سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس کو کہا کہ اس نے مجھ سے بکری چھڑائی سو کون بھیڑ بکری کو قیامت کے دن میں چھڑائے گا جس دن اس کا چرانے والا میرے سوائے کوئی نہ ہوگا تو لوگوں نے کہا کہ سبحان اللہ بھیڑیا بھی بولتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میں اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کو سچ جانتے ہیں اور وہ دونوں اس وقت وہاں نہیں تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔

فائدہ: استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ جو چوپائے نہ استعمال کیے جائیں مگر ساتھ اس چیز میں کہ جاری ہوئی عادت ساتھ استعمال کرنے ان کے بیچ اس کے اور احتمال ہے کہ ہو یہ قول بیل کا کہ ہم تو کھیتی کے واسطے پیدا ہوئے ہیں اشارہ طرف معظم اس چیز کے کہ پیدا ہوئے ہیں واسطے اس کے اور نہیں مراد ہے اس کی حصر کرنا بیچ اس کے اس واسطے کہ حصر بالاتفاق مراد نہیں اس واسطے کہ جس مقصد کے لیے چوپائے پیدا ہوئے ہیں وہ یہ ہے کہ ذبح کیے جائیں اور کھائے جائیں بالاتفاق۔ (فتح) اور حاصل یہ کہ سفیان نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک ابو

زناد سے اس نے اعرج سے دوسری مسعر سے اس نے سعد سے روایت کی ان دونوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے۔ (فتح)

۳۲۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

۳۲۱۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد نے دوسرے مرد سے زمین خریدی سو زمین کے خریدار نے اس کی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا تو زمین کے خریدار نے بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے صرف زمین خریدی تھی اور تجھ سے میں نے سونا نہیں خریدا تھا اور زمین والے نے کہا کہ میں نے تجھ سے زمین اور جو کچھ اس کے اندر تھا سب کچھ بیچ ڈالا تھا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں سو وہ دونوں اپنا جھگڑا فیصل کرنے کو گئے ایک اور مرد کے پاس یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کے تو جس کے پاس فیصلہ کروانے کے واسطے گئے تھے اس نے کہا کہ کیا دونوں کی اولاد ہے؟ تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے تو اس ثالث نے کہا کہ تم دونوں اس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس مال کو ان دونوں میں خرچ کرو اور وہ دونوں خیرات کریں۔

فائدہ: اور یہ صریح ہے اس میں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عقد تو خاص زمین پر واقع ہوا تھا تو بائع نے اعتقاد کیا کہ جو اس کے اندر ہے وہ بھی ضمناً اس کے اندر داخل ہے اور خریدار نے اعتقاد کیا کہ وہ اس میں داخل نہیں ہوتا اور رہی صورت دعوے کی جو درمیان ان کے واقع ہوئی ہے اور بے شک وہ دونوں نہیں مختلف ہوئے صورت عقد میں کہ واقع ہوئی اور حکم ہماری شرع میں ایسی صورت میں یہ ہے کہ معتبر قول مشتری کا ہے اور سونا باقی ہے بائع کی ملک پر اور احتمال ہے کہ دونوں صورت عقد میں مختلف ہوئے ہوں اس طرح کہ کہے مشتری کہ نہیں واقع ہوئی تصریح ساتھ بیچنے زمین کے اور جو اس کے اندر ہے بلکہ ساتھ بیع زمین کے خصوصاً اور بائع کہے کہ واقع ہوئی ہے تصریح ساتھ اس کے اور حکم اس صورت میں یہ ہے کہ دونوں قسم کھائیں اور پھیری جائے بیع اور یہ حکم بنا بر ظاہر لفظ حدیث کے ہے کہ اس نے اس میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے گھر خریدا اور اس کو آباد کیا سو ان میں مدفون مال پایا تو جب اس نے بائع کو کہا کہ یہ مال تیرا ہے تو اس نے کہا کہ نہ میں نے اس کو گاڑا ہے اور نہ مجھ کو معلوم ہے اور یہ کہ دونوں نے قاضی سے کہا کہ کسی کو بھیج جو اس کو قبض کرے اور خرچ کرے اس کو جس جگہ چاہے

تو قاضی باز رہا بنا بر اس کے پس حکم اس مال کا حکم مدفون مال کا ہے اس شریعت میں اگر معلوم ہو کہ یہ کفر کی حالت کا مدفون مال ہے یعنی اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کی راہ میں دے اور باقی کو اپنے کام میں لائے اور نہیں تو اگر معلوم ہو کہ یہ مسلمان کا مدفون مال ہو تو حکم اس کا حکم گری پڑی چیز کے اٹھانے کا ہے یعنی وہ مال مالک کا ہے جب ملے اور اگر یہ معلوم نہ ہو تو حکم اس کا حکم ضیاع مال ہے کہ بیت المال میں رکھا جائے اور شاید ان کی شرع میں یہ تفصیل نہ تھی پس اسی واسطے حکم کیا قاضی نے جو حکم کیا اور ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ وہ لوگوں کے واسطے حاکم مقرر تھا پس اگر ثابت ہو تو نہیں ہے اس حدیث میں حجت واسطے اس کے جو جائز رکھتا ہے واسطے دو جھگڑنے والوں کے یہ کہ اپنے بیچ میں کسی مرد کو ثالث مقرر کریں اور اس کا حکم جاری ہوتا ہے اور اس مسئلے میں اختلاف ہے امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جائز ہے ثالث مقرر کرنا درمیان اس شرط کے کہ اس میں حکم کرنے کی صلاحیت ہو اور یہ کہ حکم کرے درمیان دونوں کے ساتھ حق کے برابری کہ یہ حکم شہر کے قاضی کی رائے کے موافق ہے یا نہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ نے حدود کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے شرط کی ہے کہ اس کا حکم شہر کے قاضی کی رائے کے موافق ہو اور امام غزالی رحمہ اللہ نے نصیحۃ الملوک میں کہا ہے کہ وہ کسریٰ کے پاس اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے تھے پس اگر ثابت ہو یہ تو موقوف ہوں گے پہلے کل مباحث جو متعلق ہیں ساتھ تحکیم کے یعنی ثالث کرنے کے اس واسطے کہ کافر نہیں حجت ہے اس چیز میں کہ حکم کرتا ہے ساتھ اس کے یعنی ثالث کرنا بالکل جائز نہ ہوگا۔ (فتح)

٣٢١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا

٣٢١٤۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے طاعون کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا؟ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون وہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون عذاب تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا یا یوں فرمایا کہ تم سے اگلوں پر بھیجا گیا اور جب تم کسی زمین میں اس کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب اسی زمین پر وبا پڑے جس میں تم ہو تو اس سے نہ نکلو واسطے بھاگنے کے اس سے اور ابونضر نے کہا کہ نہ نکالے تم کو مگر بھاگنا اس سے۔

مِّنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ.

فائدہ: پہلے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھاگنا اس سے درست نہیں اور ابونضر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وبا سے بھاگنا درست ہے اور اس میں تعارض ہے اور جواب یہ ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ اِلَّا اس میں زائد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اِلَّا حال ہے استثنٰی سے یعنی نہ نکلو جب کہ نہ ہو نکلنا تمہارا مگر واسطے بھاگنے کے اور بعض کہتے ہیں کہ ہمزہ اس میں تعدیہ کے واسطے ہے اور یہ روایت نصب فراراً کے ساتھ مشکل ہے اور رفع کے ساتھ مشکل نہیں یعنی جو سبب تجھ کو نکالتا ہے وہ حرام ہے اور مجرد قصد اس کا نہ غیر اس کے کا اس واسطے کہ نکلنا طرف سفر کی اور دوسری حاجتوں کی طرف جائز ہے۔ (فتح)

۳۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ.

۳۲۱۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے طاعون کا پوچھا کہ کیا ہے تو حضرت ﷺ نے مجھ کو خبر دی کہ وبا عذاب ہے اللہ اس کو بھیجتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور بے شک اللہ پاک نے اس کو ایمانداروں کے واسطے رحمت بنا دیا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون آئے اور وہ اپنے شہر میں ٹھہرا رہے اور مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ نہیں پہنچے گا اس کو مگر جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح طب میں آئے گی۔

۳۲۱٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۱٦۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک قریش کو یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم کو جو قریش میں سے تھے فکر میں ڈالا مخزومیہ عورت کے حال نے جس نے چوری کی تھی سو انہوں نے کہا کہ کون ایسا ہے جو اس کے مقدمے میں حضرت ﷺ سے سفارش کرے پھر انہوں نے کہا کہ نہیں جرأت کرتا اس پر کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

مگر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا یعنی سفارش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو سفارش کرتا ہے اللہ کی حددود سے حد میں یعنی تو اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا میں سفارش کرتا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ اس نے تو ہلاک کر ڈالا ان کو جو تم سے پہلے تھے کہ جب ان میں کوئی طاقتور چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے سزا دیے بغیر اور جب ان میں کوئی بیچارہ غریب چوری کرتا تو اس پر چوری کی حد قائم کرتے تھے اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرتی تو بے شک میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الحدود میں آئے گی اور بے شک بنی اسرائیل کا یہ دستور تھا اور یہی مطابق ہے واسطے ترجمہ کے۔(فتح)

٣٢١٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَّسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَّلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا.

٣٢١٧۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرد کو سنا کہ اس نے ایک آیت پڑھی اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس کے مخالف پڑھتے تھے تو میں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں کراہت پہچانی اور آپ نے فرمایا تم دونوں خوب پڑھتے ہو اور اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے۔

فائدہ: اس کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

٣٢١٨۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ عَبْدُ

٣٢١٨۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیسے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک پیغمبر کی حکایت کرتے ہیں

اللّٰهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

کہ ان کی قوم نے ان کو مارا اور ان کو خون آلودہ کیا اور وہ لہو کو اپنے منہ سے پونچھتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی میری قوم کو بخش دے بے شک وہ نادان ہیں۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ مراد اس سے نوح علیہ السلام ہیں اور اگر یہ بات صحیح ہو تو شاید ابتداء امر میں ہوگا پھر جب ان کے ایمان سے ناامید ہوئے تو کہا کہ الٰہی نہ چھوڑ زمین پر ایک گھر کافروں کا اور احتمال ہے کہ جب احد کے دن کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون جاری ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی ایک پیغمبر کے واسطے یہ واقع ہوا ہے اور قرطبی نے کہا کہ حکایت بیان کرنے والا اور جن کی حکایت بیان ہوئی خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اس پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ترجمہ بنی اسرائیل کے حال میں ہے پس متعین ہوگا حمل کرنا اوپر بعض پیغمبروں بنی اسرائیل کے۔ (فتح)

۳۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيْهِ لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّيْ لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهٖ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۱۹۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک مرد تھا کہ اللہ نے اس کو بہت مال دیا تھا سو جب وہ قریب المرگ ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارے واسطے کیسا باپ تھا انہوں نے کہا نہایت بہتر باپ کہا کہ میں نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا سو جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر مجھ کو پیس کر سخت آندھی کے دن اڑا دینا سو انہوں نے کیا جو اس نے کہا تھا سو اللہ نے اس کو جمع کیا اور کہا کہ تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا کہ تیرا خوف سو اللہ نے اپنی رحمت کے ساتھ اس سے ملاقات کی، کی یعنی اللہ نے اس کو بخش دیا۔

۳۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

۳۲۲۰۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ بے شک ایک مرد کو موت حاضر ہوئی

قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصٰى أَهْلَهُ إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ أَوْرُوْا نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِيْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِيْ فِي الْيَمِّ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِيْ يَوْمٍ رَاحٍ.

جب وہ زندگی سے ناامید ہوا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا پھر ان میں آگ جلانا جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے تو ان کو لے کر پیس ڈالنا پھر مجھ کو سخت آندھی یا گرمی کے دن دریا میں اڑا دینا سو اللہ نے اس کو جمع کیا پھر اللہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اس نے کہا کہ تیرے خوف سے سو اللہ نے اس کو بخش دیا۔

یعنی موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی ہے مسدد کی ایک لفظ میں یعنی اس نے یوم حار کے بدلے یوم راح کہا ہے اور باقی حدیث اس کے موافق ہے۔

٣٢٢١ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

٣٢٢١ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج کے پاس جائے تو اس سے درگزر کر یعنی سختی سے تقاضا نہ کر شاید کہ اللہ ہم سے درگزر کرے پھر وہ مرد اللہ سے ملا تو اللہ نے اس سے درگزر کی۔

٣٢٢٢ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ

٣٢٢٢ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد بہت گنہگار تھا سو جب وہ مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر مجھ کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا سو قسم ہے اللہ کی کہ اگر اللہ مجھ پر قادر ہو گیا تو البتہ ایسا عذاب کرے گا کہ کسی پر ویسا عذاب نہ کرے

الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الرِّيحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ.

گا سو جب وہ مر گیا تو کیا گیا ساتھ اس کے جو اس نے کہا تھا سو اللہ نے زمین کو حکم کیا سو فرمایا کہ جمع کر دے دے جو کچھ کہ تجھ میں اس کی خاک ہے تو زمین نے اس کی تمام خاک جمع کر دی تو ناگہاں دیکھا کہ وہ کھڑا ہے اللہ نے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اس نے کہا کہ تیرے خوف سے اللہ نے اس کو بخش دیا۔

فائدہ: اس حدیث کے فوائد آئندہ آئیں گے۔

۳۲۲۳ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

۳۲۲۳ ـ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت کو ایک بلی کے مقدمے میں اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی سو اس کے سبب سے آگ میں داخل ہوئی نہ اس کو کھلایا اور نہ پلایا جب کہ اس کو باندھ رکھا اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی۔

فائدہ: یہ جو اس نے کہا کہ اگر اللہ مجھ پر قادر ہوا الخ تو خطابی نے کہا کہ اس میں اشکال کیا جاتا ہے پس کہا جاتا ہے کس طرح بخشا جاتا حالانکہ وہ منکر ہے قیامت میں جی اٹھنے کا اور قدرت کا اور اوپر زندہ کرنے مردوں کے تو جواب یہ ہے کہ اس نے قیامت کا انکار نہیں کیا تھا مگر اس نے جہالت سے گمان کیا کہ اگر اس کے ساتھ ایسا کیا گیا تو پھر پیدا نہ ہوگا اور عذاب نہ کیا جائے گا اور تحقیق ظاہر ہوا ایمان اس کا ساتھ اقرار اس کے اس طرح کہ اس نے یہ کام اللہ کے خوف سے کیا ہے ابن قتیبہ نے کہا کہ کبھی غلطی کرتے ہیں بعض صفتوں میں بعض مسلمان سو نہیں تکفیر کی جاتی ساتھ اس کے اور رد کیا ہے اس کا ابن جوزی نے اور کہا کہ قدرت کی صفت کا انکار کرنا بالاتفاق کفر ہے مگر معانی اس کے یہ ہیں کہ اگر اللہ نے مجھ کو تنگ کیا یا قدر ساتھ تشدد دال کے ہے یعنی اگر اللہ نے میری تقدیر میں عذاب لکھا ہے تو مجھ کو عذاب کرے گا اور یا محمول ہے اس پر کہ وہ اللہ کا اقرار کرتا تھا اور فترت (دو رسولوں کے درمیان) کے زمانے میں تھا

سو نہ پہنچیں اس کو شرطیں ایمان کی اور سب اقوال سے راجح یہ قول ہے کہ یہ بات اس نے دہشت اور خوف کی حالت میں کہی یہاں تک کہ اس کی عقل جاتی رہی اور اس کی مراد اس کے حقیقی معنی نہیں تھے بلکہ ایسی حالت میں کہ تھا اس میں مانند غافل کی اور بحالت غصہ کی اور ناسی (بھول جانے) کی کہ نہیں مواخذہ کیا جاتا ساتھ اس چیز کے کہ صادر ہوتی ہے اس سے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز تھی اور یہ نہایت بعید قول ہے۔ (فتح)

٣٢٢٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.

٣٢٢٤۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے پیغمبروں کے کلام سے جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تم کو شرم نہ رہے (نہ اللہ سے نہ خلق سے) سو جو تیرے دل میں آئے سو کر۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

٣٢٢٥ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

٣٢٢٥۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے پیغمبروں کے کلام سے جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تم کو شرم نہ رہے (نہ اللہ سے نہ خلق سے) سو جو تیرے دل میں آئے سو کر۔

٣٢٢٦ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

٣٢٢٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹا جاتا تھا زمین میں دھنسایا گیا اور وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکریں کھاتا دھنستا جاتا ہے۔

٣٢٢٧ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

٣٢٢٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں پیچھے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہیں یعنی بہشت میں ہم پہلے داخل ہوں گے لیکن ہر امت کو کتاب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى.

ہم سے پہلے ملی اور ہم کو کتاب ان کے بعد ملی سو یہی ہے وہ دن جس میں انہوں نے اختلاف کیا سو جمعہ کے بعد والا دن یعنی ہفتہ یہود کے واسطے ہے اور ہفتے کے بعد والا دن یعنی اتوار نصاریٰ کے واسطے ہے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۳۲۲۸ ۔عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ.

۳۲۲۸۔ ہر مسلمان پر ہر ہفتہ میں ایک دن ہے کہ اس میں اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۳۲۲۹۔حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ الْمَدِيْنَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۳۲۲۹۔سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ مدینے میں آئے آخری بار میں کہ اس میں آئے سو انہوں نے ہم پر خطبہ پڑھا انہوں نے بالوں کا ایک جوڑا نکالا اور کہا کہ مجھ کو گمان تھا کہ یہود کے سوائے یہ کام کوئی نہیں کرتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زور رکھا ہے یعنی غیر کے بالوں کو اپنے بالوں میں ملانا۔

فائدہ: پہلی حدیث کی شرح جمعہ میں گزر چکی ہے اور اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

❀......❀......❀
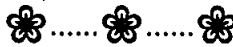
بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ کتاب ہے مناقب کے بیان میں

فائدہ: یہ باب بھی من جملہ کتاب احادیث انبیاء کے ہے پس تحقیق امام بخاری رحمہ اللہ کے تصرف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قصد کیا ہے انہوں نے ساتھ اس کے سیاق سے ترجمہ نبویہ کے اس طرح کہ جمع کرے اس میں تمام حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول سے آخر تک۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾.

باب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور بنائی ہم نے تمہاری ذاتیں اور قومیں تا کہ آپس کی پہچان ہو بے شک عزت اللہ کے ہاں اسی کو ہے جو تم میں بڑا پرہیز گار ہے۔

فائدہ: اور اشارہ کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے طرف اس چیز کی کہ محبوب ہے ان کو یہ آیت نزدیک اللہ کے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ پرہیز گاری کے ساتھ ہیں بایں طور کہ اس کے حکم پر عمل کرے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے اور یہ جو کہا تا کہ آپس کی پہچان ہو یعنی ایک دوسرے کو نسب سے پہچانے کہ فلانا فلانے کا بیٹا اور فلانا فلانے کا بیٹا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو بے شک رب تمہارا ایک ہے اور باپ تمہارا ایک ہے خبر دار کہ نہیں بڑائی واسطے عربی کے عجمی پر اور نہ واسطے کالے کے سرخ پر مگر ساتھ پرہیز گاری کے بہتر تم میں وہ ہے جو بڑا پرہیز گار ہے۔ (فتح)

وَقَوْلِهٖ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جس کا تم واسطہ دیتے ہو اور ڈرتے رہو ناطے توڑنے سے۔ بے شک اللہ سے تم پر مطلع ہے۔

فائدہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ناتے داروں سے سلوک کرتے رہو مراد ساتھ ذکر کرنے اس آیت کے اشارہ ہے حاجت ہونے کی طرف معرفت نسب کے بھی یعنی نسب کے پہچاننے کی حاجت ہے اس واسطے کہ پہچانے جاتے ہیں

ساتھ اس کے وہ ناتے دار جن کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم ہے اور ذکر کیا ہے ابن حزم نے اپنی کتاب النسب کے مقدمہ میں ایک فصل کے رد میں اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نسب کا علم بے فائدہ ہے اور جہل مضر نہیں بایں طور کہ نسب کے علم میں وہ چیز ہے کہ فرض ہے جاننا اس کا ہر ایک پر اور وہ چیز ہے کہ فرض کفایہ ہے اور وہ چیز ہے کہ مستحب ہے کہا اس نے کہ بعض چیز اس میں سے یہ ہے کہ جانے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول عبداللہ کے بیٹے ہیں اور ہاشمی ہیں اور جو گمان کرے کہ وہ ہاشمی نہیں وہ کافر ہے اور یہ کہ وہ جانے کہ خلیفہ قریش سے ہے اور یہ کہ پہچانے اس کو جو برادری میں اس پر حرام ہے تا کہ بچے نکاح کرنے اس عورت سے کہ اس سے نکاح کرنا اس کو حرام ہے اور یہ کہ پہچانے اس کو جس کے ساتھ ملتا ہے ان لوگوں سے جن کا وارث ہوتا ہے یا واجب ہے اس پر سلوک کرنا ساتھ اس کے صلہ رحمی سے یا خرچ سے یا مدد کرنے سے اور یہ کہ پہچانے حضرت ﷺ کی بیویوں کو جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور یہ کہ حرام ہے نکاح ان کا ایمانداروں پر اور یہ کہ پہچانے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور یہ کہ محبت ان کی مطلوب ہے اور یہ کہ پہچانے انصار کو تا کہ احسان کرے ساتھ ان کے واسطے ثابت ہونے وصیت کے ساتھ اس کے۔ اور اس واسطے کہ ان کی محبت ایمان ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق ہے ابن حزم نے کہا کہ بعض فقہاء وہ ہیں کہ جو فرق کرتے ہیں جزیہ میں اور لونڈی غلام کے بیان میں درمیان عرب اور عجم کے پس حاجت اس کی طرف علم نسب کے زیادہ مؤکد ہے اور اسی طرح جو فرق کرتا ہے درمیان نصاریٰ سے بنی تغلب کے اور دوسرے نصاریٰ کے جزیہ میں اور دوگنا کرنے صدقے میں کہا اس نے اور نہیں مقرر کیا عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف وغیرہ کو مگر بعض قبیلوں پر اور اگر نسب کا علم نہ ہوتا تو اس کی طرف نہ پہنچتے، عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس میں متابعت کی اور ایک روایت میں ہے کہ جانو اپنے نسبوں سے وہ چیز کہ اس کے ساتھ ناطے داروں سے سلوک کرو اور ظاہر تر یہ بات ہے جو چیز اس کی مذمت میں وارد ہوئی ہے وہ محمول ہے بہت غور کرنے پر اس میں اور جو اس کی تعریف میں وارد ہوا ہے وہ استحسان پر محمول ہے۔

وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ — یعنی اور بیان ہے اس کا کہ منع ہے کفر کے بول سے

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

اَلشُّعُوْبُ النَّسَبُ الْبَعِيْدُ وَالْقَبَآئِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ — یعنی شعوب نسب بعید کو کہتے ہیں اور قبائل نسب قریب کو کہتے ہیں

فائدہ: اور مثال شعب کی مضر اور ربیعہ ہے اور مثال قبیلے کی جو اس سے قریب تر ہے۔

۳۲۳۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۳۲۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ ٹھہرائیں ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے تا کہ تم آپس میں پہچانو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ شعوب بڑے قبیلے کو کہتے

﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾ قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَآئِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَآئِلُ الْبُطُوْنُ.

ہیں اور قبائل کے معنی خاندان ہیں۔

فائدہ: تحقیق تقسیم کیا ہے بطون کو زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں طرف شعب کے یعنی پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ پھر فصیلہ اور زیادہ کیا ہے بعض نے پہلے شعب کے جذم اور بعد فصیلہ کے عشیرہ پس مثال جذم کی عدنان ہے اور مثال شعب کی مضر اور مثال قبیلے کی کنانہ اور مثال عمارہ کی قریش اور اس سے نیچے کی مثالیں پوشیدہ نہیں اور اسحاق نے کہا کہ قبائل واسطے عرب کے مانند اسباط کے ہیں واسطے بنی اسرائیل کے اور معنی قبیلے کے جماعت ہیں اور کہا جاتا ہے قبیلہ واسطے ہر اس چیز کے کہ جمع ہوا ایک چیز پر قبیلہ یہ ماخوذ ہے قبائل شجرہ سے اور وہ اس کی ٹہنیاں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد شعوب سے آیت میں بطون عجم کے ہیں اور ساتھ قبائل کے بطون عرب کے ہیں۔ (فتح)

٣٢٣١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

٣٢٣١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں زیادہ بزرگ کون ہے فرمایا جو ان میں زیادہ پرہیز گار ہو تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یوسف علیہ السلام ہیں پیغمبر اللہ کے یعنی شرافت خاندانی ان کے سوائے کسی کو حاصل نہیں۔

فائدہ: اور غرض اس سے واضح ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یوسف علیہ السلام کو اکرم الناس کہا گیا اور کسی کے واسطے ایسا اتفاق نہیں پڑا کہ بے شک ان کے نسب میں دو وجہ سے شرافت واقع ہوئی ہے۔ (فتح)

٣٢٣٢ـ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَآئِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

٣٢٣٢۔ کلیب بن وائل سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ نے جو ربیبہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے ان سے کہا کہ بھلا بتلاؤ تم کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم سے تھے انہوں نے کہا کہ کس سے تھے؟ ہاں مضر ہی سے تھے جو بنو نضر بن کنانہ کا قبیلہ تھا۔

فائدہ: یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور مضر وہ ابن نزار بن معد بن عدنان ہیں اور عدنان سے اسماعیل علیہ السلام تک اختلاف ہے کما سیاتی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک سو اس میں سب کا اتفاق ہے اور ابن سعد

نے طبقات سعد میں حضرت ﷺ کا نسب اس طور سے بیان کیا ہے کہ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر اور اسی کی طرف جمع ہوتی ہے نسب قریش کی اور جو فہر سے اوپر ہے وہ قریشی نہیں بلکہ وہ کنانہ بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور عدنان اور اس کا باپ اور اس کا بیٹا سعد اور ربیعہ اور مضر اور قیس اور تمیم اور اسد مسلمان تھے ابراہیم کے دین پر اور نضر تک ختم ہوتی ہے نسب قریش کی اور کنانہ تک ختم ہوتی ہے نسب اہل حجاز کی اور مسلم بن واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے چن لیا کنانہ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے شرافت میں اور چن لیا قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور چن لیا ہاشم کی اولاد کو قریش سے اور چن لیا مجھ کو ہاشم کی اولاد سے۔ (فتح)

٣٢٣٣ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِيْ رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِيْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُّضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُّضَرَ كَانَ مِنْ وَّلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

٣٢٣٣۔ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت ﷺ نے کدو کی (نبیذ) سے اور سبز گھڑے سے یعنی مرتبان وغیرہ سے اور کھجور کی لکڑی سے کھوکھلے برتن سے اور روغنی برتن سے جس میں روغن قیر ملا ہو کلیب راوی کہتا ہے کہ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھ کو خبر دے کہ حضرت ﷺ کس قبیلے سے تھے انہوں نے کہا کہ نہ تھے مگر مضر کی قوم سے نضر بن کنانہ کی اولاد سے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاشربہ میں آئے گی۔

٣٢٣٤۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً وَّتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّيَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ

٣٢٣٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پاؤ گے تم آدمیوں کے حال کانوں (معدنیات) کی طرح جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جب وہ دین میں ہوشیار ہو جائیں اور احکام شرع کو خوب سمجھیں اور آدمیوں میں بہتر اس کو پائیں گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ اس میں واقع ہو) اور پاؤ گے تم لوگوں سے بدتر دو غلے آدمی کو جو آئے ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے اور جائے دوسروں کے پاس دوسرے

بِوَجْهٍ. منہ سے یعنی جو دشمنوں سے ملے تو ان کی تعریف کرے اور اپنوں سے ملے تو ان کی تعریف کرے۔

فائدہ: یعنی جیسے کانیں مختلف ہوتی ہیں کہ بعض کان سونے کی اور بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہوتے ہیں کہ بعض خاندان عمدہ ہوتے ہیں شجاعت سخاوت ہمت ان میں پیدائشی ہوتی ہے اور بعض خاندان ویسے نہیں ہوتے اور یہ جو کہا کہ جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے تو وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جیسے کان میں چیز نکالنے سے اس چیز کی صفت نہیں بدلتی تو اسی طرح شرافت کی صفت بھی اپنی ذات میں نہیں بدلتی بلکہ جو کفر کی حالت میں شریف ہو اور بہ نسبت اہل جاہلیت کے سردار ہے پھر اگر مسلمان ہو تو بدستور رہتی ہے شرافت اس کی اور افضل رہنا اس آدمی سے جو مسلمان ہو ان لوگوں سے جو جاہلیت میں شریف نہ تھے اور یہ جو کہا کہ جب احکام شرع کا خوب سمجھیں تو اس میں اشارہ اس کی اس خوبی کی طرف ہے کہ شرافت اسلامی نہیں تمام ہوتی مگر ساتھ سمجھ حاصل کرنے کے دین میں اس بنا پر پس آدمی چار قسم ہیں سمیت اس چیز کے کہ ان کے مقابل ہے پہلا شریف جاہلیت میں کہ مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھا اور مقابل اس کے وہ ہے کہ جاہلیت میں شریف نہ ہو اور نہ مسلمان ہو اور نہ دین کو خوب سمجھے اور دوسرا شریف ہے جاہلیت میں کہ مسلمان ہو اور دین کے احکام کو خوب نہ سمجھے اور مقابل اس کے وہ ہے کہ کفر کی حالت میں شریف نہ ہو اور نہ مسلمان لیکن دین کو خوب سمجھے تیسرا شریف جاہلیت میں کہ نہ مسلمان ہو نہ دین کو خوب سمجھے اور مقابل اس کے وہ ہے جو جاہلیت میں شریف نہ ہو اور اسلام لائے اور دین کو خوب سمجھے چوتھا شریف جاہلیت میں کہ مسلمان نہ ہو اور دین کو خوب سمجھے اور مقابل اس کے وہ ہے جو کفر کی حالت میں شریف نہ ہو اسلام لائے اور دین کو نہ سمجھے پس سب قسموں سے اعلیٰ قسم وہ شخص ہے جو کفر کی حالت میں شریف ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کے احکام کو خوب سمجھے اور اس سے کم وہ شخص ہے کہ کفر کی حالت میں شریف نہ ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کو خوب سمجھے اور اس سے کم وہ ہے جو کفر کی حالت میں ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کو خوب نہ سمجھے اور اس سے کم وہ ہے کہ جو جاہلیت میں یعنی کفر کی حالت میں شریف ہو پھر مسلمان ہو اور دین کو خوب نہ سمجھے اور گویا جو مسلمان نہ ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اس کے لیے برابر ہے کہ شریف ہو یا نہ ہو اور برابر ہے کہ دین کو خوب سمجھے یا نہ سمجھے اور مراد ساتھ خیار اور شرافت وغیرہ کے وہ شخص ہے جو موصوف ہو ساتھ محاسن اخلاق کے مانند سخاوت اور عفت اور علم وغیرہ کے بچنے والا ہو برے اخلاق سے مانند بخل اور گناہ اور ظلم وغیرہ سے اور یہ جو کہا کہ تم آدمیوں میں بہتر اس کو پاؤ گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو تو معنی اس کے یہ ہیں کہ خلافت کے عہدے میں داخل ہونا مکروہ ہے جہت تحمل مشقت کے سے بیچ اس کے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سخت ہوتی ہے کراہت واسطے اس کے جو موصوف ہو ساتھ عقل اور دین کے واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے صعوبت عمل سے ساتھ عدل کے اور باعث ہونے لوگوں کے سے اوپر دور کرنے ظلم کے اور اس واسطے کہ

مترتب ہوتا ہے اس پر مطالبہ اللہ کا واسطے قائم ہونے والے کے ساتھ اس کے اللہ کے حقوق سے اور اس کے بندوں کے حقوق سے اور نہیں پوشیدہ ہے خوبی اس شخص کی جو اللہ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرے اور ایک روایت میں اس حدیث کے آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ اس میں واقع ہو اور اس کے معنی میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ جو خلافت پر حریص نہ ہو اگر حاصل ہو واسطے اس کے بغیر سوال کے تو دور ہوتی ہے اس سے کراہت کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اللہ کی اس پر مدد ہوتی ہے سو اس کو اپنے دین سے امن ہوتا ہے بعض سلف صالح نے خلافت پر قائم رہنے کو دوست رکھا ہے یہاں تک کہ اس پر لڑائی کی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جب اس میں واقع ہو تو نہیں جائز ہے واسطے اس کے یہ کہ برا جانے اس کو اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ عادت جاری ہوئی ہے ساتھ اس کے اور یہ جو کسی چیز کی حرص کرے اور اس میں رغبت کرے وہ چیز اس کو کم حاصل ہوتی ہے اور جو اس میں کم رغبت کرے اس کے واسطے اکثر حاصل ہوتی ہے۔

۳۲۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ.

۳۲۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اس سرداری میں قریش کے تابعدار ہیں مسلمان ان کے قریش کے مسلمان کے تابعدار ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کے تابعدار ہے اور آدمیوں کا حال کانوں کا سا حال ہے جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ احکام شرعی کو خوب سمجھیں تم بہتر اس کو پاؤ گے جو بہت نفرت رکھتا ہو اس حکومت سے یہاں تک کہ اس میں آ جائے۔

فائدہ: عیاض نے کہا ہے کہ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے شافعیہ نے اوپر امامت شافعی کے اور مقدم کرنے اس کو اس کے غیر پر اور نہیں ہے حجت بیچ اس کے اس واسطے کہ مراد اس جگہ ساتھ اس کے خلیفے ہیں اور قرطبی نے کہا کہ استدلال کرنا ساتھ اس کے غفلت ہے اس کا باعث تقلید کا تعصب ہے اور تعاقب کیا گیا ہے بایں طور کہ مراد مستدل کی یہ ہے کہ قرشیت اسباب فضیلت اور تقدم سے ہے جیسا کہ مثلاً تقویٰ اسباب تقدم سے ہے پس دو آدمی جو فضیلت کی خصلتوں میں برابر ہوں جب اللہ ہو ایک ان میں سے کسی ایک کے ساتھ تقویٰ کی وجہ سے تو ہوگا مقدم اپنے یار پر پس اسی طرح ہے قرشیت پر ثابت ہوا استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر مقدم ہونے شافعی کے اور زیادتی

اس کی اس شخص پر جو مساوی ہو اس کو علم میں اور دین میں واسطے شریک ہونے اس کو دونوں صفتوں میں اور مقدم ہونے اس کے اوپر اس کے ساتھ صفت قرشیت کے اور یہ بات واضح ہے اور شاید غفلت اور عصبیت مصاحب ہوئی ہے قرطبی کو پس واسطے اللہ کے ہے امر اور میں نے اس مسئلے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام لذت العیش رکھا ہے اور یہ جو کہا کہ ان کا مسلمان قریش کے مسلمان کے تابع ہو اور ان کا کافر قریش کے کافر کے تابع ہو تو تحقیق واقع ہوا ہے مصداق اس کا اس واسطے کہ کفر کی حالت میں لوگ قریش کو بڑا بزرگ جانتے تھے اس سبب سے کہ قریش حرم میں رہتے تھے سو جب حضرت ﷺ پیغمبر ہوئے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا تو اکثر لوگوں نے آپ ﷺ کے تابع ہونے میں توقف کیا اور کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم کیا کرتی ہے سو جب حضرت ﷺ نے مکے کو فتح کیا اور قریش مسلمان ہوئے تو سب عرب کے لوگ ان کے تابع ہوئے اور داخل ہوئے اللہ کے دین میں فوج در فوج اور بدستور رہی خلافت نبوت کی قریش میں پس صادق آئی یہ بات کہ ان کا کافر قریش کے کافر کے تابع تھا اور ان کا مسلمان ان کے مسلمان کے تابع ہوا۔ (فتح)

بَابٌ

یہ باب ہے

۳۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالَ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهٗ فِيْهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةً بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ.

۳۲۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ پس سعید بن جبیر کہا کہ مراد قرابتی محمد ﷺ کے ہیں یعنی امت کو لائق ہے کہ حضرت ﷺ کے قرابتیوں سے محبت کریں سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قریش کا کوئی قبیلہ نہ تھا مگر حضرت ﷺ کی اس میں قربت تھی تو اس پر یہ آیت ﴿قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ یعنی یہ کہ جوڑو تم قرابت کو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جوڑو تم قرابت کو الخ تو یہ کلام ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے تفسیر واسطے قول اس کے ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾، یہ تفسیر دوسری روایت میں صریح آ چکی ہے فَنَزَلَتْ ﴿قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةً بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ پس معلوم ہوا کہ مراد ذکر بعض آیت کا ہے بطور تفسیر کے اور سبب اس کے معنی کا پوشیدہ رہنا ہے سعید بن جبیر پر، اس کی پوری شرح آئندہ آئے گی اور وجہ داخل ہونے کی اس کی ترجمہ میں واضح ہے اس جہت سے کہ جو مودت آیت میں مطلوب ہے وہ تفسیر کی گئی ہے ساتھ جوڑنے ناتے کے جو حضرت ﷺ کے اور قریش کے درمیان تھا اور قریش ہی خطاب کئے گئے ہیں ساتھ اس کے، یہ استدعا کرتا ہے

معرفت نسب کو جس کے ساتھ ناتے کا جوڑنا ثابت ہوا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کفر کی حالت میں ناتے داروں سے سلوک کیا کرتے تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اللہ کی طرف بلایا تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برادری توڑ ڈالی تو حکم کیا ان کو ساتھ جوڑنے ناتے کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے درمیان ہے، باقی بیان اس کا آئندہ آئے گا۔

٣٢٣٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَا هُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

٣٢٣٧۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ فساد ادھر سے پیدا ہوں گے اور اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اور کرختگی اور دلوں کی سختی کاشت کاروں اونٹ اور اون والوں میں ہے جو چلایا کرتے تھے اونٹوں اور گاؤں کی پوچھوں کی جڑ کے پاس یعنی ربیعہ اور مضر کی قوم ہیں

فائدہ: مراد جفا سے یہ ہے کہ وعظ اور نصیحت سے ان کے دل نرم نہیں ہوتے اور مراد غلظ سے یہ ہے کہ وہ مراد کو نہیں بوجھتے اور معنی کو نہیں سمجھتے اور مناسبت اس حدیث کی اور آئندہ کی ساتھ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ اس میں ذکر ہے قوم ربیعہ اور مضر کا اس واسطے کہ اکثر عرب انہی دونوں صلبوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی اکثر اہل مشرق تھے اور قریش جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے وہ بھی انہی کی ایک شاخ ہے اور سوائے اہل یمن پس تعرض کیا ہے واسطے ان کے پچھلی حدیث میں اور آئندآئے گا ترجمہ اس شخص کا جو سب عرب کو اسماعیل علیہ السلام کی طرف نسبت کرتا ہے۔ (فتح)

٣٢٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَّمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامَ لِأَنَّهَا عَنْ يَّسَارِ

٣٢٣٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارنا اور گھمنڈ کرنا اونٹ اور اون والوں کاشت کاروں میں ہے جو چلایا کرتے تھے اور امن اور چین بکری والوں میں ہے اور عمدہ ایمان یمن کا اور حکمت بھی یمنی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس واسطے رکھا ہے کہ وہ خانے کعبے کے داہنے طرف ہے اور شام کا نام شام اس واسطے رکھا ہے کہ وہ خانے کعبے کے بائیں طرف ہے اور مشامہ کے معنی بائیں طرف ہیں یعنی جو آیت ما اصحاب المشامہ میں واقع ہوا ہے اور بائیں ہاتھ کو شومی کہتے ہیں اور

الْكَعْبَةِ وَالْمَشَأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ الْاَشْاَمُ. بائیں طرف کو اشائم کہتے ہیں۔

فائدہ: بظاہر اس کی نسبت ایمان کی ہے طرف یمن کی اس واسطے کہ اصل یمان کی یمن ہے اور اس کی مراد میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے نسبت کرنا ایمان کا ہے طرف مکے کے اس واسطے کہ جگہ پیدا ہونے ایمان کی مکہ ہے اور مکہ یمانیہ ہے بہ نسبت مدینے کی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد نسبت ایمان کی ہے طرف مکے اور مدینے کے اور وہ دونوں یمانی ہیں بہ نسبت شام کے چنانچہ یہ حدیث اس وقت حضرت ﷺ نے فرمائی تھی جب کہ تبوک میں تھے اور تائید کرتی ہے اس کو حدیث مسلم کی کہ ایمان اہل حجاز میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے انصار ہیں اس واسطے کہ ان کی اصل یمن سے ہے اور نسبت کیا گیا ہے ایمان طرف ان کی اس واسطے کہ تھے وہ اصل بیچ مدد کرنے اس چیز کے کہ لائے اس کو حضرت ﷺ یعنی دین اسلام حکایت کیا ان تمام قولوں کا ابو عبیدہ نے غریب الحدیث میں اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن صلاح نے بایں طور کہ نہیں کوئی مانع جاری کرنے کلام کے سے اوپر ظاہر اپنے کے اور یہ کہ مراد تفضیل اہل یمن کی ہے ان کے غیروں پر اہل مشرق سے اور سبب اس کا اعتقاد ان کا ہے طرف ایمان کی بغیر بہت مشقت کے مسلمانوں پر برخلاف اہل مشرق وغیرہ کے اور نہیں لازم آتی اس سے نفی ایمان کی ان کے غیر سے اور اس کے لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اس سے خاص معین قومیں ہیں پس اشارہ کیا طرف اس کی جو آیا ان میں سے نہ طرف شہر معین کے واسطے قول حضرت ﷺ کے اس کے بعض طریقوں میں کہ آئے ہیں تمہارے پاس اہل یمن کہ ان کے دل نرم ہیں اور ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی پورب (مشرق) کی طرف ہے اور نہیں کوئی مانع جاری کرنے کلام کے سے اپنے ظاہر پر اور حمل کرنا اہل یمن کا اپنی حقیقت پر پھر مراد ساتھ ان کے وہ لوگ ہیں جو اس وقت موجود تھے نہ سب یمن والے ہر زمانے میں اس واسطے کہ یہ بات لفظ حدیث سے معلوم ہوتی ہے اور مراد ساتھ فقہ کے دین میں سمجھ پیدا کرنا ہے اور مراد ساتھ حکمت کے علم ہے جو شامل ہے اوپر معرفت اللہ کے اور حکیم ترمذی نے گمان کیا کہ مراد ساتھ اس کے خاص شخص ہے اور وہ اویس قرنی ہے لیکن یہ قول اس کا نہایت بعید ہے اور کہا گیا مراد ساتھ اصحاب المشأمہ سے دوزخی ہیں اس واسطے کہ ان کو دوزخ کی طرف کھینچا جائے گا اور دوزخ شمال کی طرف ہے۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ — باب ہے بیان میں مناقب قریش کے

فائدہ: جزم کیا ہے ابو عبیدہ نے کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور کئی کہتے ہیں کہ قریش فہر بن مالک بن نضر کی اولاد ہیں اور یہ قول اکثر کا ہے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے مصعب نے اور جو فہر کی اولاد نہیں وہ قریشی نہیں اور میں نے اس طرح پہلے کلبی سے نقل کیا بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قصی بن کلاب کو قریشی کہا گیا اس سے پہلے کسی

کو قریشی نہیں کہا گیا کہ جب قصی نے خزاعہ کو حرم سے نکال دیا تو جمع ہوئے طرف اس کے قریش پس نام رکھا گیا اس دن سے قریش واسطے حال جمع ہونے ان کے اور تقرش کے معنی جمع ہونے کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ واسطے تلبس ان کے ساتھ تجارت کے اور بعض کہتے ہیں کہ قریش ایک چوپایہ ہے دریا میں وہ سردار ہے سب دریائی جانوروں کا اور اسی طرح قریش بھی سردار ہیں سب لوگوں کے اور بعض کچھ اور وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں۔ (فتح)

۳۲۳۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ أَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ.

۳۲۳۹۔ محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کے ایلچیوں میں تھے سو معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ تحقیق شان یہ ہے کہ عنقریب قوم قحطان سے ایک بادشاہ ہوگا سو معاویہ رضی اللہ عنہ غضبناک ہوئے سو کھڑے ہوئے یعنی خطبے کے واسطے سو اللہ کی تعریف کی جو اس کے لائق ہے پھر کہا حمد اور صلوۃ کے بعد شان تو یہ ہے کہ مجھ کو خبر پہنچی کے بے شک کچھ مرد تم میں سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن میں ہیں اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں پس یہ لوگ تم میں سے نہایت بے علم ہیں سو بچو تم ان آرزوؤں سے جو گمراہ کرتی ہیں اپنے اہل کو سو بے شک میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہے گی جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے نہ دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر اللہ اس کو منہ کے بل دھکیل دے گا۔

فائدہ: معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ انکار قابل غور ہے اس واسطے کہ جس حدیث کے ساتھ انہوں نے استدلال کیا ہے وہ مقید ہے ساتھ قائم رکھنے دین کے پس احتمال ہے کہ بادشاہ قحطانی کا پیدا ہونا تب ہو جب نہ قائم رکھیں قریش دین کو اور تحقیق واقع ہوئی یہ بات کہ خلافت اور سرداری ہمیشہ قریش میں رہی اور لوگ ان کے فرمانبردار رہے یہاں تک کہ انہوں نے دین کو ہلکا جانا تو ضعیف ہوئی سرداری ان کی یہاں تک کہ نہ باقی رہا خلافت سے واسطے ان کے سوائے محض نام اس کے کے زمین کے بعض کناروں میں سوائے اکثر ان کے اور عنقریب آئے گا مصداق قول عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کا کتاب الفتن میں۔ (فتح)

٣٢٤٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

۳۲۴۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ رہے گا اس سردار کا حق قریش سے جب تک کہ اس قوم سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

٣٢٤١ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۴۱۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلب کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہم اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت میں برابر ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہاشم کی اولاد اور مطلب کی تو ایک ہی چیز ہے اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بنو زہرہ کے چند لوگوں کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان پر نہایت مہربان تھیں واسطے قرابت ان کی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٣٢٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى

۳۲۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، غفار میرے دوست اور مددگار ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوائے کوئی دوست و مددگار نہیں ہے۔

دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

فائدہ: یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں نووی نے کہا کہ یہ دلیل واضح ہے اس پر کہ خلافت خاص ہے ساتھ قریش کے اخیر زمانے تک نہیں جائز ہے بیعت کرنی کسی کو سوائے قریش کے اور اس پر منعقد ہوا ہے اجماع کہا کرمانی نے کہ نہیں حکومت ہمارے زمانے میں واسطے قریش کے پس کس طرح مطابق ہوگی حدیث پھر جواب دیا اس نے کہ مغرب کے شہروں میں قریش کے خلیفہ ہیں اور اسی طرح مصر میں ہے اور تعاقب کیا ہے ساتھ اس کے کہ جو خلیفہ مغرب کے ملک میں ہے وہ حفصی ہے صاحب تونس کا اور وہ منسوب ہے طرف ابی حفص رفیق عبدالمومن صاحب بن تومرت کے جو چھٹی صدی کے سرے پر تھا اس نے دعوی کیا تھا کہ وہ مہدی ہے پھر غالب ہوئے تابعدار اس کے اوپر اکثر عرب کے اور نام رکھے گئے ساتھ خلافت کے اور وہ عبدالمومن اور اس کی اولاد ہے پھر مستقل ہوئی خلافت طرف اولاد ابی حفص کے اور نہ تھا عبدالمومن قریش سے اور نام رکھے جاتے ہیں وہ اور اس کی اولاد ساتھ خلافت کے اور لیکن ابو حفص سو نہ تھا دعوی کرتا کہ وہ قریش سے ہے اپنے زمانے میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دعوی کیا تھا ساتھ اس کے بعض اولاد اس کی نے اور جب حکومت پر غالب ہوئی تو گمان کرنے لگے کہ وہ ابی حفص عمر بن خطاب کی اولاد سے ہیں اور نہیں ان کے ہاتھ میں اس وقت مگر مغرب ساتھ لگتے اور لیکن اقصیٰ مغرب بیچ ہاتھ بنی احمر کے ہے اور وہ منسوب ہیں طرف انصار کی اور اوسط مغرب پس ساتھ بنی مرین کے ہے اور وہ بربر سے ہیں اور قول اس کا اور خلیفہ مصر میں تو یہ بات صحیح ہے پس نہیں اس کے ہاتھ میں کھولنا باندھنا سوائے اس کے نہیں کہ اس کے پاس لفظ خلافت کا نام ہی باقی ہے اور اس وقت وہ خبر ہے ساتھ معنی امر کے یعنی جو کہ مسلمان ہو پس چاہیے کہ اتباع کرے ان کا اور نہ خروج کرے اوپر ان کے نہیں تو تحقیق نکل گیا یہ امر قریش سے اکثر شہروں میں اور احتمال ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر محمول ہو اور زمین کے اکثر کناروں میں اگر چہ قریش کے سوا اور قوموں کے بادشاہ ہیں لیکن وہ معترف ہیں کہ خلافت قریش کا حق ہے اور ہوگی مراد ساتھ اس امر کے محض تسمیہ ساتھ خلافت کے نہ استقلال ساتھ حکم کے اور پہلی وجہ ظاہر تر ہے۔(فتح) اور یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث کا جو آئندہ آئے گی اور اس میں بیان ہے سبب کا بیچ اس کے اور قرابت بنی زہرہ کی حضرت ﷺ کے ساتھ دو وجہ سے ہے ایک قرابت ماں کی طرف سے ہے اس واسطے کہ آپ ﷺ کی ماں آمنہ ہے بیٹی وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ کی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ بھائی ہیں قصی بن کلاب بن مرہ کے اور وہ جد ہیں حضرت ﷺ کے جد کے والد کے اور مشہور تمام نزدیک اہل نسبت کے یہ ہے کہ زہرہ نام مرد کا ہے اور اختلاف کیا ہے ابن قتیبہ نے پس کہا اس نے کہ وہ اس کی عورت کا نام ہے۔(فتح)

۳۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ

۳۲۴۳۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ محبوب تر سب لوگوں میں طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے

بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَآءَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤْخَذَ عَلٰى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّوْنَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّيْ جَعَلْتُ حِيْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ.

بعد حضرت ﷺ کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور تھے نیکی کرنے والے لوگوں میں ساتھ ان کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا دستور تھا کہ نہ روکتیں تھیں کوئی چیز جو کچھ کہ اللہ کے رزق سے ان کے پاس آتا مگر کہ خیرات کر دیا کرتیں تھیں جمع نہ رکھتی تھیں تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لائق ہے ان کو کہ خیرات سے روکا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ کو خیرات سے روکا جائے گا اگر میں اس سے کلام کروں تو مجھ پر نذر ہے یعنی میں اس سے کلام نہ کروں گی تو سفارش چاہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چند مردوں کے قریش سے اور ساتھ ماموں حضرت ﷺ کے خاص کر یعنی چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قصور معاف کروائیں لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ مانا تو کہا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مصریوں نے جو حضرت ﷺ کے ماموں تھے اور ان میں عبدالرحمٰن بن اسود اور مسور بن مخرمہ تھے کہ جب ہم اندر جانے کے واسطے پروانگی چاہیں یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا پر تو پردہ کے اندر آنا یعنی جو پردہ کہ ہمارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ہوگا تو انہوں نے کیا جو کچھ انہوں نے کہا یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے آئے پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دس غلام بھیجے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو آزاد کر دیا پھر ہمیشہ عائشہ رضی اللہ عنہا غلام آزاد کرتی رہیں یہاں تک کہ چالیس تک پہنچیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رک جاتی جب کہ میں نے قسم کھائی کوئی عمل جس کو میں کرتی اور اس سے فارغ ہوتی یعنی کسی عمل کی نذر مانتی تا کہ اس کو بجالا کے فارغ ہوتی بخلاف عَلَيَّ نَذْرٌ کے کہ یہ مطلق نذر ہے۔

فائدہ: استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر منعقد ہونے نذر مجہول کے اور یہ قول مالکیہ کا ہے لیکن وہ اس

میں قسم کا کفارہ ٹھہراتے ہیں اور ظاہر قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کا کفارہ اس میں کفایت نہیں کرتا اور یہ کہ وہ محمول ہے اوپر اکثر اس چیز کے کہ ممکن ہے کہ نذر مانی جائے اور احتمال ہے کہ تقوی کے واسطے کیا ہوتا کہ یقیناً برأت ذمہ کے حاصل ہو اور بعید تر ہے قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمنا کی تھی کہ ہمیشہ رہے واسطے ان کے ان کا عمل کہ کیا تھا اس کو واسطے کفارے کے یعنی ہمیشہ غلام آزاد کرتی رہتیں اور اسی طرح بعید تر ہے قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمنا کی تھی کہ کفارہ کی طرف جلدی کرتیں جب کہ انہوں نے قسم کھائی اور اتنی مدت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ترک نہ کرتیں اور وجہ بعد پہلے قول کی یہ ہے کہ نہیں ہے سیاق حدیث میں وہ چیز جو تقاضا کرے منع کرنے ان کو آزاد کرنے سے پس کس طرح تمنا کرتیں واسطے اس چیز کے کہ نہیں ہے کوئی مانع واسطے ان کے واقع کرنے اس کے سے پھر وہ مقید کیا جاتا ہے ساتھ قادر ہونے عائشہ رضی اللہ عنہا کے اوپر اس کے نہ لازم کرنا عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ اس کے باوجود نہ قادر ہونے اس کے اور بعید ہونا دوسرے قول کا پس واسطے قول عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہے اس کے بعض طریقوں میں کما سیاتی کہ تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کرتیں اپنی نذر کو پھر روتیں یہاں تک کہ ان کو آنسوؤں سے ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی پس تحقیق اس میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ وہ گمان کرتی تھیں کہ نہیں ادا کیا انہوں نے جو کفارہ ان پر واجب تھا اور مشکل جانا ہے ابن تین نے ٹوٹنے قسم کے کو اوپر ان کے یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مجرد دخول ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جماعت کے مگر یہ کہ ہو جب کہ سلام کیا انہوں نے وقت داخل ہونے اس کے تو ان کو سلام کا جواب دیا ہو اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوں پس واقع ہوا کلام کرنا پہلے اس سے کہ داخل ہوں پردے میں اور غافل ہوا ابن تین اس چیز سے کہ واقع ہوئی ہے مسور کی حدیث میں جس کی طرف میں نے اشارہ کیا کہ اس میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نذر مانی اور نذر سخت ہے پس ہمیشہ رہے وہ سفارش کرتے یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کلام کیا باوجودیکہ اگر یہ تصریح وارد نہ ہوتی تو ابن تین کا کلام بھی متعاقب تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جائز ہے اس کو سلام کا جواب دینا اوپر ان کے جو ان کو نکالنے کی نیت کرے ان میں سے اور نہیں قسم ٹوٹتی ساتھ اس کے واللہ اعلم بالصواب۔ (فتح)

بَابُ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ.

قرآن قریش کی زبان میں اترا

٣٢٤٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

٣٢٤٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلایا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کو تو نقل کیا انہوں نے قرآن کو مصحفوں میں اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واسطے جماعت قریش کے کہ تین آدمی تھے کہ جب اختلاف

فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ.

کروتم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن کی کسی چیز میں یعنی قرآن کی لغات میں تو لکھو اس کو موافق زبان قریش کے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قرآن قریش کی زبان کے موافق نازل ہوا تو انہوں نے اسی طرح کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی اور وجہ اس کے داخل ہونے کی قریش کے مناقب میں ظاہر ہے۔

بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلٰى إِسْمَاعِيْلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصٰى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ.

باب ہے بیان نسبت یمن کا طرف اسمٰعیل علیہ السلام کے ان میں سے اسلم بن قصی بن حارثہ بن عمر بن خزاعہ سے ہے۔

فائدہ: یعنی ابن ابراہیم علیہ السلام کی اور نسبت مضر اور ربیعہ کی طرف اسمٰعیل علیہ السلام کے ہے پس اس میں سب کا اتفاق ہے اور لیکن یمن پس جمع ہونا نسبت ان کی کا پہنچتا ہے طرف قحطان کے یعنی سب یمن والے قحطان کی اولاد سے ہیں اور قحطان نام ہے ایک شخص کا اور اس کی نسبت میں اختلاف ہے پس اکثر اس پر ہیں کہ وہ ابن عامر بن شالح بن ارفشخد بن سام بن نوح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ہود علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خود ہود علیہ السلام ہیں اور پہلے پہل قحطان نے عربی زبان میں کلام کیا اور زبیر بن بکار نے کہا کہ قحطان اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور وہ قحطان بن ہمیسع بن تیم بن بمت بن اسمٰعیل علیہ السلام ہے اور یہی قول راجح ہے میری نظر میں اور یہ اس واسطے ہے کہ گنتی باپوں کی درمیان مشہور اصحاب وغیرہ کے اور درمیان قحطان کے قریب ہے اور درمیان عدنان کے پس قحطان وہ خود ہود علیہ السلام ہوتے یا ان کے زمانے کے قریب ہوتے تو ہوتا بعید تعداد میں دسواں دادا عدنان کا مشہور قول کی بنا پر کہ عدنان اور اسمٰعیل علیہ السلام کے درمیان چار یا پانچ پشتوں کا فاصلہ ہے پس یہ قول نہایت بعید ہے اور اس بات میں دس اقوال پر اختلاف ہے اور راجح میری نظر میں ابن اسحاق کا قول ہے کہ عدنان بن اد بن مقوم بن ناحور بن سرج یعرب بن یشجب بن ثابت بن اسمٰعیل اور اولیٰ اس سے وہ ہے جو حاکم وغیرہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عدنان بن اد بن زید بن بری بن اسمٰعیل علیہ السلام اور یہ موافق ہے واسطے اس قول کے جو کہتا ہے کہ قحطان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے اس بنا پر پس ہوگا معد بن عدنان بیچ زمانے موسیٰ علیہ السلام کے نہ بیچ زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے اور یہ اولیٰ ہے اس واسطے کہ تعداد باپوں درمیان ہمارے پیغمبر کے اور درمیان عدنان کے بقدر بیس کے ہے پس بعید ہے باوجود ہونے مدت کے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہے چھ سو برس کما سیاتی فی صحیح البخاری باوجود اس چیز کے جو پہچانی گئی ہے درازی عمروں ان کی سے یہ کہ ہو معد عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں (فتح)

فائدہ: مراد امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ ہے کہ نسب حارثہ بن عمرو کے متصل ہے ساتھ یمن کے اور یہ تحقیق خطاب کیا حضرت ﷺ نے بنو اسلم کو ساتھ اس کے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے جو اس باب میں ہے پس معلوم ہوا کہ یمن والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور اس استدلال میں نظر ہے اس واسطے کہ بنو اسلم کا اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہی ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ کل لوگ جو قحطان کی طرف منسوب ہیں وہ سب اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں واسطے اس احتمال کے کہ واقع ہوا ہو اسلم میں جو واقع ہوا ان کے بھائیوں خزاعہ میں خلاف اس سے کہ کیا وہ قحطان کی اولاد سے ہیں یا اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے اور ابن عبدالبر نے باب کی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ گزرے حضرت ﷺ چند لوگوں پر اسلم اور خزاعہ سے اور وہ تیر اندازی کرتے تھے سو فرمایا کہ تیر اندازی کرواے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام کی اس بنا پر کہ جو لوگ خزاعہ سے وہاں موجود تھے وہ زیادہ تھے پس فرمایا حضرت ﷺ نے یہ بطور تغلیب کے اور ہمدانی نے اس سے جواب دیا ہے کہ قول حضرت ﷺ کا واسطے ان کے اے بنی اسمٰعیل نہیں دلالت کرتا اس پر کہ وہ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام کی ہیں جہت باپوں کے سے بلکہ احتمال ہے کہ ہو یہ واسطے ہونے ان کے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے جہت ماؤں کی سے اس واسطے کہ قحطانی اور عدنانی آپس میں مل گئے ہیں ساتھ ناتے سسرال کے۔ (فتح)

٣٢٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَأَمْسَكُوْا بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

٣٢٤٥۔ سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے حضرت ﷺ اسلم کی ایک قوم پر سے جو بازار میں تیر اندازی کر رہی تھی آپس میں سو فرمایا کہ تیر اندازی کرواے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام کی پس تحقیق تمہارے باپ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تیر انداز تھے اور میں فلانے کی اولاد کے ساتھ ہوں دونوں میں سے ایک فریق کو فرمایا یعنی ایک فریق کا نام لے کر فرمایا کہ میں ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے ہاتھ تیر اندازی سے روکے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہوا ان کو یعنی انہوں نے تیر اندازی کیوں موقوف کی تو انہوں نے کہا کہ ہم تیر اندازی کس طرح کریں اور آپ ﷺ فلانے کی اولاد کے ساتھ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور وجہ تعلق اس کی پہلی دونوں حدیثوں سے ظاہر اور وہ زجر ہے دعوی کرنے سے طرف غیر باب حقیقی کے اس واسطے کہ ثابت ہوئی نسبت یمن کی طرف اسمٰعیل علیہ السلام کے تو نہیں لائق ہے واسطے ان کے یہ کہ منسوب ہوں طرف غیر ان اپنے کی اور لیکن تیسری حدیث پس واسطے اس کے تعلق ہے ساتھ اصل باب کے اور وہ یہ ہے کہ عبدالقیس مضر سے نہیں اور لیکن چوتھی حدیث پس واسطے اشارے کے ہے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے اس کے بعض طریقوں میں زیادتی سے ساتھ ذکر ربیعہ اور مضر کے۔ (فتح)

٣٢٤٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٣٢٤٦ـ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنائے جان بوجھ کر مگر وہ کافر ہو گیا ساتھ اللہ کے اور جو کسی قوم میں اپنا رشتہ لگائے جس میں اس کا رشتہ نہیں تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ٹھہرائے۔

فائدہ: اس روایت میں باللہ کا لفظ واقع ہوا ہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کے سوائے اور روائتوں میں یہ لفظ واقع نہیں ہوا اور اس کا نہ ہونا اولی ہے اور اگر ثابت ہو جائے تو مراد وہ شخص ہے جو اس کو حلال جانے باوجودیکہ اس کے حرام ہونے کو جانتا ہو اور مشہور روایت کی بنا پر پس مراد کفر سے کفران نعمت ہے پس لفظ کا ظاہر مراد نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ وارد ہوا ہے یہ بطور تغلیظ اور زجر کے واسطے فاعل اس کام کے یعنی صرف ڈرانا مقصود ہے ظاہری معنی مراد نہیں یا مراد ساتھ کفر کے یہ ہے کہ اس کے فاعل نے ایسا فعل کیا جو مشابہ ہے ساتھ اہل کفر کے اور اس مسئلے کی تقریر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ٹھہرائے تو یہ یا دعا ہے یا خبر ہے ساتھ معنی امر کے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ سزا اس کی اگر سزا دیا جائے اور کبھی اس سے معاف کی جاتی ہے اور کبھی توبہ کرتا ہے پس ساقط ہوتا ہے اس سے یہ گناہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حرام ہے چھوڑنا نسب مشہور کو اور رشتہ لگانا اپنے غیر سے اور حدیث میں علم کی شرط ہے اور نہیں ہے اس سے کوئی چارہ دونوں حالتوں میں اثبات میں بھی اور نفی میں بھی یعنی جان بوجھ کر یہ کام کرے اس واسطے کہ گناہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مرتب ہوتا ہے اس پر جو عالم ہو ساتھ شے کے جان بوجھ کر کرے واسطے اس کے اور یہ کہ جائز ہے اطلاق کفر کا گناہ پر واسطے قصد جھڑک کے واسطے اس چیز کے کہ تقریر کی ہم نے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص ملکیت کا دعوی کرے جو اس کی نہیں وہ ہماری راہ

پر نہیں اس سے معلوم ہوا کہ حرام ہے دعوی کرنا اس چیز کا جو مدعی کی نہیں پس داخل ہوں گے اس میں کل دعوے باطلہ از روئے مال کے اور علم کے اور تعلیم کے اور نسب اور حال کے اور صلاح کے اور نعمت کے اور ولا کے اور سوائے اس کے اور زیادہ ہوتی ہے تحریم ساتھ زیادہ ہونے مفسدہ کے جو مترتب ہوتا ہے اوپر اس کے۔ (فتح)

۳۲۴۷ ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَآءِ أَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهٗ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

۳۲۴۷۔ واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانوں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنائے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلائے جو انکھوں نے نہیں دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا اللہ کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو اللہ کے پیغمبر نے نہیں کہی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات بنا کر کہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین کاموں میں جھوٹ بولنا نہایت سخت ہے اور وہ خبر دینی ہے ایک چیز سے کہ اس نے خواب میں دیکھی حالانکہ اس نے خواب میں نہیں دیکھی اور باپ بنایا اپنا غیر کے باپ کو اور جھوٹ بولنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی بحث کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور خواب کا بیان تعبیر میں آئے گا اور حکمت بیچ تشدید کذب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہے پس سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کی طرف سے خبر دیتے ہیں تو جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا اس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور تحقیق سخت ہو چکا ہے انکار اس شخص پر جو اللہ پر جھوٹ بولے چنانچہ اللہ نے فرمایا ﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ﴾ پس برابری ہے درمیان اس کے جو اللہ پر جھوٹ کہے اور درمیان کافر کے اور اللہ تعالی نے فرمایا ﴿وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ﴾ اور آیتیں اس باب میں بہت ہیں اور حدیث کے ایک طریق میں آیا ہے کہ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ یعنی جو جھوٹ بولے مجھ پر اور لیکن خواب جھوٹ بنا کر بیان کرنا پس اس واسطے ہے کہ چونکہ خواب وحی کی ایک جزو ہے تو ہوگا خبر دینے والا اس سے ساتھ اس چیز سے کہ نہیں واقع ہوئی مانند خبر دینے والے کی اللہ کی طرف سے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ڈالا اس کو اللہ نے طرف اس کی یا اس واسطے کہ اللہ بھیجتا ہے خواب کے فرشتے کو پس دکھاتا ہے سونے والے کو جو چاہے سو جب کوئی جھوٹا خواب بیان کرے تو اس نے اللہ پر اور فرشتے پر جھوٹ کہا جیسا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے نسبت کیا جاتا ہے طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعاً جو نہیں کہا اس کو اور شرع سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اکثر اوقات سیکھتے ہیں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کی زبان سے تو جس نے اس پر جھوٹ کہا اس

نے اللہ تعالیٰ عزوجل اور فرشتے پر جھوٹ کہا۔ (فتح)

۳۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَائَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۳۲۴۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم عبدالقیس کے ایلچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گروہ کفار ربیعہ اور مضر کا ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واقع ہے سو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ نہیں سکتے مگر حرام کے مہینے میں سو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کوئی بات فرمائیں جس کو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھ کر اپنے پچھلوں کو پہنچائیں تو خوب ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا اور منع کرتا ہوں چار چیزوں سے پہلا حکم اللہ کے ساتھ ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ اللہ کے سوا بندگی کسی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے واسطے ادا کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو سے اور سبز گھڑے سے اور کھجور کی لکڑی کے کریدے برتن سے اور روغنی برتن سے۔

فائدہ: یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس جہت سے ہے کہ اکثر عرب ربیعہ اور مضر کی قوم سے ہیں اور نہیں اختلاف ہے ان کی نسبت میں طرف اسمٰعیل علیہ السلام کے۔ (فتح)

۳۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۳۲۴۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ فتنے فساد ادھر سے ہوں گے اشارہ کیا طرف مشرق کی جس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے ہے

کہ اس میں مشرق کا ذکر ہے اور اہل مشرق کل ربیعہ اور مضر کی قوم سے ہیں اور اس حدیث کے ایک طریق میں آیا ہے کہ عمدہ ایمان اہل یمن کا ہے پس اس میں اشارہ ہے طرف تینوں اصول کے پس دو میں تو اختلاف نہیں کہ وہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اختلاف تو تیسرے میں ہے۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

باب ہے بیچ ذکر قبیلہ اسلم اور غفار اور جہینہ اور مزینہ اور اشجع کے

فائدہ: یہ نام ہیں عرب کے پانچ قبیلوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی ہے پانچ قبیلے جاہلیت میں بڑے زور شور سے تھے سوائے بنی عامر اور بنی تمیم وغیرہ قبائل کے پھر جب اسلام آیا تو اسلام میں ان سے جلد تر داخل ہوئے سو پلٹ گئی شرافت طرف ان کی اس سبب سے اور یہ پانچوں قبیلے مضر کی قوم سے ہیں۔ (فتح)

۳۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

۳۲۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم قریش اور قوم انصار اور قوم اسلم اور قوم جہینہ اور قوم مزینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع میرے دوست اور مددگار ہیں (نہ اور لوگ) اور اللہ اور اس کا رسول ان کے دوست اور حمایتی ہیں۔

فائدہ: یہ فضیلت ظاہرہ ہے واسطے ان قوموں کے اور مراد وہ لوگ ہیں جو ان میں سے ایمان لائے اور شرافت حاصل کی واسطے چیز کے جب کہ حاصل ہو واسطے بعض اس کے بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کی گئیں یہ قومیں ساتھ اس کے اس واسطے کہ انہوں نے اسلام کی طرف جلدی کی پس نہ قید ہوئے جیسے قید ہوئے غیر ان کے اور یہ اگر تسلیم کیا جائے تو محمول کیا جائے گا غالب پر اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے خبر کی نہی ہے غلام بنانے ان کے سے اور یہ کہ وہ غلامی کے تحت داخل نہیں ہوتے اور یہ بعید ہے۔ (فتح)

۳۲۵۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

۳۲۵۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ غفار کو اللہ نے بخشا اسلم سے اللہ راضی ہوا اور قوم عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

فائدہ: یہ لفظ خبر ہے اور مراد کہی جاتی ہے اس سے دعا اور احتمال ہے کہ ہو خبر اپنے باب پر اور تائید کرتا ہے اس کی قول حضرت ﷺ کا اس کے اخیر میں کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے عصیہ کے حق میں یہ فرمایا اس واسطے کہ انہوں نے حضرت ﷺ سے عہد کر کے دغا کیا کما سیاتی اور ابن تین نے کہا کہ جاہلیت کے وقت میں غفار حاجیوں کی چوری کیا کرتے تھے پھر جب مسلمان ہوئے تو حضرت ﷺ نے ان کے واسطے دعا کی تا کہ وہ عار ان سے دور ہو۔ (فتح)

٣٢٥٢ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.

۳۲۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم سے اللہ راضی ہوا اور غفار کو اللہ نے بخشا۔

٣٢٥٣ ـ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَیْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ أَسَدٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ أَسَدٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

۳۲۵۳۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر قوم جہینہ اور مزینہ اور قوم اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کی قوم سے تو پھر کیا ہو تو ایک مرد نے کہا کہ محروم ہوئے اور ان کو خسارہ ہوا سو فرمایا کہ وہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کی قوم سے۔

٣٢٥٤ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ یَعْقُوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ

۳۲۵۴۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے حضرت ﷺ سے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بیعت کی ہے آپ ﷺ سے حاجیوں کے چوروں نے قوم اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ سے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر قوم اسلم اور

لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَایَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنَ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَیْنَةَ ابْنُ أَبِیْ یَعْقُوْبَ شَكَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَیْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَامِرٍ وَّأَسَدٍ وَّغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ إِنَّهُمْ لَخَیْرٌ مِّنْهُمْ.

غفار اور مزینہ اور میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا اور جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا محروم ہوئے اور ان کو خسارہ ہوا انہوں نے کہا ہاں فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے البتہ وہ قوم بہتر ہیں یعنی اسلم وغیرہ سے۔

فائدہ: اور وہ ان سے بہتر اس واسطے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی اور مراد اکثر ہیں ان میں سے۔ (فتح)

۳۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَیْءٌ مِّنْ مُّزَیْنَةَ وَجُهَیْنَةَ أَوْ قَالَ شَیْءٌ مِّنْ جُهَیْنَةَ أَوْ مُزَیْنَةَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ أَسَدٍ وَّتَمِیْمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

۳۲۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ سے یا کہا کچھ جہینہ ومزینہ سے بہتر ہیں اللہ کے نزدیک یا کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے۔

فائدہ: اس حدیث میں تقیید ہے واسطے اس چیز کے کہ مطلق ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو پہلے ہے اور اسی طرح قول اس کا قیامت کے دن اس واسطے کہ معتبر نیکی اور بدی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ظاہر ہوگی اس وقت میں۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ — باب ہے قحطان کے تذکرہ میں

فائدہ: اس میں قول پہلے گزر چکا ہے کیا وہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یا نہیں اور قحطان کی طرف پہنچی ہے نسب اہل یمن کی حمیر اور کندہ اور ہمدان وغیرہم سے۔ (فتح)

۳۲۵٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ أَبِی الْغَیْثِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

۳۲۵٦ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگوں کو اپنی لاٹھی سے یعنی

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

یمن کی قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑے حکم والا کہ لوگ اس کے ایسے قابو میں ہوں گے جیسے بکریاں چرانے والے کے قابو میں ہیں کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لے جائے۔

فائدہ: اس بادشاہ کا نام معلوم نہیں لیکن جائز رکھا قرطبی نے کہ شاید اس کا نام جہجاہ ہوگا جس کا ذکر مسلم کی ایک حدیث میں آ چکا ہے ساتھ اس لفظ کے کہ دن اور رات آخر نہ ہوں گے جب تک کہ بادشاہ نہ ہوگا وہ مرد جس کا نام جہجاہ ہوگا اور یہ حدیث داخل ہونے علامات نبوت میں من جملہ ان چیزوں کے سے کہ خبر دی ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے پہلے واقع ہونے اس کے اور اب تک یہ پیش گوئی واقع نہیں ہوئی اور تحقیق روایت کی نعیم بن حماد نے فتن میں ارطاۃ تابعی سے کہ قحطانی نکلے گا بعد مہدی کے اور چلے گا مہدی کی چال پر اور ایک روایت مرفوع میں ہے کہ نکلے گا قحطانی بعد مہدی کے اور وہ اس سے کم نہیں ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور پہلی حدیث اگرچہ موقوف تا ہم اس کی سند ٹھیک ہے پس اگر ثابت ہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا واسطے اس چیز کے کہ گزر چکی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو مہدی کو امام پائیں گے اور ایک روایت میں ذکر ہے کہ قحطانی بادشاہ ملک میں بیس برس زندہ رہے گا اور مشکل یہ ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کس طرح لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا حالانکہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگا اور جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ بڑی بڑی مہموں میں عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنا نائب بنائیں گے اور اس سے زیادہ بحث کتاب الفتن میں آئے گی۔

بَابُ مَا یُنْهٰی مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِیَّةِ

بیان ہے اس چیز کا کہ منع کیا جاتا ہے جاہلیت کی پکار سے یعنی کفر کے قول سے

فائدہ: مراد جاہلیت کے بول سے فریاد رسی چاہنی ہے نزدیک ارادے لڑائی کے دستور تھا کہ کہتے تھے یعنی لڑائی کے وقت کہ اے فلانے کی اولاد دوڑو پس جمع ہوتے تھے اور قاتل کی مدد کرتے تھے اگرچہ ظالم ہو سو اسلام نے اس سے منع کیا اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے طرف اس چیز کی جو اس کے بعض سندوں میں آ چکی ہے چنانچہ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک لڑکا مہاجرین کا اور ایک انصار کا آپس میں لڑے پھر ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاہلیت کا بول ہے لوگوں نے کہا نہیں فرمایا کوئی ڈر نہیں اور چاہیے کہ مدد کرے مرد اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم پس اگر ظالم ہو تو چاہیے کہ اس کو منع کرے پس تحقیق یہی مدد ہے واسطے اس کے اور اس سے معلوم ہوا کہ استغاثہ حرام نہیں اور حرام تو صرف وہ چیز ہے جو مترتب ہوتی ہے اوپر اس دعوے جاہلیت کے سے۔ (فتح)

۳۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ

۳۲۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجرین سے چند آدمی آپ ﷺ کے

عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتَّى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَّعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَّقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ هٰذَا الْخَبِيْثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

ساتھ جمع ہوئے یہاں تک کہ بہت ہو گئے اور مہاجرین میں ایک مرد بطال اور بہت شریر تھا تو اس نے ایک انصاری کے چوتڑ پر لات ماری تو انصاری سخت غضبناک ہوا تو دونوں نے اپنی اپنی قوم سے استغاثہ کیا انصاری نے کہا کہ اے انصاریو! دوڑو اور مہاجری نے کہا کہ اے مہاجرو دوڑو تو حضرت ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا حال ہے جاہلیت کے بول کا پھر فرمایا کہ کیا حال ہے ان کا تو خبر دی آپ ﷺ کا کسی نے ساتھ مارنے مہاجری کے انصاری کو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑو اس بات کو وہ بات گندی ہے یعنی جاہلیت کا قول اور عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ کیا انہوں نے ہم پر فریاد رسی کی البتہ ہم پھر گئے مدینے کو تو نکال دے گا جس کا زور ہے وہاں سے بے قدر لوگوں کو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ ﷺ اس ناپاک کو قتل نہیں کرتے یعنی عبداللہ کو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ چرچا کریں لوگ کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کا قتل کرتے ہیں۔

فائدہ: اور اس حدیث کی باقی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۳۲۵۸۔ حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۲۵۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے۔

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ — باب ہے بیان میں قصے خزاعہ کے

فائدہ: اختلاف ہے ان کے نسب میں باوجود اتفاق کے اس پر کہ وہ عمر بن لحی کی اولاد سے ہیں کہا کلبی نے کہ جب جدا جدا ہوئے اہل سبا بسبب سیل عرم کے تو اترے بنو مازن پانی پر کہ اس کو غسان کہا جاتا تھا سو جس نے وہاں اقامت کی پس وہ غسانی ہے اور عمر بن لحی کی اولاد ان میں سے اپنی قوم سے جدا ہوئی پس اترے مکے میں اردگرد اس کے پس نام رکھے گئے خزاعہ اور متفرق ہوئے تمام ازد۔ (فتح)

٣٢٥٩۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُوْ خُزَاعَةَ.

٣٢٥٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن لحی بن قمعہ بن خندف باپ ہے خزاعہ کا۔

فائدہ: ابن اسحاق نے سیرہ کبریٰ میں روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ اپنی ایڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اس واسطے کہ پہلے پہل اس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین کو بگاڑا اور اس نے بتوں کو کھڑا کیا اور پہلے اس نے سانڈ اور بحیرہ اور وصیلہ اور حام کو چھوڑنے کی رسم نکالی اور نیز ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ سبب پوجنے عمرو بن لحی کا بتوں کو یہ ہے کہ وہ شام کی طرف نکلا اور اس وقت یہاں عمالقہ تھے اور وہ بتوں کو پوجتے تھے تو اس نے ان سے ایک بت مانگا اور اس کو مکے میں لایا اور اس کا نام ہبل تھا اور اس سے پہلے جرہم کے زمانے میں ایک مرد نے جس کا نام اساف تھا ایک عورت سے جس کا نام نائلہ تھا خانے کعبے میں زنا کیا تھا سو اللہ نے دونوں کی صورت بدل ڈالی تو وہ دونوں دو پتھر ہو گئے تو عمرو بن لحی نے ان کو لے کر کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر دستور ٹھہر گیا کہ جو خانے کعبے کا طواف کرتا تھا دونوں پر ہاتھ لگاتا تھا اساف سے شروع کرتا تھا اور نائلہ پر ختم کرتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ عمرو بن لحی کا ایک جن تابع تھا تو اس جن نے اس کو کہا کہ جدہ میں بت ہیں وہاں جا کر ان کو لا اور ان کی عبادت کر تو وہ جدہ میں گیا اور وہاں بت پائے جن کو لوگ حضرت نوح علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کے زمانے میں پوجتے تھے اور وہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ہیں تو عمرو بن لحی ان کو اٹھا کر مکے میں لایا اور لوگوں کو ان کی عبادت کی طرف بلایا پس پھیل گئی عبادت بتوں کی اس سبب سے عرب میں اور اس کی زیادہ شرح سورہ نوح کی تفسیر میں آئے گی۔ (فتح)

٣٢٦٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ.

٣٢٦٠ ـ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بحیرہ وہ جانور ہے کہ اس کا دودھ بتوں کے واسطے روکا جاتا تھا اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور تھا کہ اس کو بتوں کی نیاز چھوڑتے تھے اور کوئی اس پر بوجھ نہ لادتا تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا دوزخ میں اپنی ایڑیاں گھسیٹتا پھرتا تھا اور پہلے پہل اسی نے سانڈ (بتوں کے نام پر) چھوڑنے کی رسم نکالی۔

فائدہ: اس روایت میں عمرو بن عامر واقع ہوا ہے اور یہ مغائر ہے واسطے پہلی روایت کے اور شاید منسوب کیا ہے اس کو طرف نانے اس کے عمرو بن حارثہ بن عمرو بن عامر کے اور یہ مخالف ہے واسطے اس چیز کے کہ پہلے گزر چکی ہے نسبت عمرو بن لحی کی طرف مضر کے پس تحقیق عامر وہ بن ماء سما بن سبا ہے اور احتمال ہے کہ منسوب کیا گیا ہو طرف اس کے بطور متبنہ کے۔

بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ

باب ہے بیان میں قصے اسلام ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: واقع ہوا ہے اس جگہ واسطے اکثر کے قصہ زمزم کا اور وجہ تعلق اس کے کے ساتھ قصے ابوذر رضی اللہ عنہ کے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی ہے واسطے اس کے کافی ہونے سے ساتھ پانی زمزم کے فقط اس مدت میں جس میں وہ مکے میں ٹھہرے اور اس کی شرح اپنی جگہ میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

باب ہے بیان میں قصے زمزم کے اور جہالت عرب کے

فائدہ: بعض روایتوں میں اس باب میں صرف اتنا ہے کہ جہل عرب اور یہی اولی ہے اس واسطے کہ باب کی حدیث میں پانی زمزم کا ذکر جاری نہیں ہوا اور اسمٰعیل نے سب حدیثوں کو ایک باب میں جمع کیا ہے اور یہی بات ٹھیک ہے۔

٣٢٦١ ـ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدِ الْقَصِيْرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ قَالَ أَبُوْ

٣٢٦١ ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ کیا میں تم کو ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی خبر دوں ہم نے کہا کیوں نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کہ میں ایک مرد قوم غفار سے تھا سو ہم کو خبر پہنچی کہ مکے میں ایک مرد ظاہر ہوا گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو میں نے اپنی بھائی سے کہا کہ اس مرد کے پاس جا اور اس سے کلام

ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَأَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَّلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُّخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا

کر اور اس کی خبر میرے پاس لا سو وہ چلا اور اس سے ملا پھر پلٹ آیا تو میں نے کہا کہ کیا خبر ہے پاس تیرے یعنی کیا خبر لایا ہے سو اس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نے ایک مرد دیکھا کہ نیکی بتلاتا ہے اور بدی سے منع کرتا ہے تو میں نے اس سے کہا تو نے مجھ کو اس خبر سے شفا نہیں دی (یعنی جہل کی بیماری سے) میں نے تھیلی اور لاٹھی لی پھر میں کے کی طرف متوجہ ہوا اور میں حضرت ﷺ کو نہ پہچانتا تھا اور میں نے برا جانا کہ کسی سے آپ ﷺ کا حال پوچھوں اور میں زمزم کا پانی پیتا تھا اور مسجد میں رہتا تھا سو حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے ہو کر نکلے تو انہوں نے کہا کہ شاید مسافر مرد ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ میرے گھر چل ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے کچھ مجھ سے پوچھا نہ میں نے ان کو کچھ بتلایا سو میں نے جب صبح کی تو میں مسجد کی طرف نکلا تا کہ میں آپ ﷺ کا حال پوچھوں اور نہ تھا کوئی جو مجھ کو حضرت ﷺ کے حال کی خبر دے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو کہا کہ کیا اس مرد کو ابھی وقت نہیں پہنچا کہ اپنی جگہ پہچانے یعنی ابھی تو نے اپنی جگہ نہیں پہچانی میں نے کہا کہ نہیں کہا میرے ساتھ چل سو فرمایا کہ کیا حال ہے تیرا اور تو اس شہر میں کیوں آیا ہے میں نے کہا کہ اگر میری پردہ پوشی کرے اور میرا بھید کسی کو نہ بتلائے تو میں تجھ کو خبر دوں علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کسی کو نہیں کہوں گا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ ہم کو خبر پہنچی کہ بے شک اس جگہ ایک مرد ظاہر ہوا ہے وہ گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو میں نے اپنا بھائی بھیجا کہ ان سے کلام کرے سو وہ پھرا تو مجھ کو نہ شفا دی اس نے خبر سے سو میں نے چاہا کہ خود ان سے ملوں تو علی رضی اللہ عنہ

أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضٰى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلٰى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَجَآءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأَمُوْتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارَ فَأَقْلَعُوْا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

نے کہا کہ خبردار ہو کہ بے شک تو نے اپنے مطلوب کی راہ پائی یہ مونہہ میرا ہے طرف حضرت ﷺ کی یہ دیکھ میں اب انہیں کے پاس جاتا ہوں سو تم میرے پیچھے چلے آنا داخل ہونا جس جگہ میں داخل ہوں سو میں نے اگر کسی کو دیکھا جس سے تجھ پر خوف کروں یعنی معلوم کروں کہ تجھ کو تکلیف دے گا تو میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہوں گا جیسے میں اپنا جوتا درست کرتا ہوں اور تم بدستور چلتے جانا یعنی غیر ایسا محسوس کرے کہ تم میرے ساتھ نہیں سو حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے اور میں ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ حضرت ﷺ پر داخل ہوا تو میں نے کہا کہ مجھ کو اسلام سکھلائیے تو آپ ﷺ نے مجھ کو اسلام سکھایا سو میں اسی وقت مسلمان ہو گیا کچھ دیر نہ کی پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنے شہر کو پھر جب تم خبر پاؤ ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلے آنا تو میں نے کہا قسم ہے اس کی کہ جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے میں کلمہ توحید کو ان کے پاس پکاروں گا سو ابوذر مسجد میں آئے تو کفار قریش اس میں بیٹھے تھے سو انہوں نے کہا کہ اے گروہ قریش میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ نہیں لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اٹھ کھڑے ہو طرف اس بے دین کے سو کھڑے ہوئے اور مجھ کو مارنے لگے تاکہ میں مر جاؤں یعنی مارنے سے ان کا مقصود یہ تھا کہ میں مر جاؤں سو اتفاقاً مجھے عباس رضی اللہ عنہ نے پایا اوندھے منہ وہ مجھ پر جھکے پھر قریش کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تم کو خرابی ہو کہ تم

غفار کے ایک مرد کو قتل کرتے ہو حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور گزرنے کی راہ قوم غفار پر ہے یعنی اگر وہ سنیں گے تو تمہاری تجارت اور راہ بند کر دیں گے تو وہ میرے مارنے سے باز رہے تو میں اگلے دن صبح کو پھر ایسے کہا جیسے کل کہا تھا تو انہوں نے کہا کہ اٹھ کھڑے ہو طرف اس بے دین کی تو کیا گیا میرے ساتھ جیسے کل کیا گیا تھا پھر مجھ کو عباس رضی اللہ عنہ نے پایا اور مجھ پر اوندھے جھکے اور کہا انہوں نے جیسے کل کہا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ تھا اول اسلام ابوذر رضی اللہ عنہ کا۔

بَابُ جَهْلِ الْعَرَبِ

باب ہے بیان میں نادانی عرب کے

٣٢٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ فِي سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴾.

٣٢٦٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب تم کو خوش لگے یہ کہ تو عرب کی نادانی معلوم کرے تو سورہ انعام میں ایک سو تیسویں آیت سے آگے پڑھ کہ بے شک خراب ہوئے جنہوں نے مار ڈالی اپنی اولاد نادانی سے بن سمجھے اس قول تک کہ بے شک بہک گئے اور نہ آئے راہ پر۔

فائدہ: مراد اولاد سے بیٹیاں ہیں اور اس کا بیان تفسیر میں آئے گا اور لی جاتی ہے اس آیت سے مطابقت اس کی واسطے ترجمہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے کہ جب تجھ کو خوش لگے کہ تو عرب کی نادانی معلوم کرے۔ (فتح)

بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلٰى آبَائِهٖ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ

جو نام لے اپنے باپ دادا کا اسلام میں اور جاہلیت میں۔ ف اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو خود کریم ہو اس کا باپ بھی کریم ہو پھر دادا بھی کریم ہو وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پڑپوتے۔ ف اور روایت کی ہے براء رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ

الْمُطَّلِبِ. میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

فائدہ: یعنی جائز ہے نام لینا اپنے باپ دادا کا برخلاف اس شخص کے جو اس کو مطلق مکروہ جانتا ہے پس تحقیق موجب کراہت وہ ہے جب کہ ہو بطور فخر اور امام احمد نے مرفوع روایت کی ہے کہ جو نسبت کرے اپنے لیے اپنے کافر باپوں کی۔ مراد اس کی ان سے اپنی عزت اور بزرگی بیان کرنا ہو تو وہ دسواں ان کا ہے دوزخ میں اور آپ ﷺ کا پکارنا واسطے قبائل قریش کے پہلے اپنی قریبی برادری کے اس واسطے ہے کہ مکرر ہو ڈرانا اپنی قریبی برادری کا اور واسطے داخل ہونے کل قریش کے آپ ﷺ کی برادری میں اور اس واسطے کہ ڈرانا قریب برادری کا واقع ہوتا ہے ساتھ طبع کے اور انذار غیر کا ہوتا ہے بطریق اولی اور پہلی حدیث تفسیر ہے دوسری حدیث کی اور یہ کہ حضرت ﷺ نے بڑے بڑے قبیلوں کا نام لیا اور نہایت واضح حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے جو بعد اس کے ہے کہ پکارا ان کو حضرت ﷺ نے ساتھ ترتیب طبقات کے۔ ایک طبقے کو بعد دوسرے طبقے کے یہاں تک کہ پہنچے طرف اپنی پھوپھی صفیہ کے۔ پھر طرف اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے۔ یہ قصہ اگر ابتدائے اسلام میں مکے میں واقع ہوا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو نہیں پایا اس واسطے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور نہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ پایا اس واسطے کہ وہ مدینے میں مسلمان ہوئے تھے نیز فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پکارنے میں بھی وہ چیز ہے جو قصے کے متاخر ہونے کو چاہتی ہے اس واسطے کہ وہ اس وقت کم سن تھیں یا قریب بلوغت تھیں اور اگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہاں حاضر تھے تو یہ حدیث باب کے مطابق نہیں اس واسطے کہ وہ تو ہجرت سے مدت کے بعد اسلام لائے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ قصہ دو بار واقع ہوا ہے ایک بار ابتدائے اسلام میں اندریں صورت روایت کرنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اس حدیث کو مرسل اصحاب سے ہو گا اور یہ موافق ہے واسطے ترجمہ کے جہت داخل ہونے اس کے سے بیچ مبداء حالات حضرت ﷺ کے اور تائید کرتی ہے اس کی وہ چیز جو آئندہ آئے گی کہ ابولہب وہاں حاضر تھا اور وہ بدر کے دن مر گیا اور ایک بار یہ قصہ اس کے بعد واقع ہوا ہے جب کہ ممکن ہو کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکارا جائے یا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوں۔ (فتح)

۳۲۶۳ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَّا بَنِيْ عَدِيٍّ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَ قَالَ لَنَا قَبِيْصَةُ أَخْبَرَنَا

۳۲۶۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اے محمد ﷺ! ڈرا دو اپنے قریب کی برادری والوں کو تو حضرت ﷺ پکارنے لگے اے فہر کی اولاد اے عدی کی اولاد واسطے قبیلوں قریش کے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضرت ﷺ نے سب قبیلوں والوں کو علیحدہ علیحدہ نام لے کر بلایا اور ان کو حکم الٰہی سنایا۔

سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ قَبَآئِلَ قَبَآئِلَ.

فائدہ: یہ حدیث احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے اور وجہ دلالت اس کی واسطے ترجمہ کے یہ ہے کہ جب واقع ہوئی حضرت ﷺ کی نسبت یوسف علیہ السلام کی طرف ان کے باپوں کے واسطے تو یہ دلیل ہوگی اوپر اس بات کے جواز کے واسطے کہ حضرت ﷺ کے علاوہ کی نسبت ان کے غیروں میں ہونے کے جواز میں اور یہ حدیث مطابق واسطے پہلی خبر ترجمہ کے۔

فائدہ: اور یہ موصول جہاد میں گزر چکی ہے اور وجہ دلالت کی اس سے ترجمہ پر یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنے دادا کا نام لیا یعنی جو جاہلیت میں تھا پس ہوگی یہ حدیث مطابق واسطے دوسری خبر ترجمہ کے۔ (فتح)

٣٢٦٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلَانِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمَا.

٣٢٦٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد خریدو یعنی چھڑاؤ اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے اے عبدالمطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے اور ماں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی رسول اللہ کی اے فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد ﷺ کی بیٹی چھڑاؤ اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے۔ میں مالک نہیں تمہارے بچانے کا اللہ کے عذاب سے میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے یعنی دنیا میں اپنے مال سے دینے میں مجھ کو اختیار ہے آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر نہ پھولنا میں کسی کو دوزخ سے نہ بچا سکوں گا۔

فائدہ: رہی گنہگار مسلمان کی شفاعت سو اللہ کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی، رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا۔

بَابُ ابْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

ہر قوم کا بھانجا اور آزاد کیا ہوا غلام اسی قوم میں داخل ہوتا ہے

فائدہ: یعنی اس چیز میں کہ رجوع کرتی ہے طرف مناظرہ کی اور آپس میں مدد کرنے کی اور مانند اس کی اور لیکن بہ نسبت میراث کی پس اس میں نزاع ہے کما سیاتی فی الفرائض۔ (فتح)

۳۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۳۲۶۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص انصار کو بلایا سو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے انصار نے کہا نہیں مگر ہمارا ایک بھانجا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے۔

فائدہ: طبرانی نے یہ حدیث اس طور سے بیان کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قریش سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو تم میں سے نہیں انہوں نے کہا نہیں مگر ہمارا بھانجا فرمایا قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ داخل ہو مجھ پر اور نہ داخل ہو مجھ پر مگر قریشی۔ فرمایا تم میں کوئی غیر ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ بھانجا ہے اور غلام آزاد کردہ ہے یعنی غلام آزاد کیا ہوا فرمایا ہم قسم قوم کا اسی قوم میں داخل ہے اور غلام آزاد کیا ہوا اسی قوم میں داخل ہے۔

تنبیہ: نہیں ذکر کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث غلام آزاد کیے ہوئے کی باوجودیکہ اس کو ترجمہ میں ذکر کیا سو بعض گمان کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی شرط کے مطابق حدیث نہیں ملی پس اشارہ کیا انہوں نے طرف اس کی اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ وارد کیا ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرائض میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا انہیں میں داخل ہے اور مراد اس جگہ ساتھ مولی کے معتق ہے ساتھ زبر (ت) کے یعنی غلام آزاد کیا ہوا اور ہم قسم اور لیکن مولی اعلی ہے پس نہیں مراد اس جگہ اور عنقریب حنین کے جہاد میں باب کی حدیث کے سبب کا بیان آئے گا اور تحقیق واقع ہوا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نزدیک بزار کے مضمون ترجمہ کا اور زیادتی اوپر اس کے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا اسی قوم میں داخل ہے اور حلیف قوم کا اسی قوم میں داخل ہے اور بھانجا قوم کا اسی قوم میں داخل ہے (فتح) اور حلیف سے مراد یہ ہے کہ عرب کی عادت تھی کی آپس میں قول قرار کرتے تھے اور ہم قسم ہوتے تھے کہ تیری صلح میں میری صلح ہے اور تیری جنگ میری جنگ ہے اور میں تیرا وارث ہوں گا اور تو میرا۔

بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ

باب ہے قصے حبش کے بیان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشیوں کو فرمایا کہ اے ارفدہ کی اولاد

فائدہ: ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے اور کچھ بیان ان کا باب عید میں گزر چکا ہے اور حبشی اولاد حبش بن کوش بن حام

بن نوح سے ہیں اور وہ اہل یمن کے ہمسائے ہیں دونوں کے درمیان دریا حائل ہے اور اسلام سے پہلے یمن پر غالب ہوگئے تھے اور اس کے مالک ہوگئے تھے اور ان کے بادشاہوں میں سے ابرہہ نے خانے کعبے پر چڑھائی کی اور اس کے ساتھ ہاتھی تھا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے قصہ اس کا طویل۔ (فتح)۔

۳۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ وَّتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِيْ أَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْأَمْنِ.

۳۲۶۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں جو دف بجا کر گاتی تھیں منیٰ کے دنوں میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے لیٹے تھے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دے کہ یہ عید کے دن ہیں اور یہ دن منیٰ کے دن تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھ کو چھپاتے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیلتے تھے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو تم کو امن ہے اے ارفدہ کی اولاد۔

فائدہ: استدلال کیا ہے ایک قوم نے صوفیوں سے ساتھ حدیث باب کے اوپر جائز ہونے رقص کے اور سننے سرود اور راگ باجے کے اور طعن کیا ہے اس میں جمہور نے ساتھ مختلف ہونے دونوں مقصدوں کے اس واسطے کہ کھیلنا حبشیوں کا اپنی برچھیوں سے تھا واسطے عادت ڈالنے اور تجربہ حاصل کرنے کے لڑائی پر پس نہ حجت پکڑی جائے گی ساتھ اس کے واسطے رقص کے کھیل تماشے میں۔ (فتح)

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهُ

بیان اس شخص کا جو دوست رکھے کہ اس کے نسب کو برا نہ کہا جائے

فائدہ: مراد ساتھ ''نسب'' کے اصل ہے اور ساتھ ''سب'' کے گالی ہے اور مراد یہ کہ نہ برا کہا جائے اس کے اہل نسب کو۔ (فتح)

٣٢٦٧۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَآءِ الْمُشْرِكِیْنَ قَالَ كَیْفَ بِنَسَبِیْ فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَعَنْ أَبِیْهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ یُنَافِحُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ أَبُو الْهَیْثَمِ نَفَحَتِ الدَّآبَّةُ إِذَا رَمَتْ بِحَوَافِرِهَا وَنَفَحَهُ بِالسَّیْفِ إِذَا تَنَاوَلَهُ مِنْ بَعِیْدٍ.

٣٢٦٧۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کی اجازت مانگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کرے گا تو میرے نسب کا یعنی کس طرح ہجو کرے گا تو قریش کو باوجود اس کے کہ میں ان کے ساتھ ایک نسب میں جمع ہوتا ہوں تو احسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کھینچ لوں گا جیسا بال آٹے سے کھینچا جاتا ہے اور عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کو برا مت کہو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکین کو جواب دیا کرتا تھا۔

ابو ہیثم نے ینافح کی وضاحت یوں کی کہ عرب کہتے ہیں نفحت الدابة جب چوپایہ اپنے پاؤں سے مٹی پھینکے اور جب دور سے کوئی شخص دوسرے شخص کو تلوار پکڑائے تو عرب کہتے ہیں نفحه بالسیف۔

فائدہ: اور اجازت چاہنے کا سبب مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجو کرو مشرکوں کی کہ بے شک وہ سخت تر ہے اوپر ان کے تیر کے زخم سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ ان کی ہجو کر اس نے ہجو کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش نہ ہوئے پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا سو فرمایا کہ تحقیق وقت پہنچا تم کو سو بھیجو تم اس شیر کو جو اپنی دم سے مارنے والا ہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی اور اس کو ہلایا پھر کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے کہ البتہ میں ان کو لتاڑوں گا اپنی زبان سے جیسا چمڑا لتاڑا جاتا ہے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا کہ ہجو کرو مشرکین کی شعر میں پس تحقیق ایمان دار جہاد کرتا ہے اپنی جان سے اور مال سے اور قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جیسے کہ تم ان کو تیروں سے زخمی کرتے ہو اور یہ جو کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے نکال دوں گا تو مراد یہ ہے کہ البتہ میں خالص کروں گا نسب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے نسب سے ساتھ اس طور سے کہ خاص ہوگی ہجو ساتھ ان کے اور یہ جو کہا کہ جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے تو یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ جب بال آٹے سے نکالا جائے تو اس کے ساتھ کچھ چیز نہیں لگتی برخلاف اس کے کہ جب شہد سے نکالا جائے کہ تو اس کے ساتھ اس سے کچھ لگ جاتا ہے اور

لیکن جب روئی سے کھینچا جائے تو وہ نکلنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ کو سنا حسان رضی اللہ عنہ کو فرماتے تھے کہ بے شک جبرائیل علیہ السلام تیری ہمیشہ مدد کیا کرتے ہیں جیسے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دہی کی ہے اور مراد روح القدس سے جبرائیل علیہ السلام ہیں کما تقدم فی اوائل الصلوۃ ویاتی الکلام علی الشعر فی کتاب الادب ان شآء اللہ تعالٰی۔ (فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾.

باب ہے بیان میں ان آیتوں اور حدیثوں کے جو حضرت ﷺ کے نام سے آئی ہیں اور اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ نہیں محمد ﷺ باپ کسی کے تمہارے مردوں سے اور اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم نہایت سخت ہیں کافروں پر اور اللہ نے فرمایا یعنی عیسٰی علیہ السلام کے قول کی حکایت کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہے۔

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے اس طرف کہ یہ دونوں نام حضرت ﷺ کے سب ناموں میں مشہور تر ہیں اور ان دونوں میں مشہور تر محمد ﷺ ہے اور یہ نام قرآن میں کئی بار آ چکا ہے اور لیکن احمد ﷺ کا ذکر کرنا بطور حکایت کے عیسٰی علیہ السلام کے قول سے ہے اور محمد ﷺ پس باب تفعیل سے ہے واسطے مبالغہ کے یعنی بہت سراہا ہوا اور لیکن احمد ﷺ پس باب تفضیل سے ہے یعنی نہایت حمد کیے گئے اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھے گئے احمد ﷺ اس واسطے کہ وہ علم منقول ہے صفت سے اور صفت افعل التفضیل ہے اور معنی اس کے احمد الحامدین ہیں یعنی سب تعریف کرنے والوں سے زیادہ تر حمد کرنے والے اور سبب اس کا وہ چیز ہے جو ثابت ہو چکی ہے صحیح میں کہ کھولی جائیں گی آپ ﷺ پر مقام محمود میں وہ تعریفیں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی پر نہیں کھولی گئیں اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر حَمَّادُوْنَ ہیں یعنی تعریف کرنے والے اور آپ ﷺ ان میں احمد ہیں یعنی زیادہ ہیں ان سے حمد کرنے میں اور اعظم ہیں ان سے صفت حمد میں اور لیکن محمد ﷺ پس وہ صفت ہے اور حمد سے منقول ہے اور وہ ساتھ معنی محمود کے ہے اور اس میں معنی مبالغہ کے ہیں یعنی نہایت تعریف کیا گیا اور محمد ﷺ وہ ہے جو بار بار تعریف کیا جائے اور جس میں نیک خصلتیں کامل ہوں اور عیاض نے کہا کہ تھے حضرت ﷺ احمد ﷺ پہلے اس سے کہ ہوں محمد ﷺ جیسا کہ واقع ہوا ہے وجود میں اس واسطے کہ احمد ﷺ کا نام پہلی کتابوں میں واقع ہو چکا ہے اور محمد ﷺ کا نام قرآن میں واقع ہوا ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ تعریف کی حضرت ﷺ نے اپنے رب کی پہلے اس سے کہ تعریف کریں اس کی لوگ اور اسی طرح آخرت میں تعریف کریں گے اپنے رب کی تو اللہ ان کو شفاعت کی اجازت دے گا پس حمد کریں گے اس کی لوگ اور تحقیق خاص کیے گئے

ہیں حضرت ﷺ ساتھ سورت الحمد کے اور جھنڈے حمد کے اور ساتھ مقام محمود کے اور مشروع ہوا ہے واسطے آپ ﷺ کے حمد کہنا بعد کھانے پینے کے اور بعد دعا کے اور بعد آنے کے سفر سے اور نام رکھی گئی امت آپ ﷺ کی حمادین یعنی حمد کرنے والی پس جمع ہوئے واسطے آپ ﷺ کے سب معانی حمد کے اور انواع اس کے۔ (فتح)

٣٢٦٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

٣٢٦٨۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ ہوں اور ماحی ﷺ ہوں کہ اللہ میرے سبب سے کفر کو دور کرتا ہے اور میں حاشر ﷺ ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہوں گے اور میں عاقب ﷺ ہوں یعنی میں سب پیغمبروں کے بعد آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔

فائدہ: اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مراد ان پانچ ناموں سے وہ نام ہیں جن کے ساتھ حضرت ﷺ خاص کیے گئے ہیں آپ ﷺ سے پہلے کوئی ان کے ساتھ نام نہیں رکھا گیا یا یہ مراد ہے کہ یہ پانچ نام میرے معظم ہیں یا مشہور ہیں پہلی امتوں میں نہ یہ کہ حضرت ﷺ کی مراد ساتھ ان کے حصر ہے کہ فقط میرے یہی پانچ نام ہیں اور کوئی نام نہیں اور عیاض نے کہا کہ محفوظ رکھا ہے اللہ نے ان ناموں کو اس سے کہ نام رکھا جائے کوئی ساتھ ان کے پہلے حضرت ﷺ سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نام رکھے گئے ہیں بعض عرب ساتھ محمد کے نزدیک پیدا ہونے حضرت ﷺ کے اس واسطے کہ انہوں نے کاہنوں اور عالموں سے سنا تھا کہ ایک نبی اس زمانے میں ہوگا اس کا نام محمد ﷺ ہے تو انہوں نے اس امید سے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا شاید وہ پیغمبر وہی ہوں اور وہ پندرہ آدمی ہیں جن کا نام حضرت ﷺ سے پہلے محمد رکھا گیا اور خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد جاہلیت میں کس طرح رکھا اس نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے یہی سوال کیا تھا جو تو نے مجھ سے کیا ہے تو اس نے کہا کہ ہم چار آدمی شام کی طرف نکلے سو اترے ہم نزدیک ایک کنویں کے جو عبادت خانے کے پاس تھا تو عبادت خانے والا ہم پر جھانکا سو اس نے کہا کہ تم میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جلدی کرو طرف اس کی تو ہم نے کہا کہ اس کا نام کیا ہے اس نے کہا کہ تم میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جلدی کرو طرف اس کی تو ہم نے کہا کہ اس کا نام کیا ہے اس نے کہا کہ محمد ﷺ سو جب ہم پھرے تو ہم میں سے ہر ایک آدمی کے واسطے ایک لڑکا پیدا ہوا پس نام رکھا اس کا محمد اس سبب سے اور یہ جو فرمایا کہ میں ماحی ﷺ ہوں کہ اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے تو بعض کہتے

ہیں کہ مراد دور کرنا اس کا ہے عرب کے جزیرے سے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ ایک روایت میں ہے کہ دور کرتا ہے ساتھ میرے کافروں کو اور جواب دیا جاتا ہے کہ مراد دور کرنا کفر کا ہے ساتھ دور کرنے اہل اس کے سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مقید کیا ہے اس نے اس کو ساتھ جزیرے عرب کے اس واسطے کہ کفر تمام شہروں سے دور نہیں ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ محمول ہے اغلب پر یا یہ مراد ہے کہ رفتہ رفتہ دور ہو جائے گا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بالکل دور ہو جائے گا اس واسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام جزیہ کو اٹھائیں گے پس نہ قبول کریں گے مگر اسلام کو اور تعاقب کیا گیا ہے بایں طور کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگوں پر اور جواب دیا جاتا ہے کہ جائز ہے کہ مرتد ہوں بعض عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اور بھیجی جائے گی ہوا پس قبض کرے گی روح ہر ایماندار کی پس نہ باقی رہیں گے مگر بدتر لوگ اور یہ جو فرمایا کہ سب لوگ میرے قدموں پر جمع ہوں گے تو مراد یہ ہے کہ میرا حشر سب لوگوں سے پہلے ہوگا اور لوگوں کا حشر میرے پیچھے ہوگا اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ قدم کے زمانہ یعنی وقت قائم ہونے میرے اپنے قدموں پر ساتھ ظاہر ہونے علامتوں حشر کے واسطے اشارہ کے طرف اس کی کہ نہ میرے بعد کوئی پیغمبر ہوگا نہ کوئی شریعت اور احتمال ہے کہ ہوں معنی حاشر کے کہ سب سے پہلے میرا حشر ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے میں زمین سے نکلوں گا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ قدم کے سبب ہے یعنی میرے سبب سے اور بعض کہتے ہیں کہ میرے مشاہدے پر قائم واسطے اللہ کی مشاہد امتوں پر اور یہ جو فرمایا کہ میں عاقب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بالاتفاق قرآن میں واقع ہوئے ہیں یہ ہیں شاہد صلی اللہ علیہ وسلم، مبشر صلی اللہ علیہ وسلم، نذیر صلی اللہ علیہ وسلم، مبین صلی اللہ علیہ وسلم، داعی صلی اللہ علیہ وسلم الی اللہ، سراج صلی اللہ علیہ وسلم، منیر صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز قرآن میں ہیں مذکر صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت صلی اللہ علیہ وسلم، نعمت صلی اللہ علیہ وسلم، ہادی صلی اللہ علیہ وسلم، شہید صلی اللہ علیہ وسلم، امین صلی اللہ علیہ وسلم، مزمل صلی اللہ علیہ وسلم، مدثر صلی اللہ علیہ وسلم، اور حدیث میں پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام متوکل صلی اللہ علیہ وسلم گزر چکا ہے اور آپ کے مشہور ناموں سے یہ ہیں مختار صلی اللہ علیہ وسلم، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، مشفع صلی اللہ علیہ وسلم، الصادق صلی اللہ علیہ وسلم، المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم اور سوائے اس کے اور ابن دحیہ نے حضرت کے ناموں میں ایک کتاب مستقل تصنیف کی ہے اس میں لکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اللہ کے ناموں کے موافق ننانوے ہیں اور اگر کوئی ان کو خوب تلاش کرے تو تین سو نام تک پہنچیں اور بعض صوفیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حکمت صرف پانچ ناموں کے ذکر کرنے میں یہ ہے کہ وہ سب ناموں میں مشہور تر ہیں اور موجود ہیں پہلی کتابوں میں اور پہلی امتوں میں۔ (فتح)

٣٢٦٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

٣٢٦٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو تعجب نہیں ہوتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالیوں اور لعنت کو پھیرتا ہے وہ گالی دیتے ہیں

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ.

مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ﷺ ہوں۔

فائدہ: کفار قریش شدت کراہت سے حضرت ﷺ کے حق میں نہ نام لیتے تھے آپ ﷺ کا ساتھ نام آپ ﷺ کے جو دلالت کرتا ہے مدح پر یعنی نہایت عداوت کے سبب سے کفار قریش حضرت ﷺ کو بجائے محمد ﷺ کے مذمم کہتے تھے جو محمد ﷺ کی ضد ہے سو جب آپ ﷺ کو برا کہتے تھے تو یوں کہتے تھے کہ اللہ مذمم کے ساتھ اس طرح کرے اور مذمم آپ ﷺ کا نام نہیں اور نہ معروف ہیں حضرت ﷺ ساتھ اس کے تو ان کی بدگوئی آپ ﷺ کے غیر کی طرف پھرتی تھی ابن تین نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے اس نے جو ساقط کرتا ہے حد قذف کو ساتھ تعریض کے اور وہ اکثر ہیں برخلاف مالک کے اور جواب دیا ہے کہ نہیں واقع ہوا حدیث میں یہ کہ ان پر اس میں کچھ سزا نہیں بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ بدلا دی گئی اس پر ساتھ قتل وغیرہ کے انتہی اور تحقیق یہ ہے کہ اس حدیث میں حجت نہیں نہ واسطے نفی کے نہ اثبات کے اور استنباط کیا ہے اس سے نسائی نے یہ جو ایسا کلام بولے جو طلاق کے معنی کے منافی ہو اور قصد کرے ساتھ اس کے طلاق کا تو نہیں واقع ہوتی ساتھ اس کے طلاق جیسا کوئی اپنی عورت کو کہے کہ کھا اور قصد کرے ساتھ اس کے طلاق کا تو اس پر طلاق نہیں پڑتی سو اس واسطے کے کھانا اس لائق نہیں کہ تفسیر کی جائے ساتھ اس کے طلاق ساتھ کسی وجہ کے کہ جیسا کہ ممکن نہیں کہ تفسیر کیا جائے مذمم کو ساتھ محمد ﷺ کے کسی وجہ سے۔ (فتح)

بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے اس بیان میں کہ حضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے یعنی ان کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا

فائدہ: یعنی مراد ساتھ خاتم کے آپ ﷺ کے ناموں میں خاتم النّبیین ہے اور اشارہ کیا طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئے ہیں قرآن میں اور یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کی عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النّبیین ہوں اور اب تک بے شک آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے۔ (فتح)

۳۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا

۳۲۷۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی مثل اس مرد کی مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا تو اس کو پورا بنایا اور خوب سجایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ کاش! اس اینٹ کی جگہ خالی

وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

نہ ہوتی۔

۳۲۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ.

۳۲۷۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میری مثل اور پہلے پیغمبروں کی مثل اس مرد کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا سو اس کو خوب بنایا اور خوب سجایا مگر ایک اینٹ کی جگہ ایک کنارے رہنے دی سو لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی حضرت ﷺ نے فرمایا سو میں وہ اینٹ ہوں اور میں پیغمبروں کو ختم کرنے والا ہوں۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ مشبہ بہ یعنی جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ایک ہے اور مشبہ یعنی جو تشبیہ دیا گیا جماعت ہے پس کس طرح صحیح ہوگی تشبیہ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ٹھہرایا ہے حضرت ﷺ نے پیغمبروں کو مانند ایک مرد کی اس واسطے کہ نہیں تمام ہوتی مراد آپ ﷺ کی تشبیہ سے مگر باعتبار کل کے اور اس طرح گھر تمام نہیں ہوتا مگر ساتھ جمع ہونے بنیاد کے اور احتمال ہے کہ ہو مراد تشبیہ تمثیلی اور وہ یہ ہے کہ پائی جائے ایک صفت اوصاف مشبہ سے اور تشبیہ دی جائے ساتھ مثل اپنی کے احوال مشبہ بہ سے تو گویا کہ تشبیہ دی آپ ﷺ نے پیغمبروں کو اور ان کی شریعت کو اور اس چیز کو کہ بھیجی گئی ساتھ اس کے لوگوں کی ہدایت کے لیے سے ساتھ ایک گھر کے کہ مضبوط کی گئیں بنیادیں اس کی اور بلند کی گئی عمارت اس کی اور باقی رہی اس سے ایک جگہ کہ تمام ہوتی ہے ساتھ اس کے درستی اس گھر کی اور گمان کیا ہے ابن عربی نے کہ وہ اینٹ جس کی طرف حضرت ﷺ نے اشارہ کیا ہے گھر کی جڑ میں تھی اور اگر وہ نہ ہوتی تو گھر گر جاتا اور ساتھ اس کے تمام ہوئی ہے مراد تشبیہ مذکور سے انتہی اور اگر یہ وجہ منقول ہے تو خوب ہے نہیں تو یہ بات لازم نہیں ہاں ظاہر سیاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے یہ اینٹ ایسے مکان میں ہو کہ ظاہر ہو عدم کمال گھر میں ساتھ نہ ہونے اس کے سے اور البتہ مسلم کی روایت میں ہے کہ مگر ایک اینٹ کی جگہ ایک کنارے میں اس کے کناروں میں سے پس ظاہر ہوا کہ مراد ساتھ اس کے یہ ہے کہ وہ مکمل درست کی ہوئی ہے نہیں تو لازم آتا ہے کہ ہو امر بغیر اس کے ناقص حالانکہ اس طرح نہیں پس

شریعت ہر پیغمبر کی بہ نسبت اس کے کامل اور پوری ہے پس مراد اس جگہ نظر طرف اکمل کے ہے نہ نسبت شریعت محمدی ﷺ کے ساتھ پہلی شریعتوں کاملہ کے اور یہ جو کہا لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ تو یہ مرفوع ہے اس بنا پر کہ وہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے یعنی اگر اینٹ کی جگہ باقی نہ ہوتی تو نقص کا وہم دلاتی تو البتہ گھر کی عمارت پوری ہو جاتی اور احتمال ہے کہ لو لا تخصیص کے واسطے ہو یعنی اینٹ کا مکان کیوں نہیں پورا کیا گیا اور اس حدیث میں بیان کرنا تمثیل کا ہے واسطے قریب کرنے کے طرف فہموں کی اور یہ کہ حضرت ﷺ کو سب پیغمبروں پر فضیلت ہے اور یہ کہ اللہ نے ختم کیا ہے ساتھ آپ ﷺ کے پیغمبروں کو اور پورے کر دیے ہیں آپ ﷺ کے ساتھ احکام دین کے۔ (فتح)

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — باب ہے حضرت ﷺ کی وفات کے بیان میں

فائدہ: بعض روایتوں میں یہ ترجمہ اس جگہ واقع ہوا ہے اور اس کے ثبوت میں نظر ہے اس واسطے کہ اس کا محل مغازی کا اخیر ہے۔ (فتح)

٣٢٧٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

٣٢٧٢۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انتقال ہوا حضرت ﷺ کا اور حالانکہ آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

فائدہ: اور یہ ظاہر ہے کہ مراد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ساتھ وارد کرنے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حضرت ﷺ کی عمر کی مقدار کا بیان کرنا ہے نہ کہ زمانہ وفات نبوی کا اور وارد کیا ہے اس کو ناموں میں واسطے اشارہ کے طرف اس کی کہ منجملہ صفات آپ ﷺ کی سے نزدیک اہل کتاب کے یہ ہے کہ تحقیق مدت عمر آپ ﷺ کی اسی قدر ہے جتنا آپ ﷺ زندہ رہے وسياتي بيانه في آخر المغازی۔ (فتح)

بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — باب ہے حضرت ﷺ کی کنیت کے بیان میں

فائدہ: کنیت ساتھ پیش کاف کے ہے ماخوذ ہے کنایت سے تو کہتا ہے کہ کنیت عن الامر بکذا جب کہ ذکر کرے تو اس کو ساتھ غیر اس چیز کے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے اس پر صریحاً اور بے شک مشہور ہو چکی ہیں کنیتیں واسطے عرب کے یہاں تک کہ غالب ہو گئیں ناموں پر مانند ابو طالب اور ابولہب وغیرہ کے اور ایک مرد کی ایک کنیت ہوتی ہے اور کبھی بہت ہوتی ہیں اور کبھی آدمی نام اور کنیت دونوں کے ساتھ مشہور ہوتا ہے اور علم جامع ہے نام اور کنیت اور لقب کو اور مغائر ہیں بایں طور کہ لقب وہ ہے جو مدح پر دلالت کرے یا مذمت پر اور کنیت وہ ہے جو صادر ہو ساتھ

اب اور ام کے اور جو اس کے سوائے ہے پس وہ اسم ہے اور تھے حضرت ﷺ کنیت کیے جاتے ابوالقاسم ﷺ ساتھ اپنے بیٹے قاسم کے اور آپ ﷺ کی اولاد میں قاسم سب سے بڑے تھے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے یا بعد میں فوت ہوئے تھے اور مدینے میں ماریہ کے پیٹ سے آپ ﷺ کے گھر میں ابراہیم پیدا ہوئے اور کچھ بیان ان کا جنازے میں گزر چکا ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ﷺ سے کہا کہ السلام علیکم یاابا ابراھیم ﷺ اے ابوابراہیم! آپ پر سلامتی ہو۔ (فتح)

۳۲۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۳۲۷۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بازار میں تھے کہ ایک مرد نے کہا کہ اے ابوالقاسم ﷺ تو حضرت ﷺ نے مڑ کر دیکھا سو فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھا کرو میری کنیت پر۔

۳۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۳۲۷۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھا کرو میری کنیت پر۔

۳۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۳۲۷۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھا کرو میری کنیت پر۔

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ﷺ کی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے یا نہیں پس مشہور امام شافعی رحمہ اللہ سے منع ہے ان حدیثوں کے ظاہر کی وجہ سے اور بعض کہتے ہیں کہ خاص ہے یہ حکم ساتھ زمانے حضرت ﷺ کے یعنی اب حضرت ﷺ کی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ منع خاص ہے ساتھ اس کے جس کا نام محمد ہو اور اس کا مفصل بیان کتاب الادب میں آئے گا۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: بعض روایتوں میں یہ باب نہیں اور جوڑا ہے اس کو بعض نے طرف پہلے باب کی اور نہیں ظاہر ہوتی مناسبت اس کی واسطے اس کے اور نہیں لائق ہے کہ پہلے باب سے بجائے فصل کے ہو بلکہ وہ ٹکڑا ہے پچھلی حدیث کا۔

۳۲۷۶۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِيْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِيْ.

۳۲۷۶۔ جعید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو دیکھا چورانوے برس کی عمر میں قوی اور درست مزاج تو سائب نے کہا کہ میں نے معلوم کیا کہ نہیں نفع اٹھایا میں نے اپنے کان اور آنکھ سے مگر حضرت ﷺ کی دعا سے کہ میری خالہ مجھ کو حضرت ﷺ کے پاس لے گئی تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپ ﷺ اس کے واسطے اللہ سے دعا کیجیے تو حضرت ﷺ نے میرے واسطے دعا کی۔

بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب ہے بیان میں مہر نبوت کے

فائدہ: یعنی اس کی صفت میں اور مہر نبوت وہ چیز ہے جو حضرت ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی اور تھی ان علامتوں سے جن کے ساتھ اہل کتاب آپ ﷺ کو پہچانتے تھے اور خاتم النبوۃ حضرت ﷺ کے پیدا ہونے کے وقت موجود نہ تھی بلکہ معراج کی رات میں جب فرشتوں نے آپ ﷺ کا پیٹ چاک کیا اور آپ ﷺ کے دل کو نکال کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو اپنی جگہ میں رکھ کر سیا اور ان پر خاتم النبوۃ کی مہر کی تو اس وقت مہر نبوت آپ ﷺ کی پیٹھ میں ظاہر ہوئی۔

۳۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ

۳۲۷۷۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھ کو حضرت ﷺ کے پاس لے گئی تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضرت ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور حضرت ﷺ نے وضو کیا سو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان

خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِىْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. قَالَ ابُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّحِيْحُ الرَّآءُ قَبْلَ الزَّايِ.

تھی کبوتری کے انڈے کی مانند۔ عبیداللہ نے کہا کہ حجلہ ماخوذ ہے حجل فرس سے یعنی گھوڑے کی سفیدی سے جو اس کی دونوں آنکھوں کی درمیان ہے یعنی اس کی پیشانی پر۔ ابراہیم بن حمزہ نے کہا شتر مرغ کے انڈے کی مانند۔

اور ابوعبداللہ بخاری رحمہ اللہ نے کہا زا سے پہلے را صحیح ہے۔

فائدہ: اور تحقیق وارد ہوئی ہیں بیچ صفت مہر نبوت کے کئی حدیثیں جو قریب المعنی ہیں واسطے ان حدیثوں کے جو یہاں مذکور ہیں بعض ان میں مسلم کے نزدیک ہیں کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح تھی اور ایک روایت میں ہے کہ مثل انڈے شتر مرغ کے اور ایک روایت میں ہے کہ مثل غلولہ کے گوشت کے اور لیکن جو وارد ہوا ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا یا مانند اس کی پس نہیں ثابت ہوئی اس سے کچھ چیز اور قرطبی نے کہا کہ حدیثیں متفق ہیں اس پر کہ مہر نبوت ایک چیز ظاہر تھی سرخ رنگ نزدیک بائیں مونڈھے کے جب چھوٹے ہوتے تھے تو اس کی مقدار انڈے کے برابر تھی اور جب بڑے ہوئے تھے تو ہاتھ کو جمع کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ مہر نبوت بائیں مونڈھے کے کنارے پر تھی لیکن اس کی سند ضعیف ہے علماء نے کہا کہ بھید اس میں یہ ہے کہ دل بائیں طرف ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے خبر مقطوع میں کہ ایک مرد نے اللہ سے سوال کیا کہ اس کو شیطان کی جگہ دکھائے تو دیکھا اس نے شیطان کو بیچ صورت مینڈک کے نزدیک بائیں مونڈھے کے برابر مچھر کی مانند اس کی سونڈ ہے۔ (فتح)

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے صفت پیغمبر ﷺ کے بیان میں

فائدہ: یعنی آپ ﷺ کی پیدائش کے اور آپ ﷺ کی فطرت کے اور اس میں چوبیس حدیثیں ہیں۔

٣٢٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِىْ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِأَبِىْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

٣٢٧٨۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر نکل کر چلے سو حسن رضی اللہ عنہ کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو ان کو اپنے مونڈھوں پر اٹھایا اور کہا کہ میرا باپ قربان ہو حضرت ﷺ کے مشابہ ہے علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنستے تھے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ سے زیادہ مشابہ تھے اور وجہ تطبیق آئندہ آئے گی اور اس حدیث میں فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے اور محبت ان کی واسطے قرابت داروں حضرت ﷺ کے اور مناقب میں آئے گا

کہ حضرت ﷺ کے قرابتی محبوب تر ہیں طرف میرے یہ کہ میں اپنی برادری سے سلوک کروں اور اس میں چھوٹا لڑکے تمیز کرنے والے کا ہے کہ کھیلے اس واسطے کہ حسن رضی اللہ عنہ اس وقت سات برس کے تھے اور تحقیق انہوں نے حضرت ﷺ سے سنا اور یاد رکھا اور کھیل ان کی محمول ہے اس چیز پر جو لائق ہے ساتھ مثل اس کی اس زمانے میں مباح چیزوں سے بلکہ اس چیز پر کہ اس میں ورزش اور تفریح ہے اور مانند اس کی۔ (فتح)

۳۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

۳۲۷۹۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے مشابہ تھے یعنی حسن رضی اللہ عنہ کی صورت حضرت ﷺ سے ملتی تھی۔

فائدہ: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موافقت کی۔

۳۲۸۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

۳۲۸۰۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے مشابہ تھے اسمٰعیل کہتا ہے کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے واسطے حضرت ﷺ کی صفت بیان کرو کہا انہوں نے تھے سفید رنگ اور آپ ﷺ کے بالوں کی سیاہی آپ ﷺ کی سفیدی سے ملی ہوئی تھی اور حکم کیا حضرت ﷺ نے ہمارے واسطے تیرہ اونٹوں کا یعنی بطور انعام کے تو قبض کی گئی روح آپ ﷺ کی پہلے اس سے کہ ہم ان کو وصول کریں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہم کو بلا کر وہ اونٹنیاں دیں اور حضرت ﷺ نے ان کو یہ اونٹنیاں بطور انعام کے دینے کو فرمایا تھا۔ (فتح)

۳۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ

۳۲۸۱۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کے نیچے کے لب کے نیچے ٹھوڑی پر سفیدی دیکھی۔

شَفَتِهِ السُّفْلٰی الْعَنْفَقَةَ.

۳۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

۳۲۸۲۔ حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن بسر حضرت ﷺ کے مصاحب سے پوچھا کہ بھلا بتلاؤ تو کیا حضرت ﷺ بوڑھے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ﷺ کے نیچے لب میں ٹھوڑی پر چند بال سفید تھے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسر کو حمص میں دیکھا اور لوگ اس سے مسئلے پوچھتے تھے اور میں لڑکا تھا تو میں نے کہا کہ کیا تم نے حضرت ﷺ کو دیکھا انہوں نے کہا ہاں پھر میں نے کہا کہ حضرت ﷺ بوڑھے تھے یا جوان تھے تو وہ ہنسنے لگے میں نے کہا کہ کیا حضرت ﷺ نے خضاب کیا ہے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اس حد کو نہیں پہنچے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صرف حضرت ﷺ کی کن پٹیوں میں کچھ بال سفید تھے اور ان کی تطبیق آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَآءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعَرِهٖ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ.

۳۲۸۳۔ ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ﷺ کی صفت بیان کرتے تھے کہا کہ حضرت ﷺ میانہ قد لوگوں میں نہ تھے بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے روشن اور چمکتا رنگ ان کا اور نہ حضرت ﷺ نہایت سفید رنگ تھے چونہ کی مانند جس میں کچھ سرخی نہ ہو اور نہ نہایت گندم گوں مائل بسیاہی یعنی بلکہ سفید گندم گوں تھے اور نہ حضرت ﷺ کے بال بہت گھنگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے حضرت ﷺ ایک سرخ مرد تھے کہ آپ ﷺ پر وحی اتاری گئی اور اور آپ ﷺ چالیس برس کے تھے سو دس برس مکے میں رہے آپ ﷺ پر وحی اترتی تھی اور دس برس مدینے میں اور آپ ﷺ کی روح قبض ہوئی اور آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے ربیعہ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کا ایک بال دیکھا پس اچانک سرخ تھا میں نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ خوشبو لگانے سے سرخ ہو گیا تھا۔

فائدہ: بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ سرخ رنگ تھے مائل تھی سفیدی آپ ﷺ کی طرف گندم گونی کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ درمیانہ قد تھے آپ ﷺ کا بدن اور گوشت سرخ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ گندم گوں تھے مائل بسفیدی اور مجموع روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد ساتھ گندم گوں ہونے کے سرخی ہے جو سفیدی سے ملی ہو اور مراد ساتھ سفیدی مثبت کے یعنی حضرت ﷺ کے حق میں جس کا ثبوت آتا ہے وہ چیز ہے جو سرخی سے ملی ہو اور منفی وہ ہے جو سرخی سے نہ ملی ہو اور یہی ہے جس کے رنگ کو عرب برا جانتے ہیں اور اس کا نام امہق رکھتے ہیں اس کے علاوہ ممکن ہے توجیہ اس کی اس طرح کہ مراد ساتھ امہق کے سبز رنگ ہے کہ نہ اس کی سفیدی کی انتہا ہو اور نہ گندم گونی اور نہ سرخی اور بیہقی نے کہا کہ جو بدن آپ ﷺ کا ظاہر تھا وہ مائل بسرخی تھا اور جو کپڑوں کے تلے تھا وہ نہایت سفید تھا چمکتا ہوا اور یہ جو کہا کہ آپ ﷺ چالیس برس کے تھے تو مالک کی روایت میں ہے کہ چالیس کے سر پر اور یہ سوائے اس کے نہیں کہ تمام ہوتا ہے اس قول کی بنا پر کہ آپ ﷺ پیغمبر ہوئے اس مہینے میں جس میں پیدا ہوئے اور مشہور نزدیک جمہور علماء کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مہینے ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور رمضان کے مہینے میں پیغمبر ہوئے اس بنا پر کہا جائے گا کہ جب وہ پیغمبر ہوئے تو اس وقت ساڑھے چالیس برس کے تھے یا ساڑھے انتالیس برس کے سو جو چالیس برس کہتا ہے وہ کسر کو لغو کرتا ہے یا مکمل کرتا ہے لیکن مسعودی اور ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت ﷺ ربیع الاول کے مہینے میں پیدا ہوئے اس بنا پر اس کے نزدیک ہوں گے واسطے آپ ﷺ کے چالیس برس برابر اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس برس سے دس دن اوپر تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بیس دن زیادہ تھے اور یہ جو کہا کہ کے میں دس برس رہے تو اس کا مقتضی یہ ہے کہ حضرت ﷺ ساٹھ برس زندہ رہے اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ تریسٹھ برس زندہ رہے اور یہ موافق ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے جو اوپر گزر چکی ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور اسماعیلی نے کہا کہ ضرور ہے کہ ایک عدد صحیح ہو اور تطبیق دی ہے اس کو غیر نے ساتھ لغو کرنے کسر کے اور اس کی باقی شرح وفات میں آئے گی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کی ٹھوڑی میں بیس بال سفید تھے اور ایک روایت میں ہے کہ بقدر بیس کے بال تھے اور عبداللہ بن بسر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کے سفید بال اس سے زیادہ نہ تھے لیکن خاص کیا انہوں نے ان کو لب نیچی کے ساتھ پس محمول کیا جائے گا زائد اس چیز پر جو آپ ﷺ کی کن پٹیوں میں تھے جیسا کہ براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے لیکن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی ٹھوڑی کے سفید بال بیس تک نہیں پہنچے اور ایک روایت میں ہے کہ نہ تھے حضرت ﷺ کے سر اور داڑھی میں سفید بال مگر سترہ یا اٹھارہ اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں گنے میں نے حضرت ﷺ کے سر اور داڑھی میں مگر چودہ بال سفید اور ایک روایت میں سترہ بال کا ذکر آیا ہے اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا حضرت ﷺ نے خضاب کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے بال رنگ دار دیکھے ہیں تو

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ تو خوشبو کا رنگ تھا جو حضرت ﷺ کے بالوں کو لگائی جاتی تھی۔ (فتح)

٣٢٨٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِىْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَآءَ.

٣٢٨٤۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ حضرت ﷺ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے اور نہ نہایت سفید رنگ کے تھے چونہ کی مانند اور نہ نہایت گندم گوں تھے مائل بسیاہی اور نہ آپ ﷺ کے بال بہت گھنگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے نیچے لٹکے ہوئے پیغمبر بنایا آپ ﷺ کو اللہ نے چالیس برس کی عمر میں سو آپ ﷺ دس برس مکے میں رہے اور دس برس مدینے میں اور اللہ نے آپ ﷺ کی روح قبض کی اور نہ تھے آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید۔

٣٢٨٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَّيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

٣٢٨٥۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ زیادہ تر ہیں خوبصورت لوگوں میں اور زیادہ تر اچھے خلق والے ان میں۔ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے

فائدہ: پہلے جملے میں اشارہ ہے طرف حُسنِ حسی کی اور دوسرے میں اشارہ ہے طرف حُسن معنوی کے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ تھے حضرت ﷺ نہایت خوب صورت لوگوں میں اور نہایت دلاور لوگوں میں اور نہایت سخی لوگوں میں پس جمع کیا تینوں قوتوں کی صفات کو عقلیہ اور غضبیہ اور شہوانیہ کو چونکہ شجاعت دلالت کرتی ہے قوت غضبیہ پر اور جودت دلالت کرتی ہے قوت شہوانیہ پر اور حسن تابع ہے واسطے اعتدال مزاج کے جو چاہتی ہے صفائی نفس کو جس کے ساتھ حاصل ہوتی ہے جودت (سخاوت) طبع کی جو دلالت کرتی ہے عقل پر پس وصف کی گئی ہے ساتھ اس کے احسنیت تمام صفتوں میں اور جہاد میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ پھر نہ پاؤ گے تم مجھ کو بخیل اور نہ

جھوٹا اور نہ بزدل پس اشارہ کیا حضرت ﷺ نے ساتھ عدم بزدلی کے طرف کمال قوت غضبیہ کے اور وہ شجاعت ہے اور ساتھ عدم جھوٹ کے طرف کمال قوت عقلیہ کے اور وہ حکمت ہے اور ساتھ عدم بخل کے طرف کمال شہوانیہ کے اور وہ جود (سخاوت) ہے اور یہ جو کہا کہ نہ بہت دراز قد تھے تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی لمبا آدمی حضرت ﷺ کے ساتھ نہ چلتا تھا مگر آپ ﷺ اس سے دراز قد ہو جاتے تھے اور اکثر اوقات دو مرد دراز قد آپ ﷺ کے ادھر ادھر چلتے تھے تو حضرت ﷺ ان سے دراز قد ہو جاتے تھے پھر جب حضرت ﷺ سے جدا ہوتے تھے تو ان کو دراز قد کہا جاتا تھا اور حضرت ﷺ کا میانہ قد کہا جاتا تھا۔ (فتح)

٣٢٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ.

٣٢٨٦۔ قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ﷺ نے خضاب کیا انہوں نے کہا نہیں سوائے اس کے نہیں کہ آپ ﷺ کی کن پٹیوں میں کچھ بال سفید تھے۔

فائدہ: صدغ وہ جگہ ہے جو آنکھ اور کان کے درمیان ہو اور جو بال سر سے اس جگہ لٹکتے ہیں کبھی ان کو بھی صدغ کہتے ہیں اور یہ مخالف ہے واسطے حدیث سابق کے کہ سفید بال آپ ﷺ کی نیچی لب میں تھے اور وجہ تطبیق وہ ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مسلم میں ہے کہ نہیں خضاب کیا حضرت ﷺ نے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تھے سفید بال آپ ﷺ کے نیچے کی لب میں اور دونوں کن پٹیوں میں اور سر میں متفرق اور اس کے مجموع سے معلوم ہوا کہ جو بال آپ ﷺ کے نیچے کی لب میں تھے وہ زیادہ تھے ان بالوں سے جو ان کے سوائے اور جگہ تھے اور مراد انس رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ نہ تھی آپ ﷺ کے بالوں میں وہ چیز جو محتاج ہو طرف خضاب کی اور یہ ایک روایت میں صریح آ چکا ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ﷺ نے خضاب کیا ہے انہوں نے کہا کہ خضاب کی حد کو نہیں پہنچے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ تیل لگاتے تھے تو آپ ﷺ کے سفید بال ظاہر ہوتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تھے تو سفید بال ظاہر نہ ہوتے تھے اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے سفید بال مہندی سے رنگے دیکھے اور یہ موافق ہے قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا زردی سے خضاب کرتے تھے اور یہ حج میں پہلے گزر چکا ہے اور تطبیق درمیان اس کے اور درمیان حدیث انس رضی اللہ عنہ کے یہ ہے کہ محمول کی جائے نفی انس رضی اللہ عنہ کی اوپر غلبے سفید بالوں کے یہاں تک کہ محتاج ہوں طرف خضاب کی اور یہ اتفاق نہیں ہوا کہ انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو خضاب کرتے دیکھا ہو اور جو ثابت کرتا ہے خضاب کو اس کی حدیث محمول ہے اس پر کہ آپ ﷺ نے بیان جواز کے واسطے کیا اور اس پر ہمیشگی نہیں کی اور جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں معیوب کیا اللہ نے

حضرت ﷺ کو سفید بالوں کے ساتھ تو مراد عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ ہے کہ ان سفید بالوں سے حضرت ﷺ کے حسن سے کچھ نہیں بگڑا تھا اور انکار کیا ہے احمد نے انس رضی اللہ عنہ کے انکار سے کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں کیا اور مالک بھی انکار میں انس رضی اللہ عنہ کے موافق ہے۔ (فتح)

۳۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

۳۲۸۷۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت ﷺ میانہ قد اور آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت فرق تھا یعنی پیٹھ کہ اونچی طرف سے بہت چوڑی تھی اور سینہ بہت کشادہ تھا آپ ﷺ کے سر پر بال تھے جو آپ ﷺ کے کانوں کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا کہ میں نے کبھی کوئی چیز حضرت ﷺ سے زیادہ تر خوبصورت نہیں دیکھی اور ابو اسحاق نے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک تھے۔

فائدہ: اور دونوں لفظ آپس میں مغائر ہیں اور جواب یہ ہے کہ اکثر بال آپ ﷺ کے کن پٹیوں تک تھے اور جو ان سے نیچے لٹکتے تھے وہ مونڈھوں تک پہنچتے تھے یا محمول ہیں دو حالتوں پر اور تحقیق واقع ہوئی ہے نظیر اس کی مسلم میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ آپ ﷺ کے بال کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے بال کانوں سے بڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ نصف کانوں تک تھے اور محمول ہے اس توجیہ پر جو میں نے پہلے بیان کی ہے یا محمول ہے احوال متغائرہ پر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے بال حضرت ﷺ کے زیادہ وفرہ سے اور کم جمہ سے اور ترمذی وغیرہ میں ہے کہ پس نہ بڑھتے تھے بال آپ ﷺ کے کن پٹیوں سے جب کہ ان کو وفرہ کرتے تھے پس یہ قید تائید کرتی ہے پہلی تطبیق کی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کے بالوں کی چار زلفیں تھیں۔ (فتح)

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ السَّبِيْعِيُّ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

۳۲۸۸۔ سبیعی سے روایت ہے کہ کسی نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

فائدہ: شاید سائل کی یہ مراد تھی کہ آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا تھا سو براء رضی اللہ عنہ نے اس پر رد کیا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا یعنی گول تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ تلوار کی طرح تھا چمک میں تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ

اس سے بھی زیادہ تھا اور عدول کیا طرف چاند کی اس واسطے کہ وہ دونوں صفتوں کو جامع ہے چمک کو بھی اور گول ہونے کو بھی اور ایک روایت میں ہے کہ کیا حضرت ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تیز تھا اور یہ تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان سے کہا کہ کیا حضرت ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ گول کہنا واسطے تنبیہ کرنے کے ہے اس پر کہ انہوں نے دونوں صفتوں کو جمع کیا اس واسطے کہ قول ان کا سیف احتمال ہے کہ مراد ساتھ اس کے طول ہو یا چمک ہو تو مسئول نے اس پر سخت رد کیا اور چونکہ عرف جاری ہے اس پر کہ سورج کے ساتھ تشبیہ دینے سے اکثر اوقات صرف چمک اور روشنی ہی مراد ہوتی ہے اور چاند سے تشبیہ دینے سے صرف ملاحت ولطافت مراد ہوتی ہے سوائے ان کے تو انہوں نے ''مستدیرا'' کہا یعنی گول واسطے اشارہ کے طرف اس کی کہ مراد اس کی تشبیہ دینی ہے ساتھ دونوں صفتوں کے یعنی حسن اور گولائی کے معا اور احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز زیادہ خوبصورت حضرت ﷺ سے جیسے آفتاب آپ ﷺ کے چہرے میں جاری ہے طیبی نے کہا کہ تشبیہ دی آفتاب کے چلنے کو آسمان میں ساتھ چلنے سورج کے آپ ﷺ کے چہرے میں اور اس میں عکس تشبیہ کا ہے واسطے مبالغہ کے اور احتمال ہے کہ ہو باب تناہی تشبیہ سے اور ٹھہرایا گیا آپ ﷺ کا چہرہ قرار گاہ واسطے آفتاب کے اور ہمدان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ میرے واسطے حضرت ﷺ کی صفت بیان کر اس نے کہا کہ چودھویں رات کے چاند کی مانند تھے میں نے نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تو حضرت ﷺ کو دیکھے تو البتہ دیکھے آفتاب نکلا ہوا یعنی روشنی اور جلا (اجلے پن) میں۔ (فتح)

٣٢٨٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ تَمُرُّ مِنْ وَّرَآئِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ

٣٢٨٩۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ سخت گرمی میں بطحا کی طرف نکلے سو آپ ﷺ نے وضو کیا پھر ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھی اور آپ ﷺ کے آگے سترہ نیزہ تھا اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کے پیچھے

النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ.

سے عورت گزرتی تھی اور لوگ کھڑے ہوئے اور حضرت ﷺ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے مونہوں پر ملنے لگے اور حضرت ﷺ نے کہا کہ سو میں نے حضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر رکھا تو اچانک وہ سرد تر تھا برف سے اور زیادہ خوشبودار تھا مشک کی خوشبو سے۔

فائدہ: اور بیہقی وغیرہ نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہ تھا میں مصافحہ کرتا حضرت ﷺ سے یا چھوتا میرا بدن حضرت ﷺ کے بدن کو تو پہچانتا میں اس کو بعد اس کے اپنے ہاتھ میں یعنی تاثیر اس کی سے اور تلوے زیادہ خوشبودار تھے مشک کی خوشبو سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو حضرت ﷺ نے اس سے پیا پھر اس میں کلی کی پھر اس کو کنویں میں ڈالا تو اس سے مشک کی خوشبو اٹھی اور مسلم میں ہے کہ ام سلیم نے آپ ﷺ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کیا اور اس کو خوشبو میں ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پسینہ آپ ﷺ کا نہایت خوشبودار تھا اور طبرانی وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ﷺ سے مدد چاہی اپنی بیٹی کے جہیز میں اور نہ تھی آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز تو حضرت ﷺ نے ایک شیشہ منگوایا اور اس میں اپنا پسینہ ڈالا اور فرمایا کہ اس کو حکم کر کہ خوشبو ملے ساتھ اس کے سو جب وہ خوشبو لگاتی تھی تو مدینے والے اس کی خوشبو کو سونگتے تھے تو نام رکھا گیا ان کے گھر کا گھر خوشبو والوں کا اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب حضرت ﷺ مدینے کی راہ سے گزرتے تھے تو اس راہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی تو لوگ کہتے تھے کہ یہاں سے حضرت ﷺ گزرے۔ (فتح)

۳۲۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

۳۲۹۰ - ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے حضرت ﷺ زیادہ سخی لوگوں میں سے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان کے مہینے میں جب کہ ملاقات کرتے آپ ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام اور جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے تو بے شک حضرت ﷺ بہت سخاوت کرنے والے تھے ساتھ مال کے یا بھلائی کے ہوا چھوڑی ہوئی سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح روزے میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہاں صفت کرنا حضرت ﷺ کا ہے ساتھ سخاوت کے۔ (فتح)

۳۲۹۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّأُسَامَةَ وَرَاٰى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

۳۲۹۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ان کے پاس اندر آئے اس حالت میں کہ خوش تھے آپ ﷺ کا چہرہ چمکتا تھا تو فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو مدلجی نے زید رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا اور دونوں کے قدم دیکھے کہا کہ بعض ان قدموں کا بعض سے ہے یعنی ان دونوں پاؤں والوں میں نسبت پدری اور پسری ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فرائض میں آئے گی اور غرض اس سے یہ ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ چمکتا تھا۔ (فتح)

۳۲۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

۳۲۹۲۔ عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث بیان کرتے تھے جبکہ پیچھے رہے جنگ تبوک سے سو جب میں نے حضرت ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمکتا تھا اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ روشن ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے اور تھے ہم پہچانتے خوشی کو آپ ﷺ کے چہرے کی روشنی سے یعنی جب آپ ﷺ کا چہرہ روشن ہوتا تھا تو ہم پہچان جاتے تھے کہ حضرت ﷺ اس وقت خوش ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جیسے وہ ٹکڑا ہے چاند کا تو مراد وہ جگہ ہے جس میں خوشی ظاہر ہوتی تھی اور وہ پیشانی آپ ﷺ کی ہے پس اسی واسطے کہا چاند کا ٹکڑا اور احتمال ہے کہ ٹکڑے سے مراد خود چاند ہو اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہماری طرف التفات کیا اپنے منہ سے مثل ٹکڑے چاند کی پس یہ محمول ہے اوپر صفت اس کے کی وقت التفات کے۔ (فتح)

۳۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ.

۳۲۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا آدم علیہ السلام کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے۔ یہاں تک کہ میں ان زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا۔

فائدہ: قرن ایک زمانے کے ہم عصر لوگوں کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ سو برس کا قرن ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ستر برس کا ہوتا ہے اور بعض کچھ اور کہتے ہیں پس حکایت کیا اس میں حربی نے اختلاف کو دس برس سے ایک سو برس تک پھر تعاقب کیا سب کا اور کہا کہ جس کو میں دیکھتا ہوں یہ ہے کہ قرن ہر امت ہے کہ ہلاک ہو یہاں تک کہ نہ باقی رہے ان میں سے کوئی اور اس حدیث کی شرح مناقب میں آئے گی۔ (فتح)

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

۳۲۹۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے اپنے بالوں کو یعنی اپنی پیشانی کے بالوں کو اپنے ماتھے پر بغیر مانگ نکالے کہ یوں ہی چھوڑ دیتے تھے اور مشرکوں کا دستور تھا کہ اپنی مانگ نکالتے تھے اور یہود ونصاری اپنے بالوں کو چھوڑتے تھے بغیر مانگ نکالے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو درست رکھتے تھے اس چیز میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالی۔

فائدہ: علماء نے کہا کہ مراد چھوڑنا ہے بالوں کا ماتھے پر اور پکڑنا ان کا مانند جوڑے کی اور یہ جو کہا کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی یعنی اپنے سر کے بال اپنے سر کے دونوں طرف ڈالے پس نہ ڈالی ان میں سے کوئی چیز اپنے ماتھے پر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مانگ نکالی میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی سے اور تھے دوست رکھتے اہل کتاب کی موافقت کو یعنی جب کہ بت پرست بہت تھے اس چیز

میں جس میں آپ ﷺ کو کچھ حکم نہ ہوتا یعنی جو اپنی شرع کے مخالف نہ ہوتا اس واسطے کہ اہل کتاب آپ ﷺ کے زمانے میں پہلے رسولوں کی شریعتوں کے ساتھ تمسک کرنے والے تھے پس تھی موافقت ان کی محبوب تر آپ ﷺ کو بت پرستوں کی موافقت سے۔ پھر جب اکثر بت پرست مسلمان ہو گئے تو دوست رکھی حضرت ﷺ نے مخالفت اہل کتاب کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ پہلے پیغمبروں کی شرع ہمارے واسطے شرع ہے جب کہ نہ وارد ہوئی ہو ہماری شرع میں وہ چیز کہ اس کے مخالف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ تعبیر کی ہے راوی نے ساتھ محبت کے اور اگر اس طرح ہوتا تو البتہ تعبیر کرتا ساتھ وجوب کے اور بر تقدیر تسلیم کے پس نفس حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے آخر اس سے رجوع کیا۔ (فتح)

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

۳۲۹۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نا بالطبع فحش گو تھے اور نہ قصداً فحش کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے کہ جو فطرت اور عادت میں بہتر ہو۔

فائدہ: یعنی فحش بات کرنا نہ حضرت ﷺ میں پیدائشی تھا اور نہ کسب کیا ہوا اور ترمذی میں ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ﷺ کی خو کا حال پوچھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نہ پیدائشی فحش گو تھے اور نہ بہ تکلف فحش کہتے تھے اور نہ بازاروں میں چلاتے تھے جیسے کہ عوام کی عادت ہے اور نہ بدلہ لیتے تھے برائی کا ساتھ برائی کے لیکن معاف کرتے تھے یعنی باطن میں اور درگزر کرتے تھے یعنی ظاہر میں اور ایک روایت میں ہے کہ نہ تھے حضرت ﷺ برا کہنے والے اور نہ فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے اور کسی پر غصہ کرنے کے وقت کہتے تھے کیا ہوا اس کو خاک آلود پیشانی ہو اس کی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کسی کے روبرو ایسی بات نہ کہتے تھے کہ اس کو بری معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ کو کسی کی طرف سے کچھ بات پہنچتی تو نہ فرماتے تھے کیا حال ہے فلانے کا بلکہ فرماتے تھے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے تھے حسن خلق کے معنی ہیں اختیار کرنا فضائل اور چھوڑنا رذائل کا یعنی اچھی خو اختیار کرنی اور بدخو چھوڑنی اور احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اللہ نے مجھ کو پیغمبر کر کے بھیجا واسطے مکمل کرنے نیک خلقوں کے اور اچھی عادتوں کے اور صفیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے زیادہ تر خوش خو کوئی نہیں دیکھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا ناراض ہوئے تھے واسطے ناراضی اس کی کے اور راضی ہوتے تھے واسطے رضامندی اس کی سے۔ (فتح)

۳۲۹٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا.

۳۲۹٦۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں اختیار ملا حضرت ﷺ کو دو کاموں میں کبھی مگر لیا آپ ﷺ نے دونوں میں سے آسان کام کو جب تک کہ وہ کام آسان موجب گناہ نہ ہو پس اگر وہ کام گناہ کا موجب ہوتا تو اس کام سے نہایت دور ہوتے اور آپ ﷺ نے اپنی جان کے واسطے کبھی بدلہ نہ لیا مگر جب کی جائے وہ چیز کہ حرام کیا ہے اللہ نے کرنا اس کا پس سزا دیتے تھے اسی کی واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے۔

فائدہ: امروں سے مراد دنیا کے کام ہیں اس واسطے کہ دین کے کاموں میں کوئی گناہ نہیں اور یہ اختیار عام ہے کہ اللہ کی طرف سے ہو یا مخلوق کی طرف سے اور یہ جو کہا کہ جب تک وہ کام گناہ نہ ہو یعنی اگر گناہ ہوتا تو اس وقت سے سخت تر کو اختیار کرتے تھے اور یہ اختیار دینا اگر خلق کی طرف سے ہو تو ظاہر ہے یعنی اس میں کوئی اشکال نہیں اور اگر اللہ کی طرف سے ہو تو اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ تخییر دو جائز کاموں کے درمیان ہوتی ہے لیکن جب حمل کریں ہم اس کو اس چیز پر جو پہنچائے طرف گناہ کی تو ممکن ہے یہ بایں طور کہ اختیار دے آپ ﷺ کو اللہ درمیان اس چیز کے کہ کھولی جائے اوپر آپ ﷺ کے زمین کے خزانوں سے اور وہ چیز کہ اس کے ساتھ مشغول ہونے سے خوف ہو کہ مثلاً عبادت کے واسطے فراغت حاصل نہ ہو اور درمیان اس کے کہ نہ دیا جائے آپ ﷺ کا دنیا کے مال سے مگر بقدر ضرورت کے پس اختیار کریں آپ ﷺ بقدر ضروری کو یعنی قوت لا یموت کو اگرچہ فراخی مال کی آسان تر ہے اس سے اور گناہ اس بنا پر اس کے نسبتی امر سے ہے اس سے خطا مراد نہیں واسطے ثابت ہونے عصمت کے واسطے آپ ﷺ کے اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے اپنی جان کے واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا ہے تو مراد خاص اپنی جان کے واسطے ہے پس نہ وارد ہوگا اس پر اعتراض کہ حکم کیا حضرت ﷺ نے ساتھ قتل کرنے عقبہ بن ابی معیط اور ابن خطل وغیرہ کے جو آپ ﷺ کو ایذا دیتے تھے اس واسطے کہ وہ باوجود اس بات کے اللہ کے حرام کردہ کاموں کو کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہ بدلہ لیتے تھے جب کہ ایذا دی جاتی آپ ﷺ کو غیر اس سبب میں جو کفر کی طرف نکالے جیسا کہ معاف کیا آپ ﷺ نے اس گنوار کو جس نے آپ ﷺ پر آواز بلند کی تھی اور دوسرے سے جس نے آپ ﷺ کی چادر کھینچی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے مونڈھے میں اس کا نشان پڑ گیا اور محمول کیا ہے داؤدی نے عدم انتقام کو اس چیز پر جو خاص ہے ساتھ مال کے اور لیکن آبرو پس تحقیق بدلہ لیا آپ ﷺ نے اس شخص سے جو

آپ ﷺ کی آبرو کو پہنچا اسی طرح کہا اس نے یعنی اس نے اس کو خاص کیا ہے اور تحقیق روایت کی حاکم وغیرہ نے یہ حدیث دراز ابتداء اس کی یہ ہے کہ نہیں لعنت کی حضرت ﷺ نے کسی مسلمان کو اس کا صریح نام لے کر اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں اس کو مارتے تھے اور کبھی کسی نے آپ ﷺ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ آپ ﷺ نے اس کو دی مگر یہ کہ وہ چیز گناہ کا سبب ہو اور نہیں بدلہ لیا آپ ﷺ نے واسطے نفس اپنے کسی چیز سے مگر جب یہ اللہ کی حرام چیزیں کی جائیں پس بدلہ لیتے تھے واسطے اللہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کی حرام کی چیز کرتا تھا تو نہایت غضبناک ہوتے تھے اور اس حدیث میں رغبت دلانا ہے اس پر کہ مشکل چیز کو نہ لیا جائے بلکہ تھوڑی آسان چیز کے ساتھ قناعت کی جائے اور چھوڑا جائے پیچھا اس چیز کا کہ نہیں بے قرار ہوا ہے طرف اس کے اور پکڑا جاتا ہے اس سے بلانا طرف لینے کے رخصتوں کے جب تک کہ اس میں خطا ظاہر نہ ہو اور اس میں رغبت دلانا ہے معاف کرنے پر مگر اللہ کے حقوق میں اور نیز اس میں بلانا ہے طرف امر بالمعروف کے اور نہی عن المنکر کے اور محل اس کا یہ ہے کہ جب تک کہ نہ پہنچائے طرف اس چیز کے کہ جو سخت تر ہے اس سے اور اس میں ترک کرنا حکم کا ہے واسطے اپنے نفس کے اگرچہ حاکم اس پر قادر ہو بایں طور کہ محکوم علیہ پر ظلم کرنے سے امن ہو لیکن واسطے اکھاڑنے مادے کے۔ (فتح)

٣٢٩٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٢٩٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں چھوا میں نے ریشم کو اور نہ دیبا کو کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی کہ نرم تر ہو حضرت ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے اور نہیں سونگھی میں نے کوئی خوشبو کہ زیادہ خوشبودار ہو حضرت ﷺ کے بدن مبارک کی خوشبو سے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیاں پر گوشت اور سخت تھیں اور تطبیق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ مراد نرمی سے گوشت میں ہے اور مراد سختی سے ہڈیوں میں ہے یا جب کوئی گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ سخت ہوتے تھے اور جب کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہ کرتے تھے اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ نرم ہوتے تھے بہ نسبت اصل پیدائش کے اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں چھوا میں نے کسی چیز کو کبھی کہ نرم تر ہو آپ ﷺ کے بدن سے اور ایک روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں چھوا میں نے کسی مشک اور نہ عنبر کو کبھی کہ زیادہ خوشبودار ہو حضرت ﷺ کے بدن کی خوشبو سے۔ (فتح)

٣٢٩٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

٣٢٩٨۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهٗ وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ.

حضرت ﷺ زیادہ حیا میں کنواری عورت سے کہ اپنے پردے میں ہو۔اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب آپ ﷺ کسی چیز کو برا جانتے تھے تو آپ ﷺ اپنے چہرے سے پہچانے جاتے تھے۔

فائدہ: یہ باب تتمیم سے ہے اس واسطے کہ کنواری جب خلوت میں ہوتی ہے تو بہت شرمیلی ہوتی ہے اس سے کہ پردے سے نکلنے والی ہو واسطے ہونے خلوت کے کہ جگہ ظن وقوع فعل کے ساتھ اس کے پس ظاہر یہ ہے کہ مراد قید کرنا اس کا ہے ساتھ اس کے جب کہ داخل ہو اس پر مرد اور وہ پردے میں نہ ہو اور اس وقت جب کہ اس میں تنہا ہو اور محل وجود حیا کا حضرت ﷺ سے بیچ غیر حدود اللہ کے ہے اسی واسطے فرمایا واسطے اس شخص کے جس نے زنا کا اقرار کیا تھا کہ کیا تو نے اس کی شرم گاہ میں ذکر کو داخل کیا ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ کل حیا تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تھے حضرت ﷺ نہاتے پیچھے پتھروں کے اور کبھی کسی نے آپ ﷺ کی شرم گاہ کو نہیں دیکھا۔(فتح)

فائدہ: یعنی رنگ کی تبدیلی سے ہم پہچان لیتے تھے اور اس کا تدارک کرتے تھے۔(فتح)

۳۲۹۹ ـ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهٗ وَإِلَّا تَرَكَهٗ.

۳۲۹۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں عیب نکالا حضرت ﷺ نے کسی کھانے میں کبھی اگر بھوک ہوتی تو اس کو کھا لیتے وگرنہ تو اس کو چھوڑ دیتے۔

فائدہ: اور یہ محمول ہے مباح کھانے پر کما سیاتی بیانہ۔

۳۳۰۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى إِبْطَيْهِ قَالَ

۳۳۰۰۔ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کشادہ کرتے تھے یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کی دونوں بغلیں دیکھتے تھے اور بکر نے کہا کہ بغلوں کی سفیدی۔

وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

فائدہ: اختلاف کیا ہے بیچ مراد ساتھ وصف کرنے بغلوں کے ساتھ سفیدی کے سو بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بغلوں میں بال بالکل نہ تھے پس تھیں مانند رنگ بدن آپ ﷺ کے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ ہمیشہ ان کی خبر گیری کرتے تھے اس واسطے ان کے نیچے بال نہ تھے۔ (فتح)

۳۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَآءِ فَإِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۳۳۰۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے مگر استسقاء میں یعنی مینہ مانگنے کی دعا میں سو بے شک آپ ﷺ اس میں ہاتھ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

فائدہ: اس کی شرح استسقاء میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے بغلوں کی سفیدی کا ذکر کرنا ہے اور مراد ساتھ حصر کے اس میں اٹھانا ہاتھوں کا ہے خاص طور پر اور خاص صورت سے نہ اصل اٹھانا ہاتھوں کا دعا میں اس واسطے کہ وہ ثابت ہے آپ ﷺ سے جیسا کہ آئندہ خبر میں ہے۔ (فتح)

۳۳۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِيْ جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ

۳۳۰۲۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بے قصد حضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ ابطح میں تھے ایک خیمہ میں سخت گرمی میں سو بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور نماز کے واسطے اذان کہی پھر اندر گئے اور حضرت ﷺ کے وضو کا بچا پانی باہر لائے تو لوگ اس پر جھپٹے اس سے پانی لیتے تھے پھر بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے اور نیزہ نکالا اور حضرت ﷺ نکلے گویا کہ میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھتا تھا تو بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑا پھر حضرت ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھی آپ ﷺ کے آگے سے گدھا اور

وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

عورت گزرتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہاں یہ قول ہے کہ جیسے میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھتا تھا اور ابطح وہ جگہ ہے جو مکے سے باہر ہے جب حاجی منیٰ سے لوٹتے ہیں تو اس میں ٹھہرتے ہیں۔(فتح)

٣٣٠٣ ـ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوْ فُلَانٍ جَآءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ.

٣٣٠٣۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ﷺ کلام کیا کرتے تھے ایسا کہ اگر کوئی اس کو گنے تو گن لے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کیا تو تعجب نہیں کرتا فلاں کے باپ پر کہ آیا اور میرے حجرے کی ایک طرف بیٹھ کر حضرت ﷺ سے حدیث بیان کرنے لگا مجھ کو یہ حدیث سناتا تھا اور میں نفل پڑھتی تھی سو وہ اٹھ کھڑا ہوا پہلے اس سے کہ میں اپنے نفل تمام کروں اور اگر میں اس کو پاتی تو البتہ اس پر رد کرتی کہ حضرت ﷺ نہ کلام کرتے تھے پے در پے جیسے کہ تم پے در پے کلام کرتے ہو کہ تمہارے الفاظ نہایت ملے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ کلام آپ ﷺ کا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا تاکہ نہ مشتبہ ہو سننے والے پر۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ کا کلام جدا جدا تھا کہ سمجھتے تھے اس کو دل اور مراد فلاں کے باپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عذر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی روایت بہت وسیع تھی اور جو حدیثیں ان کو یاد تھیں وہ بہت تھیں پس نہ قادر ہوتے تھے مہلت پر نزدیک ارادے حدیث بیان کرنے کے۔(فتح)

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ

باب ہے اس بیان میں کہ حضرت ﷺ کی آنکھ سوتی تھی اور آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا تھا روایت کیا ہے سعید بن

مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مینا نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۳۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

۳۳۰۴۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان کے مہینے میں کس طرح تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نہ رمضان میں اور نہ اس کے غیر میں اول چار رکعتیں پڑھتے تھے سو نہ پوچھ کچھ حال ان کی خوبی اور درازی کا پھر چار رکعت پڑھتے تھے پس نہ پوچھ کچھ حال ان کی خوبی اور درازی کا پھر تین رکعت پڑھتے تھے تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے فرمایا میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا یعنی میں سونے میں اپنے بدن کی حالت سے غافل نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور آئندہ بھی آئے گی۔

۳۳۰۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهُ

۳۳۰۵۔ شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حدیث بیان کرتے تھے ہم کو اس رات سے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی خانے کعبے کی مسجد سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تین شخص آئے پہلے اس سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوتے تھے تو ان میں سے پہلے نے کہا کہ وہ ان میں سے کون سے ہیں تو ان کے درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں سے بہتر ہیں تو پچھلے نے کہا کہ ان کے بہتر کو لو پس تھا یہ قصہ یعنی نہیں واقع ہوا اس رات میں سوائے اس کلام کے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا یہاں تک کہ دوسری رات

وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَآئِمَةٌ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِیَآءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ.

کو آئے خواب میں اور حضرت ﷺ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں اور آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا تھا اور یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کا دل نہیں سوتا پھر جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کی معراج کا ذمہ دار بنا پھر حضرت ﷺ کو آسمان پر لے چڑھے۔

فائدہ: یہ جو فرشتوں نے کہا کہ ان میں سے کون سا ہے تو یہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ حضرت ﷺ دو یا زیادہ آدمیوں کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور یہ حدیث ظاہر ہے اس میں کہ یہ حضرت ﷺ کا خاصہ ہے لیکن بہ نسبت امت کے اور قضاعی نے گمان کیا ہے کہ یہ حضرت ﷺ کا خاصہ ہے دیگر پیغمبروں کو گو یہ بات حاصل نہیں ہوئی اور یہ دونوں حدیثیں اس پر رد کرتی ہیں اور اس کا بیان تیمم میں گزر چکا ہے جو چاہے اس طرف رجوع کرے۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَامِ

باب ہے اسلام میں نبوت کی علامتوں کا یعنی حضرت ﷺ کی پیغمبری کی نشانیوں میں

فائدہ: علامات جمع علامت کی ہے اور علامت اصل میں نشان کو کہتے ہیں کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہیں اور مراد یہاں وہ نشانیاں ہیں جو دلالت کرتی ہیں حضرت ﷺ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت ﷺ کے سے کہ عاقل فراست رکھنے والا جو ان میں نظر کرے تو دلیل پکڑے آپ ﷺ کی نبوت اور پیغمبری پر اور تعبیر کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ علامت کے اس واسطے کہ جو چیز امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں وارد کی ہے عام ہے معجزے سے اور کرامت سے اور فرق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ معجزہ خاص تر ہے اس واسطے کہ اس میں شرط ہے کہ مقابلہ کرے پیغمبر اپنے جھٹلانے والے سے بایں طور کہ کہے کہ اگر میں ایسا کروں تو کیا تو تصدیق کرے گا کہ میں سچا ہوں یا منکر جو مقابلہ میں ہے وہ پیغمبر سے کہے کہ میں تجھ کو سچا جانوں گا یہاں تک کہ تو ایسا کرے اور شرط ہے کہ جس چیز کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے وہ اس قسم سے ہو کہ عاجز ہو اس سے آدمی عادت جاری میں اور تحقیق واقع ہوئی ہیں دونوں قسمیں معجزات کی واسطے حضرت ﷺ کے کئی جگہوں میں اور نام رکھا گیا ہے معجزہ کا معجزہ واسطے عاجز ہونے مقابلین منکرین کے اس کے معارضہ سے اور ہا اس میں واسطے مبالغہ کے ہے اور حضرت ﷺ کے سب معجزوں میں سے مشہور تر معجزہ قرآن کا ہے اس واسطے کہ مقابلہ کیا حضرت ﷺ نے ساتھ اس کے تمام عرب کا اور وہ زیادہ فصیح تھے سب لوگوں سے زبان میں اور زیادہ قادر کلام پر ساتھ اس کے کہ اس کی مثل ایک سورہ بنا لائیں پس عاجز ہوئے باوجود سخت ہونے عداوت ان کی کے واسطے آپ ﷺ کے اور روکنے ان کے آپ ﷺ کو

یہاں تک کہ بعض علماء نے کہا کہ قرآن میں سب سے چھوٹی سورت ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ہے پس ہر دوسری سورت سے کہ بقدر ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ کے ہو برابر ہے کہ ایک آیت ہو یا زیادہ یا بعض آیت پس وہ داخل ہے اس چیز میں کہ مقابلہ کیا ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے ان سے اس کی بنا پر پس پہنچتے ہیں معجزات قرآن کے اس حیثیت سے نہایت کثیر عدد تک اور وجوہات معجزہ ہونے قرآن کی جہت حسن تالیف اس کی سے اور مربوط ہونے کلمات اس کے سے اور فصاحت اس کی سے اور اعجاز اس کے سے بیچ مقام اعجاز کے اور بلاغت اس کی سے نہایت ظاہر ہیں باوجود اس چیز کے کہ جوڑا گیا ہے ساتھ اس کے خوبی نظم اس کی سے اور غرابت اسلوب اس کی سے باوجود ہونے اس کے سے اوپر خلاف قواعد نظم اور نثر کے یہ جوڑا گیا ہے طرف اس کی کہ شامل ہے اس پر قرآن غیب چیزوں کی خبر دینے سے اس قسم سے کہ واقع ہوا ہے پہلی امتوں کی اخبار سے اس چیز سے کہ نہ جانتا تھا اس کو مگر کوئی کوئی اہل کتاب سے اور نہیں معلوم ہوئی یہ بات کہ جمع ہوئے ہوں حضرت ﷺ ساتھ کسی کے ان میں سے اور خبر دینے سے ساتھ اس چیز کے کہ عنقریب واقع ہوگی سو واقع ہوئی مطابق اس کے کہ خبر دی ساتھ اس کے حضرت ﷺ نے آپ ﷺ کے زمانہ میں اور بعد آپ ﷺ کے یہ جوڑا گیا ہے ساتھ اس ہیبت کے کہ واقع ہوتی ہے ساتھ تلاوت اس کی سے اور خوف کے کہ لاحق ہوتا ہے سامع اس کے کو اور نہ داخل ہونے ملال اور رنج کے اس کے قاری اور سامع پر باوجود آسان اس کے واسطے سیکھنے والوں اس کے کے اور آسان کرنے تلاوت اس کی کے واسطے تلاوت کرنے والے اس کے اور نہیں انکار کرتا کسی چیز کو ان میں سے مگر جاہل عناد والا اسی واسطے اماموں نے مطلق کہا ہے کہ سب معجزوں میں بڑا معجزہ قرآن ہے اور قرآن کے معجزوں میں نہایت معجزہ باقی رہنا اس کا ہے باوجود بدستور قائم رہنے اعجاز کے اور زیادہ تر مشہور اعجاز مقابلہ کرنا یہود کا ہے یہ کہ موت کی آرزو کریں سو نہ واقع ہوئی یہ بات ان کے اگلوں سے اور نہ ان کے پچھلوں سے جو اس کا ذمہ دار ہوا اور نہ آگے بڑھا باوجود سخت ہونے عداوت ان کی کے واسطے اس دین کے اور حرص ان کی کے اوپر فاسد کرنے اس کے کے اور روکنے کے اس سے تو ہوگا اس میں نہایت ظاہر معجزہ اور لیکن جو معجزات کہ قرآن کے سوا ہیں مانند ابلنے پانی کے آپ ﷺ کی انگلیوں سے اور زیادہ ہونے کھانے کے اور پھٹ جانے چاند کے اور کلام کرنے بے جان چیزوں کے سو ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کے ساتھ مقابلہ واقع ہوا اور بعض وہ ہیں جو واقع ہوئے دلالت کرنے کے لیے اوپر صدق آپ ﷺ کے کے بغیر مقدم ہونے مقابلے کے اور اس کا مجموع یقین کا فائدہ دیتا ہے ساتھ اس کے کہ بہت خوارق عادت حضرت ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے جیسا کہ یقین کیا جاتا ہے ساتھ سخاوت حاتم کے اور شجاعت علی رضی اللہ عنہ کے اگرچہ اس کے افراد ظنی ہیں وارد ہوئے ہیں مورد آحاد کے باوجود اس کے کہ حضرت ﷺ کے اکثر معجزات مشہور ہیں اور پھیل گئے ہیں روایت کیا ہے ان کو عدد کثیر اور جماعت غفیر نے اور فائدہ دیا ہے کثیر نے ان میں سے قطع کا نزدیک اہل علم بالآثار کے اور اہل عنایت کے ساتھ سیر اور اخبار کے اگرچہ نہیں

پہنچا نزدیک غیر ان کے اس رتبے کو واسطے عدم کوشش کے ساتھ اس کے بلکہ اگر کوئی دعویٰ کرنے والا دعویٰ کرے کہ ان میں اکثر وقائع مفید ہیں واسطے قطع کے ساتھ طریق نظر کے تو بعید نہیں اور وہ طریق نظر یہ ہے کہ نہیں شک ہے اس میں کہ حدیثوں کے راویوں نے ہر طبقے میں بیان کی ہیں یہ حدیثیں فی الجملہ اور نہیں محفوظ ہے کسی ایک صحابی سے اور نہ ان کے پیچھے والوں سے مخالفت راوی کی اس چیز میں کہ حکایت کی اس نے اور نہ انکار اوپر اس کے اس چیز میں کہ وہاں تھی پس ہوگا ساکت ان میں سے مانند ناطق کی اور بر تقدیر اس کے کہ پایا جائے ان کے بعض سے انکار یا طعن اس کے بعض راویوں پر تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ جہت توقف سے ہے بیچ صدق راوی کے یا تہمت اس کی سے ساتھ کذب کے یا توقف کے بیچ ضبط اس کے یا نسبت اس کی کے طرف خراب ہونے حافظہ کے یا جواز غلط کے اور نہیں پایا گیا اس کے کسی سے طعن مروی میں جیسا کہ پایا گیا ہے ان سے غیر اس فن میں احکام اور آداب اور حروف قرآن سے اور مانند اس کی سے اور تحقیق تقریر کی ہے قاضی عیاض نے اس کی جو میں نے پہلے بیان کی موجود ہونے افادے قطع کے سے بعض حدیثوں میں نزدیک بعض علماء کے سوائے بعض کے تقریر عمدہ اور مثال دی اس نے اس کی بایں طور کہ فقہاء مالک کے اصحاب سے متواتر ہو چکی ہے نزدیک ان کے نقل کہ مذہب مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کافی ہونا نیت کا ہے اول رمضان سے یعنی اگر کوئی ہر رمضان کے ابتداء میں فقط ایک بار ہی سارے روزوں کی نیت کر لے تو کافی ہو جاتی ہے ہر روزے کے واسطے ہر روز نیت کرنا ضروری نہیں برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ واجب ہے نیت کرنا ہر روزے کی ہر رات کو اور اسی طرح واجب ہے مسح کرنا سارے سر کا وضو میں نزدیک مالک رحمۃ اللہ علیہ کے برخلاف شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ بعض سر کا مسح کرنا بھی کفایت کرتا ہے اور یہ کہ مذہب ان دونوں کا واجب کرنا نیت کا ہے اول وضو میں اور شرط ہونا ولی کا نکاح میں برخلاف ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور ہم پاتے ہیں عدد کثیر کو اور جم غفیر کو فقہاء سے کہ نہیں پہچانتا ہے ان کے اس قول کو چہ جائیکہ وہ شخص جو فقہ میں نظر نہیں کرتا اور یہ امر ظاہر ہے اور نووی نے شرح صحیح مسلم کے مقدمے میں ذکر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور بیہقی نے مدخل میں کہا کہ ہزار کو پہنچے ہیں اور زاہدی نے حنفیہ میں سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہزار معجزہ ظاہر ہوا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تین ہزار معجزے ہیں اور کوشش کی ہے ساتھ جمع کرنے اس کے کے ایک جماعت نے اماموں سے مانند ابونعیم اور بیہقی وغیرہ کی اور یہ جو کہا کہ اسلام میں تو مراد یہ ہے کہ ابتداء پیغمبر ہونے سے اور لگاتار سوائے ان معجزوں کے جو اس سے پہلے واقع ہوئے ہیں اور جو معجزے کہ پیغمبر ہونے سے بلکہ پیدا ہونے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں جمع کیا ہے ان کو حاکم نے اکلیل میں اور ابوسعید نیساپوری نے کتاب شرف مصطفیٰ میں اور ابونعیم اور بیہقی نے دلائل نبوت میں اور عنقریب آئے گا اس سے اس کتاب میں بیچ قصے زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے بیچ نکلنے اس کے کے دین کے تلاش میں اور گزر چکا ہے اس سے قصہ ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اور میں نے پہلے بیان کیا ہے بیچ باب ناموس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے قصہ محمد بن عدی کا بیچ سبب نام رکھنے اس کے کے محمد اور مشہور اس سے قصہ بحیرہ راہب کا ہے اور وہ ابن اسحاق کی سیرہ میں ہے اور ابونعیم نے شعیب بن شعیب کے طریق سے روایت کی ہے کہ مرالظہر ان (ایک جگہ کا نام ہے) میں ایک درویش تھا اس کو عیص کہتے تھے پس ذکر کی ساری حدیث اور اس میں ہے کہ اس نے معلوم کروایا عبداللہ حضرت ﷺ کے باپ کو جس رات کو حضرت ﷺ پیدا ہوئے کہ یہ نبی ہیں اس امت کا اور ذکر کیں ان کے واسطے کئی چیزیں صفت ان کی سے اور طبرانی نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ امیہ بن ابی الصلت نے اس کو کہا کہ میں پاتا ہوں کتابوں میں صفت پیغمبر ﷺ کی جو اس شہر میں پیدا ہوں گے اور میں گمان کرتا تھا کہ وہ میں ہوں پھر مجھ کو ظاہر ہوا کہ وہ عبد مناف کی اولاد سے ہے کہا اس نے سو میں نے نظر کی تو نہ پایا میں نے ان میں وہ شخص کہ موصوف ہے ساتھ اخلاق اس کے سے مگر عتبہ بن ربیعہ کو لیکن وہ چالیس برس سے تجاوز کر گیا تھا اور اس کی طرف وحی نہیں ہوئی تو میں نے جانا کہ وہ کوئی اور ہے ابوسفیان نے کہا سو جب حضرت ﷺ پیغمبر ہوئے تو میں نے امیہ سے آپ ﷺ کا حال کہا تو اس نے کہا کہ خبردار ہو کہ بے شک وہ سچا ہے سو پیروی کر اس کی تو میں نے کہا کہ تجھ کو کیا چیز مانع ہے کہا شرم ثقیف کی قوم سے کہ میں ان کو خبر دیا کرتا تھا کہ وہ پیغمبر میں ہوں پھر میں تابع ہوں واسطے ایک جوان کے عبد مناف کی اولاد سے اور احمد وغیرہ نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے کہ مدینے میں ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا تو نکلا وہ ہم پر حضرت ﷺ کے پیغمبر ہونے سے پہلے کچھ زمانہ تو ذکر کیا اس نے قیامت کو اور بہشت اور دوزخ کو تو ہم نے اس کو کہا کہ اس کی کیا نشانی ہے تو اس نے کہا کہ پیدا ہونا ایک پیغمبر کا کہ ان شہروں سے اٹھایا جائے گا اور اشارہ کیا اس نے طرف مکے کی انہوں نے کہا کہ یہ کب واقع ہو گا تو اس نے اپنی آنکھ سے آسمان کی طرف دیکھا اور میں سب قوموں میں کم سن تھا سو کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر دراز ہوئی تو ان کو پائے گا سو رات اور دن نہ گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو پیغمبر کر کے بھیجا اور وہ یہودی زندہ تھا تو ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایمان لائے اور وہ کافر ہوا سرکشی اور حسد سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکے میں رہتا تھا سو جب وہ رات ہوئی جس میں حضرت ﷺ پیدا ہوئے تو اس نے کہا کہ اے گروہ قریش! کیا تم میں کوئی اس رات لڑکا پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو معلوم نہیں اس نے کہا کہ دیکھو کہ اس رات میں اس امت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان علامت ہے وہ رات دودھ نہ پئیں گے اس واسطے کہ ایک جن نے آپ ﷺ کے منہ پر ہاتھ رکھا ہے تو قریش پھرے اور پوچھا تو کسی نے ان سے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو یہودی ان کے ساتھ آپ ﷺ کی ماں کی طرف گیا تو آپ ﷺ کی ماں نے آپ ﷺ کو اس کے واسطے نکالا سو جب یہودی نے علامت دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہا کہ دور ہوئی پیغمبری بنی اسرائیل سے اے گروہ قریش کے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ غالب ہو گا ساتھ تمہارے غالب ہونا کہ اس کی خبر مشرق اور مغرب تک پہنچے گی میں کہتا ہوں اور واسطے ان قصوں کے کئی نظیریں ہیں جن کی شرح

دراز ہوتی ہے اور اس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہے حضرت ﷺ کی پیغمبری کی نشانیوں سے نزدیک پیدا ہونے آپ ﷺ کے کے اور بعد اس کے وہ ہے جو روایت کی ہے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اس نے روایت کی ہے اپنی ماں سے کہ وہ حضرت ﷺ کی ماں آمنہ کے پاس حاضر تھی سو جب آمنہ کو درد زہ شروع ہوا تو میں ستاروں کی طرف دیکھنے لگی کہ لٹک آئے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھ پر گر پڑے ہیں سو جب حضرت ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی ماں سے ایک نور نکلا کہ روشن کیا واسطے آپ ﷺ کے گھر کو اور اس کی شاہد حدیث عرباض بن ساریہ کی ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ میں بندہ اللہ کا اور خاتم النبیین ہوں اور البتہ آدم علیہ السلام پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور میں تم کو خبر دیتا ہوں اس سے کہ میں دعا ابراہیم علیہ السلام کی ہوں اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے میری اور خواب ماں میری کی کہ اس نے دیکھی اور اسی طرح پیغمبروں کی مائیں خواب دیکھتی ہیں اور حضرت ﷺ کی ماں نے جب آپ ﷺ کو جنا تو ایک نور دیکھا جس نے شام کے محل روشن کیے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان اور حاکم نے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ روشن ہوا واسطے اس کے بصریٰ شام کی زمین سے اور روایت کی ابن حبان اور حاکم نے بیچ قصے دودھ پینے حضرت ﷺ کے ابن اسحاق کے طریق سے ساتھ اسناد اس کی کے طرف حلیمہ سعدیہ کی حدیث ساتھ درازی اس کی کے اور اس میں علامات سے بہت ہونا دودھ کا ہے اس کی چھاتی میں اور ہونا دودھ کا اس کی اونٹنیوں میں بعد نہایت دبلا ہونے کے اور تیز چلنا گدھے اس کے کا اور بہت ہونا دودھ کا اس کی بکریوں میں بعد اس کے اور سرسبز ہونا زمین اس کی کا اور جلدی ہونا آپ ﷺ کی نشوونما کا اور چیرنا فرشتوں کا آپ ﷺ کے سینے کو اور یہ اخیر نشانی مسلم میں ہے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے تو حضرت ﷺ کو زمین پر لٹایا اور آپ ﷺ کا دل چیر کر اس سے ایک جمے ہوئے خون کا ٹکڑا نکالا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا ہے آپ ﷺ سے پھر اس کو زمزم کے پانی سے سونے کے طشت میں دھویا پھر اس کو التا کر کے اپنی جگہ میں رکھا، الحدیث اور ابن ہانی مخزومی سے روایت ہے اور اس کی عمر ڈیڑھ سو برس کی تھی اس نے کہا کہ جب وہ رات ہوئی جس میں آپ ﷺ پیدا ہوئے تو کسریٰ بادشاہ فارس کا دیوان خانہ ٹوٹ گیا اور اس کے بارہ کنگرے گر پڑے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس نہ بجھی تھی اور بحیرہ ساوہ زمین میں دھنس گیا اور دیکھا منذ یعنی گرنے اونٹ بدکنے والے کو کہ کھینچتا ہے گھوڑے عربی کو تحقیق قطع کیا اس نے دجلہ کو اور پھیل گیا اس کے شہروں میں سو جب صبح ہوئی تو کسریٰ اس واقع سے بہت گھبرایا اور اپنے ملک کے علماء سے اس کا حال پوچھا پس ذکر کیا سارا قصہ ساتھ طول کے روایت کیا اس کو ابن سکن وغیرہ نے معرفت صحابہ میں اور اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے پچاس حدیثیں نقل کی ہیں۔ (فتح)

۳۳۰۶ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

۳۳۰۶۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

زَرِيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَأَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَّنَامِهٖ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهٗ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ

حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو تمام رات چلے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی یعنی پچھلی رات ہوئی تو اترے پس سو گئے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوا تو سب سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جاگے اور دستور تھا کہ حضرت ﷺ کو کوئی نہ جگاتا یہاں تک کہ خود جاگتے سو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جاگے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس بیٹھے سو اللہ اکبر کہنے لگے اور اپنی آواز بلند کرنے لگے یہاں تک کہ حضرت ﷺ بیدار ہوئے پھر اترے اور ہم کو صبح کی نماز پڑھائی تو ایک مرد قوم سے علیحدہ ہوا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سو جب حضرت ﷺ نماز سے پھرے تو فرمایا کہ اے فلانے کس چیز نے تم کو روکا ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے اس نے کہا کہ مجھ کو جنابت پہنچی یعنی مجھ کو نہانے کی حاجت تھی تو حضرت ﷺ نے اس کو حکم کیا تیمم کرنے کا پاک مٹی سے پھر اس نے نماز پڑھی یعنی بعد تیمم کے اور حضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے پاس والے سواروں پر امیر کیا یعنی فرمایا کہ پانی تلاش کرو اور ہم کو سخت پیاس لگی تھی سو جس حالت میں کہ ہم چلے جاتے تھے تو ناگہاں ہم نے ایک عورت دیکھی جو اپنے پاؤں دو مشکیزوں کے درمیان لٹکائے تھی تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے اس نے کہا کہ اس جگہ پانی نہیں ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اس نے کہا کہ ایک دن رات کا تو ہم نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس چل اس نے کہا کہ رسول اللہ کیا ہے یعنی اس کلام کے کیا معنی ہیں سو ہم نے اس کو مجبور کیا یہاں تک کہ اس کو حضرت ﷺ کے پاس لائے تو اس نے حضرت ﷺ سے کلام کیا جیسا ہم سے کلام کیا تھا لیکن اس نے آپ ﷺ سے بیان کیا کہ میں

بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَّهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوْا.

صاحب یتیموں کی ہوں یعنی میرے لڑکے یتیم ہیں سو حکم کیا حضرت ﷺ نے ساتھ لانے دونوں مشکیزے اس کے تو مسح کیا آپ ﷺ نے دونوں مشکیزوں کے دھانوں پر سو ہم نے پانی پیا پیاس کی حالت میں اور ہم چالیس مرد تھے یہاں تک کہ ہم سیراب ہوئے پھر بھر لیا ہم نے ہر مشک اور چھاگل کو کہ ہمارے ساتھ تھی لیکن ہم نے اونٹوں کو پانی نہ پلایا اور وہ مشک جوش مارتی تھی پانی سے پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے سو جمع کیا گیا واسطے اس کے کھانا روٹی کے ٹکڑوں اور کھجوروں سے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ ملی میں ایسے شخص سے جو سب لوگوں میں زیادہ بڑا جادوگر ہے یا وہ پیغمبر ہے جیسا گمان کرتے ہیں سو ہدایت کی اللہ نے اس جماعت کو اس عورت کے سبب سو وہ عورت مسلمان ہوئی اور اس کی قوم بھی مسلمان ہوئی۔

فائدہ: اور معجزہ اس میں بہت ہونا پانی تھوڑے کا ہے ساتھ برکت حضرت ﷺ کے اور اس حدیث کی پوری شرح کتاب تیمم میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

٣٣٠٧ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَآءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَآءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

٣٣٠٧ ـ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپ ﷺ زورا میں تھے کہ نام ہے ایک جگہ کا مدینے میں تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی ابلنے لگا تو سب لوگوں نے وضو کیا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کتنے مرد تھے انہوں نے کہا کہ تین سو یا کچھ اوپر تین سو سے۔

٣٣٠٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ

٣٣٠٨ ـ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے

طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوْءُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ.

وضو کا پانی تلاش کیا سو اس کو نہ پایا پھر حضرت ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا یعنی ایک برتن میں تو حضرت ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور لوگوں کو حکم کیا اس سے وضو کرنے کا تو میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے تلے سے جوش مارتا ہے تو لوگ وضو کرنے لگے یہاں تک کہ وضو کیا ان کے پیچھے والوں نے۔

۳۳۰۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً يَّتَوَضَّؤُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ يَّسِيْرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُوْا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهٗ.

۳۳۰۹ـ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے بعض سفروں میں نکلے اور آپ ﷺ کے پاس چند اصحاب رضی اللہ عنہم تھے سو وہ چلے سیر کرتے سو نماز کا وقت ہوا سو انہوں نے پانی نہ پایا کہ وضو کریں تو قوم میں سے ایک مرد چلا اور ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لایا تو حضرت ﷺ نے اس کو لے کر وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں پیالے میں دراز کیں پھر فرمایا کہ اٹھو وضو کرو تو سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ پہنچے اپنی مراد کو وضو کو اور تھے ستر آدمی یا مانند اس کی۔

۳۳۱۰ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ

۳۳۱۰ـ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہوا تو کھڑا ہوا جس کا گھر مسجد کے قریب تھا وضو کرنے کو اور باقی رہی ایک جماعت تو حضرت ﷺ کے پاس پتھر کا پیالہ لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا تو حضرت ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِیْہِ مَآءٌ فَوَضَعَ کَفَّهٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ یَّبْسُطَ فِیْہِ کَفَّهٗ فَضَمَّ أَصَابِعَهٗ فَوَضَعَهَا فِی الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ جَمِیْعًا قُلْتُ کَمْ کَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

سو چھوٹا ہوا پیالہ اس سے کہ کشادہ کریں حضرت ﷺ اس میں اپنا ہاتھ یعنی اس میں حضرت ﷺ کا ہاتھ کشادہ نہ ہو سکا پھر حضرت ﷺ نے اپنی انگلیوں کو جوڑ کر پیالے میں رکھا تو سب لوگوں نے وضو کیا میں نے کہا کتنے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اسی مرد تھے۔

فائدہ: روایت کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث چار طریقوں سے قتادہ رضی اللہ عنہ اور اسحاق اور حسن اور حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور بعض کے نزدیک وہ چیز ہے جو بعض کے نزدیک نہیں اور مجھ کو مجموع روایتوں سے ظاہر ہوا کہ یہ دو قصے ہیں دو جگہوں میں واقع ہوئے ہیں واسطے تغائر کے حاضرین کی گنتی میں اور یہ مغائرت ظاہر ہے ان میں تطبیق بعید ہے اور اسی طرح تعیین مکان کی جس میں یہ واقع ہوا اس واسطے کہ ظاہر حسن کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقع سفر میں تھا برخلاف روایت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پس تحقیق وہ ظاہر ہے اس میں کہ وہ واقع مدینے میں تھا اور آئے گا بیچ حدیث غیر انس رضی اللہ عنہ کے کہ تھا یہ واقع اور جگہوں میں عیاض نے کہا کہ روایت کیا ہے اس قصے کو ثقات سے عدد کثیر نے جم غفیر سے تمام خلقت سے اس حال میں کہ متصل ہے یہ روایت ساتھ اصحاب رضی اللہ عنہم کے اور تھا یہ معاملہ بیچ جگہوں جمع ہونے کثیر کے ان میں سے محفلوں میں اور جگہ جمع ہونے لشکروں کے اور نہیں وارد ہوا انکار کسی ایک سے ان میں سے اس کے راوی پر پس یہ قسم ملحق ہے ساتھ قطعی معجزوں آپ ﷺ کے کے اور قرطبی نے کہا کہ نہیں سنا گیا مثل اس معجزے کی ہمارے پیغمبر کے غیر سے اور حدیث جوش مارنے پانی کی مروی ہے صحیحین وغیرہ میں انس رضی اللہ عنہ سے اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن ابی لیلیٰ سے پس عدد ان اصحاب رضی اللہ عنہم کا اس قدر نہیں جیسا کہ عیاض کے کلام سے سمجھا جاتا ہے اور لیکن بہت ہونا پانی کا حضرت ﷺ کے ہاتھ لگانے سے یا اس میں تھوکنے سے یا اس میں کوئی چیز رکھنے سے مانند تیر کی پس وارد ہوا ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن زیاد سے پس ان دونوں عددوں کو جمع کیا جائے تو پہنچتا ہے کثرت مذکور کو یا قریب اس کے اور لیکن جن لوگوں نے اس کو دوسرے قرن والوں سے یعنی تابعین سے روایت کیا ہے پس وہ عدد میں بہت ہیں اگرچہ نصف طریق اس کے افراد ہیں اور حاصل کلام یہ ہے کہ سمجھا جاتا ہے اس سے رد ابن بطال پر اس واسطے کہ اس نے کہا کہ نہیں مروی ہے یہ حدیث مگر انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے اور یہ پکڑنا ہے اس پر ساتھ قلت اطلاع اور یاد رکھنے حدیثوں اس کتاب کی اور قرطبی نے کہا کہ نہیں سنا گیا مثل اس معجزے کے حضرت ﷺ کے غیر سے جس جگہ کہ جوش مارا پانی نے آپ ﷺ کی ہڈیوں اور گوشت سے اور خون سے اور مزنی سے منقول ہے کہ جوش مارنا پانی کا

آپ ﷺ کی انگلیوں سے ابلغ ہے معجزے میں جوش مارنے پانی کے سے پتھر سے جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو عصا مارا پس جاری ہوا اس سے پانی اس واسطے کہ نکلنا پانی کا پتھر سے معلوم ہے برخلاف نکلنے پانی کے گوشت اور خون کے درمیان سے اور ظاہر کلام اس کی سے معلوم ہوتا ہے کہ جوش مارا پانی نے نفس گوشت سے جو انگلیوں کے درمیان ہے اور اس سے واضح تر وہ حدیث ہے جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا تو حضرت ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو جوش مارا پانی نے حضرت ﷺ کی انگلیوں سے مانند عصا موسیٰ علیہ السلام کی پس تحقیق جاری ہوا پانی نفس عصا سے اس واسطے کہ تمسک اس کا واسطے اس کے تقاضا کرتا ہے کہ پانی حضرت ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا اور احتمال ہے کہ ہو مراد کہ تحقیق پانی تھا جوش مارتا آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے بہ نسبت رؤیت دیکھنے والے کے یعنی بظاہر دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلتا ہے اور وہ نفس الامر میں واسطے برکت کے تھا جو حاصل ہوئی تھی اس میں جوش مارتا تھا اور بہت ہوتا تھا اور حضرت ﷺ کا ہاتھ پانی میں تھا سو دیکھنے والا خیال کرتا تھا کہ پانی حضرت ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہے اور پہلی وجہ ابلغ ہے معجزے میں اور نہیں حدیثوں میں وہ چیز جو اس کو رد کرے اور وہ اولیٰ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ ہی آپ ﷺ کے پاس پانی لائے تھے اور یہ کہ حاضر کیا انس رضی اللہ عنہ نے اس پانی کو حضرت ﷺ کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے اور یہ کہ پھیر دیا اس کو حضرت ﷺ نے بعد فارغ ہونے ان کے کے طرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس میں مقدار ہے اس پانی کی کہ اس میں پہلے تھا اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت ﷺ قبا کی طرف نکلے تو ان کے کسی گھر سے ایک چھوٹا پیالہ لایا گیا اور جابر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ واقع سفر میں ہوا پس احمد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور حاضر ہوا وقت نماز کا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا لوگوں میں وضو کا پانی ہے تو ایک مرد اپنا باقی پانی ایک پیالے میں لایا تو اس نے اس کو ایک پیالے میں ڈالا تو حضرت ﷺ نے وضو کیا پھر لوگ باقی پانی پر آئے اور کہا کہ مسح کرو مسح کرو تو حضرت ﷺ نے ان کو سنا تو فرمایا کہ ٹھہر جاؤ تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ پیالے میں مارا پانی کے درمیان پھر فرمایا کہ کامل وضو کرو سو جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جو میری آنکھ لے گیا البتہ میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلتا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کیا اور کہا کہ ہم دو سو سے اوپر تھے اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ اور مروی ہے حدیث طویل میں اس میں ہے کہ جو پانی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تھا فقط ایک قطرہ تھا چمڑے کے ایک برتن میں اگر اس کو گراتا تو البتہ اس کو خشک برتن پی جاتا اور یہ کہ نہ پایا گیا لشکر میں پانی سوائے اس قطرے کے تو حضرت ﷺ نے اس کو لیا اور کلام کیا اور اپنے ہاتھ سے چھوا پھر فرمایا کہ پکار دو لشکر میں کہ اپنے برتن لائیں تو برتن لائے گئے تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ٹب میں رکھا اور اس کو کشادہ کیا پھر اپنی انگلیوں کو دراز کیا اور اس قطرے کو ٹب کے اور فرمایا

کہ لے اے جابر رضی اللہ عنہ پس ڈال مجھ پر اور کہہ بسم اللہ تو میں نے ویسے کیا پھر میں نے پانی کو دیکھا اور آپ ﷺ کی انگلیوں سے جوش مارتا تھا پھر جوش مارا ٹب نے اور کھولا یہاں تک کہ بھر گیا پھر لوگ آئے اور پانی پینے لگے یہاں تک کہ سیراب ہوئے پھر حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ٹب سے اٹھایا اور پانی سے پُر تھا اور یہ قصہ بلیغ تر ہے پہلے سب قصوں سے واسطے شامل ہونے اس کے کے اوپر کم ہونے پانی کے اور بہتایت پانی پہلے والوں کی اور مراد اس حدیث سے جوش مارنا پانی کا ہے حضرت ﷺ کی انگلیوں سے۔ (فتح)

۳۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۳۳۱۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور حضرت ﷺ کے آگے ایک چھاگل تھی تو آپ ﷺ نے وضو کیا تو لوگوں نے پانی کے واسطے حضرت ﷺ کی طرف جلدی کی حضرت ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں اور پانی پینے کا مگر وہ پانی کہ آپ ﷺ کے آگے ہے تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھا تو پانی آپ ﷺ کی انگلیوں سے جوش مارنے لگا مانند چشموں کے سو ہم نے پیا اور وضو کیا میں نے کہا تم کتنے آدمی تھے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو البتہ ہم کو کفایت کرتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

فائدہ: مراد اس حدیث میں بھی جوش مارنا پانی کا ہے۔

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ

۳۳۱۲۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنواں تھا (جو مکے سے دس بارہ کوس پر ہے) تو ہم نے اس کا پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ نہ چھوڑا تو حضرت ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھے اور پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں ڈالی پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے پھر ہم نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہوئے اور ہماری سواری کے جانور بھی سیراب ہوئے یا وہاں سے پلٹے۔

فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح جنگ حدیبیہ میں آئے گی اور ان کی وجہ تطبیق بھی وہی آئے گی مراد اس حدیث میں بہت ہونا پانی حدیبیہ کا ہے۔

۳۳۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ

۳۳۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ البتہ میں نے سنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نرم پہچانتا ہوں اس میں بھوک کو سو کہا کہ تیرے پاس کچھ چیز ہے انہوں نے کہا کہ ہاں تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی پھر روٹیوں کو اس کے کنارے میں لپیٹا پھر اس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپایا اور اس کے ایک کنارے کو مجھ پر لپیٹا یعنی اس کا ایک کنارہ میرے سر پر لپیٹا اور ایک بغلوں پر پھر مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں ان روٹیوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ تھے سو میں ان پر کھڑا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ کیا تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا دے کر میں نے کہا ہاں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ اٹھو تو وہ چلے اور میں ان کے آگے چلا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو خبر دی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ آئے اور نہیں ہے ہمارے پاس جو ان کو کھلا دیں تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو چلے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر آگے بڑھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَّا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

آپ ﷺ کے ساتھ تھے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا جو تیرے پاس ہے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لائیں پھر حضرت ﷺ نے حکم کیا ان کو توڑنے کا سو وہ توڑی گئیں اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک کپی نچوڑی یعنی گھی کی سو اس کو روٹیوں کا شوربہ بنایا پھر کہا حضرت ﷺ نے اس میں جو کچھ اللہ نے چاہا کہ کہیں یعنی اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ اذن دے دس کو یعنی بلا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی سو ان دس نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہوئے پھر باہر نکلے پھر فرمایا کہ اجازت دے اور دس کو تو انہوں نے ان کو اجازت دی تو انہوں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہوئے پھر باہر نکلے پھر فرمایا اجازت دو دس کو تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی پھر انھوں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہو کر باہر نکلے پھر فرمایا اجازت دے دس کو تو سب لوگوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہوئے اور سب قوم ستر یا اسی مرد تھے۔

فائدہ: اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے جس کو حضرت ﷺ نے نماز کے واسطے تیار کیا ہوا تھا جب کہ جنگ خندق میں کفار نے مدینے کو گھیرا اور اس حدیث میں عمل کرنا ہے قرینوں پر اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت ﷺ بھوکے ہیں تو وہ مزدوری کر کے ایک صاع جو لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کو پیس کر روٹیاں پکائیں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مد جو تھے اور ان میں مخالفت نہیں اس واسطے کہ اصل میں جو ایک صاع تھے تو انہوں نے ان میں سے کچھ اپنی عیال کے واسطے پکایا اور کچھ حضرت ﷺ کے واسطے اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد ہو اور دلالت کرتی ہے تعدد پر وہ چیز کہ درمیان چوری اور روٹی لپیٹی ہوئی گھی کی چپڑی ہوئی کے ہے مغائرت سے اور تحقیق واقع ہوا ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واسطے اس چیز میں کہ اس کو حضرت ﷺ کے واسطے تیار کیا جب کہ حضرت ﷺ نے زینب سے نکاح کیا قریب اس قصے کے بہت ہونے کھانے کے سے اور کھلانے دس دس آدمی کے سے کما سیلتی فی الولیمۃ اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں تو ظاہر اس کا یہ ہے

کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کو اپنے گھر کی طرف بلانا چاہا تھا اور اول کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نے انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آپ ﷺ کی طرف روٹی بھیجی اور تطبیق دونوں کلام کے درمیان یہ ہے کہ ان کی مراد روٹی بھیجنے سے یہ ہے کہ حضرت ﷺ اس سے روٹی لے کر کھالیں پھر جب انس رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور آپ ﷺ کے پاس بہت لوگ دیکھے تو ان کو شرم آئی اور ان کو مناسب معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کو اپنے گھر میں تنہا بلا لے جائیں تا کہ ان کا مقصود حاصل ہو کہ وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ کو سمجھا دیا ہو کہ اگر آپ ﷺ کے پاس بہت لوگ ہوں تو حضرت ﷺ کو تنہا گھر بلا لانا اس خوف سے کہ تھوڑا کھانا ان کو کفایت نہ کرے گا اور اس واقعہ کی اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کو اپنے گھر میں بلانا چاہا تھا اور یہ جو کہا کہ اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں تو گویا کہ انہوں نے پہچان لیا کہ حضرت ﷺ نے یہ کام عمداً کیا ہے تا کہ ظاہر ہو کرامت بیچ بہت ہونے کھانے کے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر دانائی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے اور راجح ہونے عقل اس کے کے اور ایک روایت میں ہے کہ آٹھ آٹھ آدمی نے داخل ہو کر کھایا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ کئی بار واقع ہوا ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے شہادت کی انگلی گھی پر لگا کر روٹی پر ملی تو روٹی پھولنے لگی پھر فرمایا بسم اللہ پس ہمیشہ رہے اسی طرح کرتے اور روٹی پھولتی جاتی یہاں تک کہ کٹورا بھر گیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ الٰہی اس میں بہت برکت کر پس معلوم ہوا کہ یہی مراد ساتھ قول اس کے قال فیھا ماشاء اللہ ان یقول اور ایک روایت میں ہے کہ پھر سب کے بعد حضرت ﷺ نے اور سب گھر والوں نے کھایا اور کچھ باقی رہا پھر حضرت ﷺ نے باقی کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا کی پس ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور اس حدیث کے کچھ فائدے کتاب الصلوۃ میں گزر چکے ہیں۔

تکملہ: کسی نے مجھ سے پوچھا کہ دس دس آدمی کے کھلانے میں کیا حکمت ہے سب کو یکبارگی اکٹھے کیوں نہ کھلایا تو میں نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت ﷺ نے معلوم کیا ہوگا کہ کھانا تھوڑا ہے اور وہ ایک رکاب میں ہے پس نہیں ممکن تھا کہ اس قدر بہت آدمی اس کے گرد حلقہ باندھ سکیں تو پھر سائل نے کہا کہ کیوں نہ داخل ہوئے کل اور جو حلقے میں نہ آسکتا اس کو جدا کیا جاتا پس تھا یہ ابلغ بیچ مشترک ہونے تمام کے اطلاع میں معجزے پر برخلاف تفریق کے پس تحقیق راہ پاتا ہے اس میں احتمال بار بار رکھنے طعام کا واسطے چھوٹے ہونے رکاب کے تو میں نے کہا کہ احتمال ہے کہ گھر تنگ ہو (فتح) اور مراد اس حدیث میں بہت ہونے کھانے تھوڑے کا ہے۔

۳۳۱۴ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

۳۳۱۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم معجزوں اور کرامتوں کو برکت گنتے تھے اور تم اے لوگو! گنتے ہو ان کو سبب ڈرانے کا ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو

اللهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

پانی کم ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈو بچا پانی یعنی کسی برتن میں کہ اس میں کچھ پانی باقی ہو تو اصحاب رضی اللہ عنہم ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا تو حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر فرمایا کہ جلد چلو اوپر پانی پاک کرنے والے بابرکت کے اور زیادتی اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ میں نے پانی کو دیکھا کہ حضرت ﷺ کی انگلیوں سے نکلتا ہے اور البتہ ہم سنتے تھے کھانے کا سبحان اللہ کہنا اور حالانکہ کھانا کھایا جاتا تھا۔

فائدہ: جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ انکار کیا اس نے اوپر ان کے اس کا کہ وہ تمام خوارق عادت کو سبب ڈرانے کا گنتے تھے تو نہیں ہے تمام خارق عادت برکت پس تحقیق چاہتی ہے گننے بعض ان کی کو برکت اللہ کی طرف سے مانند سیر ہونے خلقت بہت کے کھانے تھوڑے سے اور بعض ان کے کو سبب ڈرانے کا اللہ کی طرف سے مانند گرہن سورج اور چاند کے جیسا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے ڈراتا ہے اللہ ان کے سبب سے اپنے بندوں کو اور شاید جن لوگوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے خطاب کیا تھا انہوں نے تمسک کیا تھا ساتھ ظاہر اس آیت کے ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا﴾ یعنی نہیں بھیجتے ہم نشانیاں مگر واسطے ڈرانے کے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے زمین میں دھنس جانا سنا پس کہا کہ تھے ہم اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت ﷺ کے گنتے نشانیوں کو برکت اور بیہقی نے کہا کہ یہ معاملہ حدیبیہ میں واقع ہوا ہے اور اس کی بعض طریقوں میں ابو نعیم کے نزدیک یہ ہے کہ یہ واقع جنگ خیبر کا ہے اور یہی وجہ اولی ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر مکرر ہونے واقعہ اس کے کے سفر میں اور حضر میں اور یہ جو کہا کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے تو یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ ایجاب اللہ کی طرف سے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں دراز کیا تو آپ ﷺ کے ہاتھ کے تلے نہر جاری ہوئی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے پینا شروع کیا اور حکمت بیچ ڈھونڈنے ان جگہوں میں بچے پانی کو یہ ہے تاکہ نہ گمان کیا جائے کہ حضرت ﷺ پیدا کرنے والے ہیں واسطے پانی کے اور احتمال ہے کہ وہ اشارہ طرف اس کی کہ اللہ نے جاری کی ہے عادت دنیا میں غالبا ساتھ پیدا ہونے اور جننے کے ایک دوسرے سے اور یہ کہ بعض چیزوں میں ایک دوسرے سے پیدا ہونا واقع ہوتا ہے اور بعض چیزوں میں نہیں ہوتا اور منجملہ اس کے سے وہ چیز ہے جس کو ہم مشاہدہ کرتے ہیں جوش مارنے بعض پتلی چیزوں کے سے جب ڈھانک کر رکھی جائیں اور کچھ زمانہ

چھوڑی جائیں اور نہیں جاری ہوئی ہے یہ عادت خالص پانی میں پس ہوگا معجزہ ساتھ اس کے نہایت ظاہر اور یہ جو کہا کہ ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اور وہ کھایا جاتا تھا یعنی حضرت ﷺ کے زمانے میں غالباً اور ایک روایت میں ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اور واسطے اس کے شاہد ہے جو بیہقی نے روایت کی ہے کہ جس حالت میں کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ دونوں کھانا کھاتے تھے ایک رکاب میں کہ ناگہاں تسبیح کہی رکاب نے اور کھانے نے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ بیمار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس ایک طشت لائے جس میں انگور اور چھوہارے تھے تو حضرت ﷺ نے اس سے کھایا تو اس نے تسبیح کہی میں کہتا ہوں کہ تحقیق مشہور ہوا سبحان اللہ کہنا پتھروں کا پس ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ساتھ کنکریاں لیں تو انہوں نے حضرت ﷺ کے ہاتھ میں سبحان اللہ کہی یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز سنی پھر ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو انہوں نے تسبیح کہی پھر ان کو عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو بھی انہوں نے تسبیح کہی اور پھر ان کو عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو پھر بھی انہوں نے تسبیح کہی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سب حاضرین نے ان کی تسبیح سنی اور پھر ان کو ہمارے ہاتھوں میں رکھا تو پھر نہ تسبیح کہی انہوں نے ساتھ کسی کے ہم میں سے ابن حاجب نے ذکر کیا ہے بعض شیعہ سے کہ پھٹ جانا چاند کا اور سبحان اللہ کہنا پتھروں کا اور آواز کرنا لکڑی کا اور سلام کرنا ہرن کا بطریق احاد منقول ہے باوجود زیادہ ہونے اسباب کے اوپر نقل کرنے اس کے کے اور باوجود اس کے کسی نے راویوں کی تکذیب نہیں کی اور جواب دیا ہے اس نے کہ بے پرواہی کی گئی ہے نقل کرنے ان کے سے بطور تواتر کے ساتھ قرآن کے اور جواب دیا ہے اس کے غیر نے کہ یہ بطریق احاد کے منقول نہیں یعنی بلکہ بطریق تواتر کے منقول ہیں اور بر تقدیر تسلیم کے پس مجموع اس کا فائدہ دیتا ہے یقین کا جیسا کہ اس فصل کے اول میں گزر چکا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ سب معجزے مشہور ہیں نزدیک لوگوں کے اور روایت کی حیثیت سے پس نہیں ایک برابر پس تحقیق آواز کرنا لکڑی کا اور پھٹ جانا چاند کا دونوں بطور استفاضہ کے منقول ہیں جو مفید ہے یقین کو نزدیک اس شخص کے جو مطلع ہے اس حدیث کے طریقوں پر حدیث کے اماموں سے سوائے غیر ان کے کے جس کو اس فن سے تجربہ نہیں اور اوپر سبحان اللہ کہنا پتھروں کا سو نہیں ہے واسطے اس کے مگر یہ ایک طریق باوجود ضعیف ہونے اس کے اور لیکن سلام کرنا ہرن کا پس نہیں پاتا میں واسطے اس کے سند نہ قوی وجہ سے اور نہ ضعیف وجہ سے واللہ اعلم (فتح) اور مراد اس میں جوش مارنا پانی کا اور تسبیح کہنا کھانے کا ہے۔

٣٣١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ

٣٣١٥۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک میرا باپ فوت ہوا یعنی شہید ہوا اور اس پر قرض تھا سو میں حضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے باپ نے اپنے اوپر قرض

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِیْ تَرَكَ عَلَیْهِ دَیْنًا وَّلَیْسَ عِنْدِیْ إِلَّا مَا یُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا یَبْلُغُ مَا یُخْرِجُ سِنِیْنَ مَا عَلَیْهِ فَانْطَلِقْ مَعِیَ لِكَیْ لَا یُفْحِشَ عَلَیَّ الْغُرَمَآءُ فَمَشٰی حَوْلَ بَیْدَرٍ مِّنْ بَیَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ فَقَالَ انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ وَبَقِیَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

چھوڑا ہے اور نہیں میرے پاس کچھ یعنی انہوں نے کچھ مال نہیں چھوڑا مگر جو خرما کہ حاصل ہوتا ہے اس کے باغ سے اور نہیں پہنچتا حاصل کئی برس کا اس کے قرض کو یعنی باغ کے خرما سے کئی برس سے بھی ان کا قرض ادا نہیں ہوسکے گا سو آپ ﷺ میرے ساتھ چلیں تا کہ قرض خواہ مجھ کو فحش نہ کہیں سو حضرت ﷺ چلے اور کھجوروں کے ایک ڈھیر کے گرد گھومے پھر اس میں برکت کی دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے گرد گھومے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نکالو کھجوروں کو ڈھیروں سے سو قرض خواہوں کو ان کا قرض پورا دیا اور جتنا ان کو دیا اتنا باقی رہا۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کے باپ جنگ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنے اوپر قرض چھوڑا اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر ایک یہودی کی تیس وسق کھجوریں تھیں تو جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت چاہی اس نے نہ مانا پھر جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے سفارش کروائی تو بھی اس نے نہ مانا اور ایک روایت میں ہے کہ قرض خواہوں نے تقاضے میں سختی کی تو میں نے حضرت ﷺ سے سفارش کروائی کہ جتنا خرما میرے باغ میں ہے وہ لے لیں اور میرے باپ کو معاف کریں انہوں نے نہ مانا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور ہر قسم کے کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کرو عجوہ کو علیحدہ اور عذق زید کو علیحدہ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر فرمایا کہ ان کو تول تول کر دینا شروع کرو تو میں نے ان کو تول تول کر دینا شروع کیا یہاں تک کہ ان کو قرض پورا دیا بعد اس کے کہ حضرت ﷺ پلٹ آئے اور ایک روایت میں ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد وہ سب ڈھیر اسی طرح تھا کچھ اس میں کمی نہ ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ کچھ کھجوریں ہمارے واسطے باقی بچیں اور ایک روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو تیس وسق پورے دیئے اور سترہ وسق بچ رہے اور تطبیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے تعدد قرض خواہوں پر یعنی قرض خواہ کئی تھے پس گویا کہ اصل قرض اس سے ایک یہودی کے واسطے تیس وسق تھے ایک قسم کھجور سے پس پورا دیا اس کو اور باقی رہے اس ڈھیر سے سترہ وسق اور کچھ قرض اس سے واسطے اور یہودیوں کے اور قسموں کھجوروں کی سے پس پورا دیا ان کو اور بچ رہا مجموع سے اور اس قدر جتنا باقی تھا اور واقع ہوئی ہے ایک روایت میں وہ چیز جو اس کے مخالف ہے اور وہ یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ﷺ کو بلایا سو جب قرض خواہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو اغرا کیا ساتھ میرے اس گھڑی یعنی بے شک انہوں نے سختی کی اس پر تقاضے میں واسطے عداوت ان کی کے حضرت ﷺ سے سو جب حضرت ﷺ نے ان کا حال دیکھا تو ایک بڑے ڈھیر

کے گرد گھومے تین بار پھر اس پر بیٹھے پھر فرمایا کہ قرض خواہوں کو بلاؤ سو ہمیشہ رہے ان کو تول تول کر دیتے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کی امانت ادا کی اور میں راضی تھا کہ اللہ نے میرے باپ کی امانت ادا کی اور نہ پھیر لے جاؤں میں ایک کھجور اپنی بہنوں کی طرف تو سلامت رکھا اللہ نے سب ڈھیر کو یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر حضرت ﷺ بیٹھے تھے اس سے ایک کھجور کم نہیں ہوئی اور وجہ مخالفت کی یہ ہے کہ ظاہر اس کا یہ ہے کہ سب تولنا اس کا حضرت ﷺ کے سامنے تھا اور البتہ اس میں کچھ کمی نہ ہوئی اور جو پہلے گزرا اس کا ظاہر یہ ہے کہ تولنا حضرت ﷺ کے پھر آنے کے بعد تھا کہ کچھ کھجوریں کم ہو گئیں تھیں اور تطبیق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ شروع تولنا حضرت ﷺ کے روبرو ہوا تھا اور اس کا تمام حضرت ﷺ کے بعد تھا یعنی کچھ کھجوریں حضرت ﷺ کے سامنے تول کر قرض خواہوں کا قرض ادا کیا گیا اور بعض قرض خواہوں کو حضرت ﷺ کے پھر جانے کے بعد تول کر دی گئیں سو جس ڈھیر سے حضرت ﷺ کے سامنے تول کر پورا دیا گیا اس میں کچھ کمی نہ ہوئی اور جس ڈھیر سے حضرت ﷺ کے پلٹنے کے بعد قرض خواہوں کو دیا گیا اس میں کمی ہوئی لیکن اس میں بھی برکت کی نشانی باقی رہی اسی واسطے ایک ڈھیر سے تیس وسق کھجوریں دیں اور سترہ وسق باقی رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت ﷺ کو خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس کی خبر دو خطاب کے بیٹے کو بعض کہتے ہیں کہ یہ اس واسطے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کے قرض کے ادا ہونے کی بڑی فکر تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر تھے جب کہ حضرت ﷺ کھجوروں میں چلے اور ثابت ہوئی یہ بات کہ جو کھجوریں باغ میں ہیں ان سے کل قرض ادا نہیں ہو سکے گا پس ارادہ کیا حضرت ﷺ نے کہ ان کو یہ بات معلوم کروائیں اس واسطے کہ وہ حاضر تھے ابتداء امر میں بخلاف اس کے جو حاضر نہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں نے معلوم کیا تھا جب کہ حضرت ﷺ کھجوروں کے درمیان چلے کہ بے شک اللہ اس میں برکت کرے گا اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں جائز ہے مہلت مانگنی قرض میں جس کا ادا کرنا فی الحال لازم ہو اور جواز ہے مہلت دینا قرض خواہ کا واسطے مصلحت مال کے جس سے اس کا قرض پورا ادا ہو اور اس میں چلنا امام کا ہے اپنی رعیت کی حاجتوں میں اور سفارش کرنی اس کی نزدیک بعض کے بیچ حق بعض کے اور اس میں نشانی ظاہر ہے نبوت کی نشانیوں سے واسطے بہت ہونے تھوڑی چیز کے یہاں تک کہ حاصل ہو ساتھ اس کے پورا ادا کرنا کثیر کا اور اس سے بچ رہا۔ (فتح)

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا

۳۳۱۶۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور حضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمی کا کھانا ہو تو چاہیے کہ وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لے جائے اور جس کے

فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّأَبُوْ بَكْرٍ ثَلَاثَةً قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِيْ وَأُمِّيْ وَلَا أَدْرِيْ هَلْ قَالَ امْرَأَتِيْ وَخَادِمِيْ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ ثُمَّ

پاس چار آدمی کا کھانا ہو تو چاہیے کہ وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے یا جیسے فرمایا راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے پانچ فرمایا یا اس کے بدلے یا کچھ اور۔ اور یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین آدمی لائے یعنی اور ان کو اپنے گھر میں پہنچایا اور گھر والوں کو کہا کہ ان کو کھانا کھلا دینا اور میں حضرت ﷺ کے پاس جاتا تھا اور حضرت ﷺ دس آدمی لے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین آدمی کو لیا (یعنی پس یہ کلام مکرر نہیں اس واسطے کہ یہ بیان ہے واسطے ابتداء اس چیز کے کہ ان کے حصے میں آئی اور اول کلام بیان ہے ان کا جن کو اپنے گھر کی طرف لے گئے) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پس شان یہ ہے کہ میں اور میرا باپ اور میری ماں گھر پر تھے راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا اور میری عورت اور میرا خادم جو ہمارے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں مشترک تھا (یعنی ان دونوں کو بھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے گنا ہے یا نہیں) اور یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا حضرت ﷺ کے پاس کھایا پھر ٹھہرے رہے پاس حضرت ﷺ کے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر نماز کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پھرے حضرت ﷺ کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے بھی رات کا کھانا کھایا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ رات گئے گھر میں آئے تو ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ کس چیز نے تم کو روکا اپنے مہمانوں سے یا کہا مہمان سے یعنی تم نے دیر کیوں کی کہ مہمانوں نے تمہاری انتظار کی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا کہا کہ انہوں نے انکار کیا کھانے سے تمہارے آنے تک گھر والوں نے کھانا ان کو پیش کیا تھا سو مہمان ان پر غالب آئے سو میں جا کر چھپ گیا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ڈر سے

أَكَلَ مِنهَا لُقمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَصبَحَت عِندَهُ وَكَانَ بَينَنَا وَبَينَ قَومٍ عَهدٌ فَمَضَى الأَجَلُ فَتَفَرَّقنَا اثنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنهُم أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعلَمُ كَم مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُم قَالَ أَكَلُوا مِنهَا أَجمَعُونَ أَو كَمَا قَالَ وَغَيرُهُ يَقُولُ فَعَرَفنَا مِنَ العِرَافَةِ.

سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بیوقوف جاہل پس دعا کی ناک کٹنے کی اور گالی دی اور کہا کہ کھاؤ قسم ہے اللہ کی میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم کوئی لقمہ نہ اٹھاتے تھے مگر کہ لقمے کے نیچے سے کھانا بڑھ جاتا تھا یعنی جس جگہ سے نوالہ اٹھایا جاتا تھا زیادہ اس نوالے سے یہاں تک سیر ہوئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہوگیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ناگہاں وہ ایک چیز تھی یعنی بقدر اس کے کہ پہلے تھا یا اس سے زیادہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا کھانے کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا کہ قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھ کی کہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کھانا کہ پیالے میں ہے اب پہلے سے سہ چند زیادہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے سے کھایا اور کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قسم ہے شیطان کے وسوسے سے تھی پھر اس سے ایک لقمہ کھایا پھر اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھایا تو وہ کھانا صبح تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا اور ہمارے مسلمانوں اور ایک قوم کے درمیان عہد تھا سو مدت صلح کی گزر گئی تو ہم نے ان سے لڑنے کے واسطے لشکر تیار کیا تو ہم نے بارہ آدمی چوہدری بنائے یعنی بارہ گروہ بنائے ہر ایک کے ساتھ اس میں سے کئی آدمی تھے اللہ جانتا ہے کہ ہر چوہدری کے ساتھ کتنے کتنے آدمی تھے لیکن یہ تحقیق ہے کہ ہر گروہ کے ساتھ ایک چوہدری بھیجا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب لوگوں نے اس سے کھایا یا جیسے کہا۔

فائدہ: یعنی راوی کو شک ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یہ لفظ کہا یا اس کے بدلے کوئی اور کہا اور مراد اس حدیث سے بہت ہونا کھانے تھوڑے کا ہے اور صفہ ایک دالان تھا مسجد نبوی کے اخیر میں تیار کیا گیا تھا واسطے اترنے مسافروں کے جن کا نہ کوئی گھر تھا اور نہ کوئی گھر والے اور کبھی بہت ہو جاتے تھے اور کبھی کم ہو جاتے تھے باعتبار اس کے کہ نکاح کرتا ان میں

سے یا فوت ہو جاتا یا سفر کرتا اور وہ سو سے زیادہ تھے اور یہ جو کہا کہ جس کے پاس چار آدمی کا کھانا ہو تو چاہیے کہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے تو مراد یہ ہے کہ پانچویں کو لے جائے اگر نہ ہو اس کے پاس کھانا زیادہ اس سے اور اگر اس کے پاس اس سے زیادہ کھانا ہو تو چاہیے کہ لے جائے چھٹے کو ساتھ پانچویں کے اور حکمت صرف ایک ایک آدمی کے زیادہ کرنے میں یہ ہے کہ ان کی گزران اور معاش اس وقت فراخ نہ تھی بلکہ تنگ تھی سو جس کے پاس مثلاً گھر کے تین آدمی ہوں نہ مشکل ہوگا کھانا چوتھے کا اپنی قوت سے اور اسی طرح حال ہے چار کا اور جو اس سے زیادہ ہے برخلاف اس کے کہ اگر زیادہ کیے جائیں مہمان بقدر گنتی عیال کے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حاصل ہوتا ہے اکتفاء بیچ اس وقت فراخ ہونے حال کے اور کشادہ ہونے معاش کے اور یہ جو کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمی لائے تو یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس چار آدمی کا کھانا تھا اور باوجود انہوں نے لیا پانچواں اور چھٹا اور ساتواں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ایک زیادہ لیا تو حکمت اس میں یہ ہے کہ مراد ان کی یہ تھی کہ اختیار کریں ساتویں کو ساتھ حصے اپنے کے اس واسطے کہ ان کو مناسب معلوم ہوا کہ اول انہوں نے ان کے ساتھ نہ کھایا اور یہ جو کہا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ پھرے تو مراد یہ ہے کہ اپنے گھر کی طرف پھرے بنا بریں اس کے پس قول اس کا پس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا دوبارہ واقع ہوا ہے اور فائدہ اس کا اشارہ ہے طرف اس کی کہ دیر کرنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا بقدر اس کے کہ کھانا کھایا ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور نہ پھرے طرف اپنی گھر کی مگر بعد گزر جانے کے کچھ رات کے اور یہ اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کریں اور ایک روایت میں ہے کہ ثم رَجَعَ کے بدلے ثم رَكَعَ کاف کے ساتھ واقع ہوا ہے یعنی عشاء کے بعد نفل پڑھے اور ایک روایت میں حتی نَعَسَ نون اور عین اور سین کے ساتھ واقع ہوا ہے مشتق نُعاسٌ سے ساتھ معنی اونگھ کے اور یہی ٹھیک ہے اور دور ہوتا ہے ساتھ اس کے تکرار سب جگہوں سے مگر بیچ قول اس کے لَبِثَ کے اور سبب اس کا اختلاف تعلق لبث کا ہے پس اول کہا کہ ٹھہرے رہے کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر کہا کہ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اونگھنے لگے اور حاصل یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی اور سونے کو کھڑے ہوئے پھر رجوع کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اپنے گھر کی طرف اور یہ جو کہا کہ گھر والوں نے کھانا ان پر پیش کیا تھا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ چلے اور جو کھانا حاضر تھا اس کو لائے اور کہا کہ کھاؤ مہمانوں کہا گھر کا مالک کہاں ہے کہا کھاؤ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں کھانے کے یہاں تک کہ گھر والے آئیں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنی دعوت ہم سے قبول کرو پس اگر وہ آئے اور ہم نے کھانا نہ کھایا ہوگا تو ہم کو ان کی طرف سے بدی پہنچے گی پھر انہوں نے نہ مانا اور یہ جو کہا کہ کھاؤ ایک روایت میں ہے کہ تم کو کھانا نہ رچے ان کے حق میں بددعا کی اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جواز دعا کا اس شخص پر جس

سے انصاف حاصل نہ ہو خاص کر وقت حرج اور غصے کے اور یہ اس واسطے ہے کہ حکم کیا انہوں نے اوپر مالک گھر کے ساتھ حاضر ہونے کا ساتھ ان کے اور نہ کفایت کی انہوں نے ساتھ بیٹے اس کے باوجود اجازت اس کی کے واسطے ان کے اور شاید باعث اس کا رغبت کرنا ان کا بیچ تبرک کے ہے اس کے ساتھ کھانے میں اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خطاب کیا تھا ساتھ اس کے اپنے گھر والوں کو نہ مہمانوں کو اور بعض کہتے ہیں کہ بددعا مراد نہیں اور مراد ٹھنڈک آنکھ سے خوشی ہے اور دیکھنا اس چیز کا جو آدمی کو خوش لگے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو قسم کھائی بعد اس کے ان کے ساتھ کھایا تو اس کا سبب بجی مہمان کی تھی اور قسم کھائی ان کی کہ جب تک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ نہیں کھائیں گے تب تک ہم کھانا نہیں کھائیں گے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ہم کھانا نہیں کھائیں گے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سبب دیکھنا برکت کا تھا کھانے میں اور احتمال ہے کہ تطبیق دی جائے بایں طور کہ کھایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے واسطے حلال کرنے ان کے کے پھر جب کھانے میں برکت دیکھی تو پھر کھانے لگے تا کہ حاصل ہو واسطے اس کے اور کہا مانند عذر کرنے والے کے اپنی قسم سے جو کھائی تھی کہ اس کا باعث شیطان تھا اور حاصل یہ ہے کہ اکرام کیا اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور دور کیا جو ان کو حرج ہوا تھا پھر خوش ہو گئے اور شیطان مردود ہوا اور استعمال کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مکارم اخلاق کو پس توڑا اپنی قسم کو واسطے تعظیم اپنے مہمانوں کی تا کہ حاصل ہو مقصود ان کا ان کے کھانے سے اور واسطے ہونے اس کے کے زیادہ تر قادر ان سے کفارے پر اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی کی صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کا کفارہ دیا ہو استدلال کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس پر کہ نہیں واجب ہے کفارہ بیچ قسم لجاج اور غصے کے اور نہیں حجت ہے اس میں اس واسطے کہ نہیں لازم آتا عدم ذکر سے عدم وجود اور جو کفارہ ثابت کرتا ہے اس کو جائز ہے کہ دلیل پکڑے ساتھ عموم اس آیت کے ﴿وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ﴾ یعنی لیکن پکڑتا ہے تم کو جو قسم تم نے گو باندھی سو اس کا اتار کھلانا دس محتاجوں کو لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حانث نہیں ہوئے یہاں تک کہ کفارہ اترا اور نووی رحمہ اللہ نے کہا معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کفارہ دیا انھوں نے پہلے حانث ہونے کے اور اس پر واجب ہونا کفارے کا پس نہیں ہے اختلاف بیچ اس کے اور قول ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قسم موکد نہیں احتمالی ہے کہ ہو لغو کلام سے یا چوکنے زبان کے سے اور یہ جو کہا کہ سب نے اس سے کھایا تو اس کا حاصل یہ ہے کہ تمام لشکر نے اس پیالے سے کھایا جس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا اور ظاہر ہوا ساتھ اس کے کہ پوری برکت کھانے مذکور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوئی یہاں تک کہ تمام لشکر کو کفایت کی اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں سوائے اس چیز کے کہ پہلے گزری پناہ پکڑنا محتاجوں کا طرف مسجد کے وقت حاجت کے طرف سلوک کی جب کہ نہ ہو اس میں لپٹنا اور چمٹنا اور تشویش نمازیوں پر اور اس میں استحباب مواساۃ ان کی کا ہے وقت جمع ہونے ان شرطوں کے اور اس میں دعوت

کرنا ہے بے قراری کی حالت میں اور اس میں جواز غیبت کا ہے اہل اور ولد اور مہمان کی طرف سے جب کہ تیار کی گئی ہو واسطے ان کے کفایت اور اس میں تصرف عورت کا ہے اس چیز میں کہ آگے کی جائے واسطے مہمان اور کھلانے کے بغیر اذن خاص کے مرد سے اور اس میں جواز گالی دینے باپ کا ہے اپنے بیٹے کو اوپر وجہ تادیب اور تمرین کے اعمال خیر پر اور اس میں جواز حلف کا ہے ترک مباح پر اور اس میں موکد کرنا مرد سچے کا ہے واسطے اپنی خبر کے ساتھ قسم کے اور جواز حنث کا بعد کھانے قسم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے برکت چاہنی ساتھ کھانے بڑے اور نیکوں کے اور اس میں پیش کرنا کھانے کا ہے جس میں برکت ظاہر ہو بزرگوں پر اور قبول کرنا ان کا اس کو اور اس میں عمل کرنا ہے ساتھ گمان غالب کے اس واسطے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کے کام میں قصور کیا ہے پس جلدی کی طرف گالی دینے اس کے کے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا جو واقع ہوتی ہے اللہ کی مہربانی سے ساتھ اپنے دوستوں کے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دل پریشان ہوا اور اسی طرح ان کے گھر والوں کا بہ سبب نہ کھانے مہمانوں کے کھانے کو اور میلا ہوا یہاں تک کہ ان کو قسم کی حاجت ہوئی پس تدارک کیا اللہ نے اس کا اور دور کیا اللہ نے یہ رنج ان کا ساتھ کرامت کے جو ظاہر ہوئی ان کے ہاتھ پر پس ہوگئی میل بدل کر صفائی اور رنج خوشی اور واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے سب تعریف۔ (فتح)

٣٣١٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ وَّعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَّإِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ

٣٣١٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینے میں قحط پڑا سو جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہاں ایک مرد کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے مر گئے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں سو دعا کیجیے اللہ ہم کو پانی پلائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دراز کر کے دعا کی انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور آسمان شیشے کی طرح صاف تھا سو ہوا اٹھی جس نے بادل کو پیدا کیا پھر بادل جمع ہوا پھر آسمان نے اپنے دہانے چھوڑے یعنی یکبارگی مینہ برسنے لگا تو ہم نکلے پانی میں بیٹھتے یہاں تک کہ ہم اپنے گھروں میں آئے پھر دوسرے جمعہ تک لگا تار ہم پر مینہ برستا رہا پھر وہی شخص یا کوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر ڈھے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں اللہ مینہ کو روکے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ.

تبسم فرمایا پھر فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر اب نہ برسے تو میں نے بادل کی طرف دیکھا کہ پھٹ گیا گرد مدینے کے جیسے وہ تاج ہے یعنی بادل مدینے سے ٹل گیا اور مدینہ خالی رہ گیا تو مدینے کے اوپر آسمان تاج کی طرح نظر آتا تھا۔

فائدہ: اور مراد اس حدیث سے واقع ہونا اجابت دعا کا ہے فی الحال اور اس حدیث کی شرح کتاب الاستقاء میں گزر چکی ہے اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل کو ہوا نے پیدا کیا اور حالانکہ اس طرح نہیں اس واسطے کہ بادل کو پیدا کرنے والا اللہ ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ مراد حدیث میں یہ ہے کہ بادل کو اللہ نے پیدا کیا اور نسبت پیدا کرنے کی طرف ہوا کی مجازی ہے اور یہ ساتھ اذن اللہ کے ہے اور اصل یہ ہے کہ ہر چیز کو اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔ (فتح)

٣٣١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ أَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ وَّاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُوْ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٣١٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منبر بننے سے پہلے حضرت ﷺ کھجور کے ایک ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر تیار ہوا تو حضرت ﷺ اس کی طرف پھر گئے یعنی منبر پر خطبہ پڑھا تو ستون رونے لگا سو حضرت ﷺ اس کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اس پر ہاتھ نہ پھیرتا تو قیامت تک رونے سے چپ نہ ہوتا اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانوں کے لکڑی حضرت ﷺ کے شوق سے روتی تھی اور تم لائق تر ہو کہ حضرت ﷺ کی ملاقات کے مشتاق ہو جاؤ اور ایک روایت

میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر حکم کیا حضرت ﷺ نے کہ گھڑھا کھود کر اس کو زمین میں دبایا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا رونا سن کر اصحاب رضی اللہ عنہم بہت روئے۔ (فتح)

٣٣١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلٰى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهُ مِنبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِيْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

٣٣١٩۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ جمعہ کے دن ایک کھجور یا ایک درخت پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے تو ایک انصاری عورت یا مرد راوی کو شک ہے نے عرض کیا کہ کیا یا حضرت ﷺ میں آپ ﷺ کے واسطے منبر نہ بناؤں فرمایا اگر تم چاہو تو بناؤ تو انہوں نے حضرت ﷺ کے واسطے منبر بنایا سو جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منبر کی طرف پھرے سو چیخ ماری ستون نے جیسے لڑکا چیخ مارتا ہے پھر حضرت ﷺ منبر سے اترے اور اس کو اپنے گلے سے لگایا یعنی اس کی تسلی کے لیے اس حال میں کہ روتا تھا مانند رونے لڑکے کی کہ چپ کرایا جاتا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا اس کے رونے کے سبب میں کہ روتا ہے یہ ستون اوپر نہ پانے اس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے۔

٣٣٢٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ إِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٣٣٢٠۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے ستونوں پر تھی اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب خطبہ پڑھتے تھے تو ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے واسطے منبر تیار ہوا تو اس پر کھڑے ہوئے تو ہم نے اس ستون کی آواز سنی مانند اونٹنی گابھن کے جس کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے آ کر اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو اس نے آرام پکڑا۔

وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس ستون کو لیا تو وہ ہمیشہ ان کے پاس رہا یہاں تک کہ گل گیا اور یہ پہلی روایت کو مخالف نہیں کہ دبایا گیا تھا اس واسطے کہ احتمال ہے کہ ڈھے جانے کے بعد ظاہر ہوا ہو تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تو چاہے تو میں تجھ کو اپنی پہلی جگہ میں لگا دوں کہ تو بدستور سابق سرسبز ہو جائے اور اگر تو چاہے تو میں تجھ کو بہشت میں لگا دوں سو تو اس کے نہروں سے پانی پیئے اور تیرا اگنا اچھا ہو پھر تجھ کو پھل لگے پھر اللہ کے دوست تیرا پھل کھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کیا اس نے کہ میں اس کو بہشت میں لگا دوں بیہقی نے کہا کہ ستون کے رونے کا قصہ امور ظاہرہ سے ہے کہ نقل کیا ہے اس کو پچھلوں نے پہلوں سے اور روایت اخبار خاصہ کی اس میں مانند تکلف کے ہے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ بے جان چیزوں کے واسطے کبھی اللہ سمجھ اور ادراک پیدا کرتا ہے مانند جاندار چیزوں کی بلکہ مانند اشرف حیوان کی یعنی انسان کی اور اس میں تائید ہے واسطے قول اس شخص کے جو حمل کرتا ہے اس آیت کو ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ﴾ اپنی ظاہر پر یعنی ہر چیز حقیقۃً تسبیح کہتی ہے اور ابن ابی حاتم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے مناقب میں نقل کیا ہے کہ جو چیز اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور کسی نبی کو نہیں دی تو میں نے کہا کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کا زندہ کرنا دیا تھا شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ دیا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رونا لکڑی کا یہاں تک کہ اس کی آواز سنی گئی پس یہ معجزہ اس سے بڑا ہے۔ (فتح)

٣٣٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَآئِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

٣٣٢١۔ ابو وائل سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم میں کون ایسا ہے جس کو یاد ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ فتنہ کے باب میں فرمائی حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو بعینہ یاد ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لا تحقیق البتہ تم دلیر ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصور مرد کا اس کے گھر والوں کے حق میں اور اس کے مال اور ہمسائے کے حق میں اس کو نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ فتنہ مراد نہیں رکھتا بلکہ مراد میری وہ فتنہ ہے جو موج مارے گا جیسے دریا موج مارتا ہے یعنی مراد میری وہ حدیث ہے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهٗ وَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ.

میرے بعد سخت جھگڑے اور بہت لڑائیاں ہوں گی جن کا شر اور فساد لوگوں کو گھیر لے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین تم کو اس کا کچھ ڈر نہیں کہ بے شک تمہارے اور اس کے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کھل جائے گا یا ٹوٹ جائے گا انہوں نے کہا نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا کہا یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو ابووائل کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے رات کل سے نزدیک ہے یعنی جیسا اس کا یقین ہے کہ کل کی رات قریب تر ہے طرف ان کے کل سے ایسا ہی اس کا بھی ان کو یقین تھا بے شک بیان کی ہے میں نے ان سے ایسی حدیث جو پہلی یعنی چیستان نہیں یعنی یہ حدیث سچی ہے میں نے اپنی رائے سے نہیں کہی سو ہم ڈرے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں کہ کون مراد ہے دروازے سے اور ہم نے مسروق رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے ان سے پوچھا کہ دروازے سے کون مراد ہے انہوں نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: کتاب الصلوۃ میں نماز اور صدقہ کے ساتھ روزہ کا ذکر زیادہ کیا بعض شارحین کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ ہو ہر نماز سے اور جو اس کے ساتھ ہے اتارنے والی واسطے کل گناہوں کے واسطے ہر ایک کے ان میں سے اور احتمال ہے کہ ہو باب لف اور نشر سے بایں طور کہ نماز مثلا کفارہ ہے واسطے فتنے کے جو گھر والوں کے حق میں ہوا اور روزہ اولاد میں اور مراد ساتھ فتنے کے وہ چیز ہے کہ عارض ہو واسطے آدمی کے ساتھ ان لوگوں کے کہ مذکور ہوئے یا غافل ہوئے ساتھ ان کے یا ان کے سبب سے حرام چیز میں واقع ہو یا کسی فرض میں خلل ہو اور ابن ابی جمرہ نے کہا کہ مشکل ہے واقع ہونا کفارے کا ساتھ عبادتوں مذکور کے واسطے واقع ہونے کے حرام چیزوں میں اور خلل فرض کے اس واسطے کہ بندگیاں اس کو ساقط نہیں کرتیں پس اگر محمول کیا جائے اوپر واقع ہونے کے مکروہ میں اور خلل کے ساتھ مستحب کے تو نہیں مناسب ہے اطلاق تکفیر کا اور جواب التزام کرنا پہلی بات کا یعنی حرام چیز میں واقع ہونا اور فرض میں خلل کرنا اور حرام اور واجب سے اس چیز کا اترنا منع ہے جو کبیرہ ہو کہ اس میں اختلاف ہے اور لیکن گناہ صغیرہ پس نہیں اختلاف ان میں کہ وہ دور ہو جاتے ہیں واسطے دلیل اس آیت کے ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

سَيِّاٰتِكُمْ﴾ الآیۃ یعنی اگر تم کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرو تو ہم تمہارے گناہ دور کر ڈالیں گے اور اس کی کچھ بحث نماز میں گزر چکی ہے اور کہا زین بن منیر نے کہ فتنہ ساتھ اہل کے واقع ہوتا ہے میل کرنے سے طرف ان کی یا اوپر ان کی قسمت میں اور مقدم کرنے میں یہاں تک کہ ان کی اولاد میں اور جہت قصور کرنے سے بیچ ان حقوق کے جو واجب ہیں واسطے ان کے اور فتنہ ساتھ مال کے واقع ہوتا ہے بسبب باز رہنے کے ساتھ اس کے عبادت سے یا ساتھ روکنے اس کے کے اخراج من اللہ کے سے اور فتنہ ساتھ اولاد کے واقع ہوتا ہے ساتھ میل طبعی کے طرف اولاد کی اور مقدم کرنے اس کے کے ہر ایک پر اور فتنہ ہمسائے کا واقع ہوتا ہے ساتھ حسد کے اور باہم فخر کرنے کے اور مزاحم ہونے کے حقوق میں اور اہمال خبر گیری کے اور اسباب فتنے کے مذکورہ چیزوں میں بند نہیں اور لیکن خاص کرنا نماز وغیرہ مذکورات کا ساتھ کفارہ ہونے کے سوا اور عبادتوں کے تو اس میں اشارہ ہے طرف تعظیم قدر اس کے کی اس میں اس کی نفی نہیں کہ ان کے سوائے اور نیکیوں میں کفارے کی صلاحیت نہیں پھر تکفیر مذکورہ کو احتمال ہے کہ واقع ہو ساتھ نفس نیکیوں مذکورہ کے اور احتمال ہے کہ وہ ساتھ ہم وزن کرنے کے اور پہلی بات ظاہر تر ہے اور حدیث میں اگرچہ خاص مرد کا ذکر ہے لیکن عورت کا بھی یہی حکم ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جو چیز اللہ سے باز رکھے وہ فتنہ ہے اور تکفیر عبادتوں مذکور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کل عبادتوں کا یہی حال ہے اور تنبیہ کے ساتھ ان کی اور عبادتوں پر پس ذکر کیا عبادت افعال سے نماز اور روزے کو اور عبادت مال سے صدقے کو اور عبادت قول سے امر معروف کو اور یہ جو کہا کہ تجھ کو اس کا کچھ ڈر نہیں تو یہاں ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پیش کیے جائیں گے فتنے اوپر دلوں کے سو جو دل ان فتنوں سے انکار کرے گا اس میں نکتہ سفید پڑ جائے گا یہاں تک کہ ہو گا مثل سفید سنگ مرمر کے نہ ضرر کرے گا اس کو کوئی فتنہ اور جو دل اس کو پی جائے گا اس میں نکتہ سیاہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ ہو گا سیاہ اور الٹا مانند کوزے کی نہ اچھی بات کا پہچانے گا اور نہ برے کام سے انکار کرے گا اور یہ جو کہا کہ تمہارے اور اس کے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس فتنے فساد سے تمہاری زندگی میں کچھ چیز نہ نکلے گی اور گویا کہ انہوں نے مثال دی فتنے کو ساتھ گھر کے اور مثال دی عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کو دروازے اس کے کی کہ بند کیا ہوا ہے اور مثال دی ان کی موت کو ساتھ کھل جانے اس دروازے کے سو جب تک عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی موجود ہے تب تک اس گھر کا دروازہ بند ہے کوئی چیز گھر سے باہر نہ نکلے گی اور جب فوت ہو گئے تو یہ دروازہ کھل جائے گا اور جو اس گھر میں ہے سب باہر نکل آئے گا اور یہ جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو قیامت تک اور یہ جو کہا کہ بلکہ ٹوٹ جائے گا تو ابن بطال نے کہا کہ یہ اس واسطے کہا کہ یہ عادت ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بند ہونا تو درست دروازے میں ہوتا ہے اور لیکن جب ٹوٹ جائے تو نہیں ممکن ہے بند کرنا اس کا یہاں تک کہ درست ہو اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو یہ بات کہی تو اس واسطے کہی کہ اعتماد کیا انہوں نے اس چیز پر کہ نزدیک ان کے تھی نصوص صریحہ سے بیچ واقع ہونے فتنوں کے

اس امت میں اور واقع ہونے لڑائی کے درمیان ان کے قیامت تک اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے موافق مروی ہے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ قفل ہیں فتنوں کے جب تک یہ زندہ رہیں گے تب تک فتنے کا دروازہ بند ہے اور اسی طرح مروی ہے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے اور اگر کوئی کہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہاں سے معلوم کیا تھا کہ وہ دروازہ خود ہی ہیں تو کہا جائے گا ظاہر بات یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نص سے معلوم کی تھی جیسا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے میں نے پہلے بیان کیا اور شاید حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں حاضر تھے اور بدء الخلق میں پہلے گزر چکا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا حدیث بیان کرتے تھے ابتداء پیدائش سے یہاں تک کہ داخل ہوئے بہشتی لوگ اپنی جگہوں میں اور اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئے گی تو انہوں نے کہا کہ میں زیادہ جاننے والا ہوں لوگوں میں واسطے ہر فتنے کے کہ ہونے والا ہے قیامت تک اور اگر کوئی کہے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو پہچانتے تھے تو پھر اس میں شک کیوں کیا یہاں تک کہ ان سے پوچھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا واقع ہوتا ہے وقت سخت خوف کے یا شاید انہوں نے خوف کیا ہوگا کہ بھول گئے ہوں پس سوال کیا اس کو جوان کو یاد دلائے اور یہی بات معتبر ہے اور یہ جو انہوں نے کہا کہ دروازہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں تو کرمانی نے کہا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ فتنے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان دروازہ ہے تو کس طرح تفسیر کیا جائے گا دروازہ بعد اس کے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں تو جواب یہ ہے کہ اول قول میں مجاز ہے اور مراد یہ ہے درمیان فتنے کے اور درمیان زندگی عمر رضی اللہ عنہ کے یا درمیان نفس عمر رضی اللہ عنہ کے اور درمیان فتنے کے بدن اس کا ہے اس واسطے کہ بدن غیر ہے نفس کا۔

تنبیہ: اکثر حدیثیں جو مذکور ہیں اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے لگا تار متعلق ہیں ساتھ پیشین گوئیوں کے یعنی جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا سو مطابق پیش گوئی کے واقع ہوا اور کچھ تھوڑی چیز ان میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واقع ہوئی اور نہیں ان سب چیزوں میں وہ چیز جو نکلی اس سے مگر حدیث براء رضی اللہ عنہ کی بیچ نازل ہونے سکینت کے اور حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سراقہ کے قصے میں اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی اس کے حق میں جو مرتد ہو گیا تھا اور اس کو زمین نے قبول نہ کیا۔ (فتح)

۳۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ

۳۳۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑو گے اس قوم سے جن کی جوتیاں بال کی ہیں اور یہاں تک کہ تم لڑو گے ترکوں سے چھوٹی آنکھوں والے سرخ منہ والے چپٹی ناکوں والے منہ ان کے جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ ان پر چمڑا جما یعنی ان کے منہ موٹے ہیں گول گول اور تم آدمیوں میں بہتر اس

الْاُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

کو پائے گا جو بہت نفرت رکھتا ہو اس خلافت سے یہاں تک کہ اس میں پڑے اور آدمیوں کا حال کانوں کا سا حال ہے جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں اور بے شک کسی پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس کو میرا دیکھنا محبوب تر ہو گا اس سے کہ ہو واسطے اس کے مثل اہل اس کے اور مال اس کے یعنی میرے دیکھنے کو زیادہ دوست رکھے گا اپنے اہل اور مال سے۔

فائدہ: یہ چاروں حدیثیں داخل ہیں نبوت کی نشانیوں میں واسطے خبر دینے حضرت ﷺ کے ان میں ساتھ اس چیز کے کہ فی الحال واقع نہیں ہوئی پھر مطابق اس کے واقع ہوئی جیسے حضرت ﷺ نے اس کی خبر دی خاص کر حدیث اخیر پس تحقیق ہر ایک صحابی بعد آپ ﷺ کی وفات کے دوست رکھتا تھا کاش کہ حضرت ﷺ کو دیکھتا اور گم کرتا اپنے اہل اور مال کو اور میں نے جو یہ بات کہی تو اس واسطے کہی کہ ہر ایک اصحاب کے پیچھے والوں سے ہمارے اس زمانے تک اسی طرح تمنا کرتا ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کو دیکھا ہوتا پس کیا حال ہے اصحاب کا باوجود بڑے ہونے قدر حضرت ﷺ کی نزدیک ان کے اور محبت ان کی کے ساتھ آپ ﷺ کے (فتح) مترجم کہتا ہے کہ شیخ کے زمانے سے ہمارے اس زمانے تک بھی سب مسلمانوں کا یہی حال ہے اور ہر ایک کی یہی تمنا ہے کہ اس نے حضرت ﷺ کو دیکھا ہوتا گو اس کا اہل اور مال تباہ ہو جاتا پس یہ پیشین گوئی بڑی بھاری نشانی ہے حضرت ﷺ کی پیغمبری پر۔

٣٣٢٣۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

٣٣٢٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہاں تک کہ تم لڑو گے اہل خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناکوں والے چھوٹی آنکھوں والے ان کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ ان کی جوتیاں بالوں کی ہیں۔

فائدہ: پہلی روایت میں گزر چکا ہے کہ تم لڑو گے ترکوں سے اور یہ مشکل ہے اس واسطے کہ خوز اور کرمان ترک کے شہروں سے نہیں خوز تو اہواز کے شہروں میں سے ہے اور وہ عراق عجم سے ہے اور لیکن کرمان پس وہ بھی شہر مشہور ہے عجم

کے شہروں سے درمیان خراساں اور ہند کے اور اشکال باقی ہے اور ممکن ہے کہ جواب دیا جائے کہ یہ حدیث اور ہے اور قتال ترک کی حدیث اور ہے اور جمع ہو گا ان سے انذار ساتھ نکلنے دونوں گروہوں کے بعض کہتے ہیں کہ شہران کے مشرق خراساں سے مغرب چین تک ہیں اور شمال ہند سے نہایت آبادی تک اور ان کے مونہوں کو ڈھال کے ساتھ اس واسطے تشبیہ دی کہ وہ چوڑی اور گول ہیں اور تہ بتہ کے ساتھ اس واسطے تشبیہ دی کہ وہ موٹے ہیں پر گوشت اور یہ جو کہا کہ ان کی جوتیاں بالوں کی ہیں تو مراد اس سے ان کے بالوں کا دراز ہونا ہے یہاں تک کہ ان کے بالوں کے سران کے پاؤں میں ہوں گے جوتیوں کی جگہ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ لوگ بالوں کو گوندہ کر جوتیاں بنائیں گے۔ (فتح)

٣٣٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ أَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ لَمْ أَكُنْ فِيْ سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلٰى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيْثَ مِنِّيْ فِيْهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَّهُمْ أَهْلُ الْبَازِرِ.

٣٣٢٤۔ قیس سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کہ نہ تھا میں اپنی باقی عمر میں حریص تر اپنے آپ سے اس پر کہ یاد کرلوں حدیث کو ان تین سال میں میں نے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اس طرح کہ قیامت سے پہلے لڑو گے تم ایک قوم سے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور وہ یہ ظاہر ہیں اور سفیان نے ایک بار کہا کہ وہ یہ اہل بازر ہیں۔

فائدہ: قابسی نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ جو ظاہر ہونے والے ہیں واسطے لڑائی اہل اسلام کے یعنی جو مسلمان سے لڑیں گے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مراد اکراد ہیں اور بعض نے کہا کہ مراد دیلم ہے اس واسطے کہ وہ دونوں ظاہر زمین میں بستے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ فارس کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بارز ایک جگہ ہے قریب کرمان کے اس میں پہاڑ ہیں ان میں اکراد بستے ہیں اور تحقیق ظاہر ہوا مصداق حدیث کا اور اصحاب کے زمانے میں یہ حدیث مشہور تھی کہ چھوڑو ترک کو جب تک تم کو چھوڑیں اور ابو یعلی سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے عامل کا خط آیا کہ اس نے ترکوں کو لڑائی کر کے بھگایا تو معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات سے بہت ناراض ہوئے پھر اس کی طرف لکھا کہ ان سے نہ لڑنا یہاں تک کہ تجھ کو میرا حکم پہنچے پس تحقیق میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ترک لوگ عرب کو وطن سے نکال دیں گے یہاں تک کہ پہنچائیں گے ان کو درخت اگنے کی جگہوں میں سو میں برا جانتا ہوں ان کے لڑنے کو واسطے اس حدیث کے اور لڑائی کی مسلمانوں نے ترک سے بیچ حکومت بنی امیہ کے اور ان کے اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی بند تھی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ لڑائی کا دروازہ کھل گیا اور بہت ہوئے قیدی ان میں سے

اور رغبت کی بادشاہوں نے بیچ ان کے واسطے اس چیز کے کہ تھی ان میں سختی اور لڑائی سے یہاں تک کہ معتصم کا اکثر لشکر ترکوں ہی سے تھا پھر غالب ہوئے ترک ملک پر پس مار ڈالا انہوں نے اس کے بیٹے متوکل کو پھر اس کی اولاد کو بعد ایک دوسرے کے یہاں تک کہ مخلوط ہوئی سلطنت دیلم کی پھر سامانی بادشاہ بھی ترکوں ہی سے ہوئے پس مالک ہوئے عجم کے شہروں کے پھر غالب ہوا ان ملکوں پر خاندان سبکتگین کا پھر خاندان سلجوک کا اور دراز ہوئی سلطنت ان کی عراق اور شام اور روم تک پھر باقی تابعدار ان کے شام میں بادشاہ رہے اور وہ خاندان زنگی کا ہے پھر ان کے بعد ان کے تابعدار بادشاہ رہے اور وہ ایوب کا خاندان ہے اور انہوں نے بھی ترکوں سے بہتات چاہی پس غالب ہوئے ان کی سلطنت پر بیچ شہروں مصر کے اور شام کے اور حجاز کے اور خروج کیا اوپر خاندان سلجوق کے پانچویں صدی میں غزنی والوں نے سو خراب کیا انہوں نے شہروں کو اور فساد ڈالا انہوں نے آدمیوں میں پھر قائم ہوئی بڑی قیامت ساتھ اہل تاتار کے سو چھٹی صدی کے بعد چنگیز خان ظاہر ہوا تو اہل تاتار کے سبب سے دنیا میں آگ فتنے کی بھڑکی خاص کر تمام مشرق میں یہاں تک کہ کوئی شہر باقی نہ رہا مگر کہ ان کا فتنہ فساد اس میں داخل ہوا پھر بغداد کا شہر خراب ہوا اور قتل ہوا خلیفہ معتصم پچھلا ان کے سب خلیفوں کا ان کے ہاتھ پر ٦٥٦ھ میں پھر ہمیشہ رہا خاندان تاتار کا خراب کرتا ملک کو یہاں تک کہ سب سے پیچھے ان میں تمرلنگ بادشاہ ہوا سو داخل ہوا وہ شام کے شہروں میں اور ان میں گھوما اور اس نے دمشق کو جلایا یہاں تک کہ ہو گیا اجاڑ اور گرا ہوا اپنی چھتوں پر اور داخل ہوا روم اور ہند میں اور جو ان کے درمیان ہے اور دراز ہوئی مدت بادشاہت اس کے کی یہاں تک کہ اللہ نے اس کو لیا اور متفرق ہوئی اولاد اس کی اور ظاہر ہوا ساتھ تمام اس چیز کے کہ وارد کی میں نے مصداق حضرت ﷺ کی حدیث کا کہ قنطورا کی اولاد پہلے پہل میری امت سے ملک چھینے گی اور مراد قنطورا کی اولاد سے ترک تھے بعض کہتے ہیں کہ قنطورا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک لونڈی تھی یہ ترک سب اس کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ان سے حبشی ہیں اور مراد امت سے امت نسب کی ہے نہ امت دعوت کی یعنی عرب اور احرص افعل التفضیل ہے اور مفضل علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں لیکن دو اعتباروں سے پس افضل وہ مدت ہے جو تین برس ہیں اور مفضول باقی عمر ہے۔ (فتح)

٣٣٢٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمْ

٣٣٢٥۔ عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے تم ایک قوم سے لڑو گے جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں اور تم لڑو گے ایک قوم سے ان کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ ان پر جما ہوا چمڑا۔

الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ.

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَّرَائِي فَاقْتُلْهُ.

۳۳۲۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ لڑیں گے تم سے یہود سو تم غالب ہو گے یہاں تک کہ پتھر کہے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ میں سو تو اس کو مار ڈال۔

فائدہ: اور یہ یہود سے لڑنا اس وقت واقع ہوگا جب کہ دجال نکلے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے جیسا کہ واقع ہوا ہے یہ صریح ابوامامہ کی حدیث میں بیچ قصے نکلنے دجال کے اور اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور اس میں ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے سب کے پاس تلواریں ہوں گی سو پائیں گے عیسیٰ علیہ السلام دجال کو نزدیک باب لد کے پس قتل کریں گے اس کو اور یہودی بھاگ جائیں گے پس نہ باقی رہے گی کوئی چیز جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا مگر کہ اللہ اس چیز سے کلام کروائے گا پس کہے گا اے بندے اللہ کے یہ یہودی ہے پس آ اس کو مار ڈال مگر درخت غرقد کا نہ کہے گا کہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ساتھ درازی کے اور اس حدیث میں ظاہر ہونا نشانیوں کا ہے نزدیک قائم ہونے قیامت کے کلام کرنے درخت اور پتھر وغیرہ بے جان چیزوں کے سے اور ظاہر اس کا یہ ہے کہ بے جان چیزیں حقیقتاً بولیں گی اور احتمال ہے کہ مراد مجاز ہو یعنی پتھر وغیرہ کے پیچھے چھپنا ان کو کچھ فائدہ نہ دے گا اور پہلی بات اولیٰ ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام قیامت تک باقی رہے گا اور یہ کہ جائز ہے خطاب کرنا ایک شخص سے اور مراد اس شخص سے وہ ہو جو اس کے طریقے پر ہے اس واسطے کہ خطاب اس حدیث میں اصحاب کے واسطے تھا اور مراد وہ لوگ ہیں جو آئیں گے بعد ان کے ساتھ زمانے دراز کے لیکن چونکہ اصل اسلام میں ان کے ساتھ شریک تھے تو مناسب ہوا کہ ان کو خطاب کیا جائے ساتھ اس کے۔ (فتح)

۳۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ

۳۳۲۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت ہوگا کہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں سے وہ شخص ہے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہوگی پھر جہاد کریں گے تو ان

فَيُقَالُ لَهُمْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس نے حضرت ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو یعنی تابعی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۳۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَآئِيْلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ أَلَمْ

۳۳۲۸۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں حضرت ﷺ کے پاس تھا کہ ناگہاں ایک مرد حضرت ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ ﷺ کے پاس بھوک اور محتاجی کی شکایت کی پھر ایک اور آیا تو اس نے آپ ﷺ کے آگے رہزنی کی شکایت کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عدی رضی اللہ عنہ کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا اور البتہ مجھ کو اس کی خبر پہنچی ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو بے شک تو دیکھے گا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے سے حیرہ سے چلے گی یہاں تک کہ کعبے کا طواف کرے گی نہ ڈرے گی کسی سے سوائے اللہ کے تو میں نے اپنے دل میں کہا سو کہاں جائیں گے بنو طی کے بدکار لوگ جنھوں نے شہروں میں لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ اور اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو البتہ کھولیں جائیں گے بادشاہ ایران کے خزانے میں نے کہا کہ ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو بے شک تو دیکھے گا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونے یا چاندی لے کر نکلے گا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اس کو لے سو نہ پائے گا کسی کو جو اس کو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایسا شخص اللہ سے ملے گا

أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اللہ کے درمیان ترجمان جو درمیان میں ایک دوسرے کے بولے سمجھائے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو اللہ اس کو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا کہ تجھ کو میرا حکم پہنچائے تو وہ کہے گا کہ کیوں نہیں تیرے پیغمبر نے تیرا حکم پہنچایا پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ کیا میں نے تجھ کو مال اور اولاد نہیں دی تھی اور تجھ پر فضل اور کرم نہیں کیا تو وہ کہے گا کہ کیوں نہیں تو نے سب کچھ مجھ کو دیا پھر نظر کرے گا اپنی داہنی طرف تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا اور اپنی بائیں طرف نظر کرے گا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بچو لوگو! دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی اور جس کو آدھی کھجور نہ ملے تو وہ نیک بات کہہ کر دوزخ سے بچے عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک عورت شتر سوار کو دیکھا کہ حیرہ سے چل کر کعبے کا طواف کرتی ہے نہیں ڈرتی کسی سے سوائے اللہ کے اور جنہوں نے بادشاہ ایران کا خزانہ فتح کیا ان میں میں بھی تھا اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو البتہ تم دیکھو گے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مٹھی بھر لے کر نکلے گا۔ محل بن خلیفہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے عدی رضی اللہ عنہ سے کہ تھا میں نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

فائدہ: حیرہ ایک شہر ہے عرب کے بادشاہوں کا جو ایران کے بادشاہ کے ماتحت تھا اور اس دن ان کا بادشاہ وہاں آیا تھا جو کسریٰ کے ماتحت تھا اور کسریٰ لقب ہے فارس کے بادشاہ کا جو وہاں بادشاہ ہو اور اس کو کسریٰ کہتے ہیں لیکن یہ گفتگو کسریٰ بن ہرمز کے زمانے میں تھی اس واسطے عدی رضی اللہ عنہ نے اس کو سمجھنا چاہا اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا عدی رضی اللہ عنہ نے یہ واسطے عظمت کسریٰ کے بیچ نفس اس کے کے اس وقت یعنی اس کو تعجب آیا کہ اتنا بڑا بادشاہ کیوں کر مارا جائے گا اور یہ جو کہا کہ اس کو قبول نہ کرے گا تو یہ واسطے نہ ہونے فقیروں کے ہے اس زمانے میں یعنی کسی کو مال کی حاجت نہ

ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں واقع ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ بات ہو چکی ہے کہ ان کے زمانے میں سب لوگ مالدار ہو گئے تھے کسی کو حاجت نہ رہی تھی مرد بہت سا مال لیکر نکلا تھا کہ کسی محتاج کو دے سو نہ پاتا تھا کسی کو جو اس کو قبول کرے اور اس کے ساتھ یقین کیا ہے بیہقی نے اور نہیں شک ہے اس احتمال کے راجح ہونے میں واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ عورت کو تنہا سفر کرنا درست ہے اور اس کی بحث پہلے گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ أَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّیْ فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ إِنِّیْ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِی الْاٰنَ وَإِنِّیْ قَدْ أُعْطِیْتُ خَزَآئِنَ مَفَاتِیْحِ الْأَرْضِ وَإِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ بَعْدِیْ أَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا.

۳۳۲۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سو جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی مانند نماز پڑھنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کے مردے پر یعنی جیسے مردے کا جنازہ پڑھا جاتا ہے پھر منبر کی طرف پھرے سو فرمایا کہ میں تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہوں یعنی مجھ کو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور میں البتہ اللہ کی قسم اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ہیں یعنی میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہو گا اور قسم ہے اللہ کی میں تم پر اس سے نہیں ڈرتا تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد نہ کرنے لگو۔

فائدہ: اس میں ڈرانا ہے واسطے اس چیز کے کہ عنقریب واقع ہوگی سو واقع ہوا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد ملک فتح ہوئے اور غنیمت کے مال ہاتھ آئے اور رجوع کیا امر نے طرف اس کی کہ آپس میں حسد کرنے لگے اور آپس میں لڑنے لگے اور واقع ہوئی وہ چیز کہ مشاہد اور محسوس ہے واسطے ہر ایک کے اس قسم سے کہ شاہد ہے ساتھ مصداق خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واقع ہوا ہے اس حدیث میں خبر دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ امت کے پیشوا ہیں اور اسی طرح ہوا اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشرک نہ ہوں گے سو اسی طرح ہوا اور واقع ہوئی وہ چیز کہ ڈرایا تھا ساتھ اس کے دنیا میں لالچ کرنے سے اور ایک روایت میں جو پہلے گزر چکی یہ ہے کہ مجھ کو تم پر محتاجی کا ڈر نہیں لیکن میں ڈرتا ہوں اس سے کہ تم پر دنیا کی کشایش ہو جیسے تم سے پہلوں پر کشایش ہوئی سو واقع ہوا مطابق اس کے اور کھولی گئیں اوپر ان کے دنیا کی بہت کشائشیں اور گرائی گئی ان پر دنیا گرانا۔ (فتح)

۳۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى إِنِّيْ أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ.

۳۳۳۰۔ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے ایک ٹیلے کے اوپر سے جھانکا سو فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنہ فساد پڑنے کی جگہوں کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی۔

۳۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهٖ وَبِالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۳۳۳۱۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے گھبرائے ہوئے فرماتے تھے نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب کہ بدکاری غالب ہو جائے گی یعنی جب بدکاری عالم میں کثرت سے ہو اور نیک لوگ کم ہوں تو نیک اور بد کل ہلاک ہو جاتے ہیں۔

۳۳۳۲۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ.

۳۳۳۲۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہے رحمت کے خزانے اترے ہیں اور آج کی رات کیا ہے فتنے فساد نازل ہوئے ہیں۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح بھی فتن میں آئے گی۔

۳۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عَبْدِ

۳۳۳۳۔ عبدالرحمن بن ابی صعصعہ اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھ کو

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ إِنِّیْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِیْهِ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِیْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں کو دوست رکھتے ہو اور ان کو معاش کے واسطے پالتے ہو سو سنوارا کرو ان کو اور پاک کیا کرو ان کے ناک کے پانی کو یعنی ان کی تیمار داری اچھی طرح کیا کرو سو بے شک میں نے حضرت ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور مینہ برسنے کے مقامات پر اپنا دین لے کر بھاگے گا فسادوں کے سبب سے۔

فائدہ: اس کی شرح فتن میں آئے گی۔

۳۳۳٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الْأُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَأَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ وَمَنْ یُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِیْعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ مِثْلَ حَدِیْثِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ یَزِیْدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ.

۳۳۳٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب فتنے فساد ہوں گے جن میں بیٹھا شخص بہتر ہو گا کھڑے سے اور کھڑا بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے جو اس کو جھانکے گا تو وہ اس کو کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس سے پناہ میں آ جائے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جس کی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اس کا اہل اور مال چھن گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی فتن میں آئے گی۔

۳۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ.

۳۳۳۵۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب ہے کہ غیروں کو تم پر تقدیم ہوگی اور ہوں گے وہ کام جو تم کو برے معلوم ہوں گے تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کو کیا حکم ہے فرمایا جو تم پر حاکم کی فرمانبرداری کا حق ہے اس کو ادا کرنا اور اپنا حق اللہ سے مانگنا۔

فائدہ: اس کی شرح بھی فتن میں آئے گی۔

۳۳۳٦۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.

۳۳۳٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ پھر ہم کو کیا ارشاد ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ان سے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہے۔

۳۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ.

۳۳۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ سے ہوگی مروان نے کہا کہ کیا لڑکوں کے ہاتھ پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو ان کے نام لوں کہ وہ لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مروان نے کہا کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

٣٣٣٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَآءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.

٣٣٣٨۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر پوچھا کرتے تھے یعنی نیک کام تاکہ اس کو بجا لائیں یا وسعت رزق سے کہ اس سے خوش ہوں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کا حال پوچھا کرتا تھا یعنی گناہ کا یا فتنے کا اس ڈر سے کہ مجھ کو پائے تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم جاہلیت اور بدی میں تھے پھر اللہ ہمارے پاس یہ خیر لایا یعنی اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سو کیا اس نیکی کے بعد کوئی بدی بھی ہونے والی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا اس برائی کے پیچھے بھلائی ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس خیر میں سیاہی ہوگی یعنی کوئی نیکی بدی سے خالص نہ ہوگی میں نے کہا اس کی سیاہی کیا ہے فرمایا مراد اس سے پیدا ہونا ایسی قوم کا ہے کہ میرے طریقے کے سوا اور طریقہ اختیار کریں گے کہ تو ان میں نیک اور بد کام دیکھے گا یعنی نیک کام اور برے کام دونوں ان میں جمع ہوں گے بسبب مخلوط ہونے خیر اور شر کے میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس خیر کے بعد بھی بدی ہو گی فرمایا ہاں بلانے والے ہوں گے لوگوں کو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے یعنی لوگوں کو گمراہی کی طرف بلائیں گے جو ان کا کہا مانے گا اور دوزخ کی طرف جائے گا تو اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حال ہم سے بیان کیجیے یعنی کیا وہ ہم میں سے ہوں گے یا غیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہماری قوم سے ہوں گے یا ہمارے اہل بیت سے ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے یعنی عربی زبان میں یا لوگوں کو قرآن وحدیث سنائیں گے میں نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہے یعنی اگر وہ وقت

مجھ کو پائے تو میں کیا کروں فرمایا لازم پکڑ مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے اماموں کو میں نے کہا کہ اگر ان کے واسطے جماعت اور امام نہ ہوں تو پھر کیا کروں فرمایا کنارے اور علیحدہ ہو جانا سب فرقوں سے یعنی ایسے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے اگرچہ تو چبائے جڑ درخت کی یعنی اگرچہ حاصل ہو یہ گوشہ گیری ساتھ پناہ ڈھونڈنے کی جنگل میں یہاں تک کہ پہنچے تجھ کو موت اور تم اس حالت پر ہو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی فتن میں آئے گی۔

۳۳۳۹ ۔حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِی الْخَیْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ.

۳۳۳۹۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اصحاب نے نیکی سیکھی اور میں نے بدی سیکھی یعنی میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنے فساد کے حالات سیکھے۔

۳۳٤٠۔حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.

۳۳٤٠۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑیں گے دو بڑے گروہ دونوں کا دعوی ایک ہی ہوگا۔

فائدہ: اور تحقیق ظاہر ہوا مصداق اس حدیث کا بیچ اخیر زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نکلا مسیلمہ کذاب یمامہ میں اور اسود عنسی یمن میں پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں طلیحہ بن خویلد بنی اسد کی قوم میں نکلا اور سجاح بنی تمیم کی قوم میں نکلی اور اسود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مارا گیا اور طلیحہ نے توبہ کی اور اسلام پر فوت ہوا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور منقول ہے کہ سجاح نے بھی توبہ کی اور ان کی خبریں مشہور ہیں تواریخ والوں میں پھر ان چاروں کے بعد پہلے پہل جو ان میں سے نکلا مختار ثقفی ہے غالب ہوا کوفہ پر بیچ ابتدائے خلافت ابن زبیر کے پس ظاہر کی اس نے محبت اہل بیت کی اور بلایا لوگوں کو طرف طلب قاتلوں حسین رضی اللہ عنہ کے پس قتل کیا اس نے بہت لوگوں کو اس میں سے جنہوں نے اپنے ہاتھ سے یہ کام کیا یا اس پر مدد کی سو دوست رکھا اس کو لوگوں نے پھر شیطان کے بہکانے سے اس نے پیغمبری کا دعوی کیا اور گمان کیا کہ اس کے پاس جبرائیل علیہ السلام آتے

ہیں اور قتل ہوا بعد سن ساٹھ ہجری کے اور ایک ان میں سے حارث کذاب ہے جو عبدالملک بن مروان کی خلافت میں نکلا اور قتل ہوا اور نکلا ایک گروہ بنی عباس کی خلافت میں اور نہیں مراد حدیث میں جو مطلق نبوت کا دعوی کرے کہ وہ کثرت کے سبب سے گنے نہیں جاتے اور واسطے کہ اکثر کو ان میں سے یہ خیال جنوں یا سودا سے پیدا ہوا اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ قائم ہو واسطے اس کے دبدبہ اور شوکت اور ظاہر ہو واسطے اس کے شبہ جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور تحقیق ہلاک کیا اس کو اللہ تعالی نے جو ان میں سے پیدا ہوا اور جو باقی ہے اس کو بھی ان کے ساتھ ملائے گا اور ان سب میں پچھلا دجال اکبر ہے اور اس کا مفصل بیان آئندہ آئے گا۔ (فتح)

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِتَنَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَّلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑیں گے دو بڑے گروہ پس واقع ہوگی درمیان ان کے بڑی لڑائی دونوں کا دعوی ایک ہوگا اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہوں گے دجال بڑے جھوٹے قریب تیس کے ہر ایک ان میں سے یہی گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فائدہ: مراد اس حدیث سے لشکر علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہے جب کہ دونوں کے درمیان مقام صفین میں لڑائی ہوئی اور دونوں کا دین ایک تھا یعنی اسلام یا مراد یہ ہے کہ ہر ایک ان دونوں میں سے دعوی کرے گا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ وہاں امام مسلمانوں کے اور ان میں افضل اس دن ساتھ اتفاق اہل سنت کے اور اس واسطے کہ اہل حل اور عقد نے ان سے بیعت کی بعد شہید ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کے اور باز رہے ان کی بیعت سے معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت اہل شام کے پھر نکلے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ساتھ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے طرف عراق کی اور بلایا لوگوں کو طرف طلب کرنے قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے تاکہ ان سے قصاص لیا جائے اس واسطے کہ ان میں سے اکثر علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے مل گئے تھے تو انہوں نے اس باب میں علی رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کرو علی رضی اللہ عنہ نہ مانے مگر بعد قائم ہونے دعوی کے ولی مقتول سے اور بعد ثابت ہونے اس دعوی کے اس شخص پر جو خود اس میں شامل ہوا اور واقع ہوا درمیان ان کے جو آئندہ آئے گا کتاب الفتن میں ان شاء اللہ تعالی اور کوچ کیا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے طرف اہل شام کے ان کو اپنی فرمانبرداری کی طرف بلاتے تھے اور ان کو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے شبہ کا جواب دیتے تھے ساتھ اس چیز کے کہ پہلے گزری تو کوچ کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ساتھ اہل شام کے تو ملے دونوں

آپس میں مقام صفین میں درمیان شام اور عراق کے تو واقع ہوئی درمیان ان کے لڑائی بڑی جیسا کہ حضرت ﷺ نے اس کی خبر دی اور آخر کار معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام سمیت حکم مقرر کرنے کی درخواست کی جب کہ علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب ہوئے پھر پلٹے علی رضی اللہ عنہ طرف عراق کے تو خروج کیا ان پر حروریہ نے یعنی خارجیوں نے پس قتل کیا ان کو علی رضی اللہ عنہ نے مقام نہروان میں پھر اس کے بعد شہید ہوئے پھر ان کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ لشکر لے کر شام کی طرف نکلے اور ادھر سے معاویہ رضی اللہ عنہ لشکر لے کر نکلے پس واقع ہوئی درمیان ان کے صلح جیسے کہ حضرت ﷺ نے اس کی خبر دی تھی ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جو فتن میں آئے گی کہ اللہ ان کے سبب سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرے گا اور اس کا مفصل بیان آئندہ آئے گا۔ (فتح)

۳۳٤۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَّحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ

۳۳٤۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ کچھ مال بانٹتے تھے کہ ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ مرد تھا بنی تمیم کی قوم سے تو اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ عدل کرو یعنی برابر بانٹو ہم کو بھی دو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی پڑے کون انصاف کرے گا جب کہ میں نے انصاف نہ کیا البتہ تجھ پر نقصان اور خسارہ پڑے اگر میں نے انصاف نہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو اس منافق کو مار ڈالوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور دور کرو بے شک اس کے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نماز سے حقیر اور ناچیز جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے ناچیز سمجھے گا وہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا وہ لوگ دین سے نکل جائیں گے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے اس کے پھل کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پائے پھر اس کی نوک کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے پھر اس کے تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے تیر پار نکل

شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهٗ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ إِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَهٗ.

گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر میں جانور کا کچھ اثر لگا نہیں تھا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ ایک مرد اس میں سیاہ ہوگا جس کا ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کرے گا لوگوں کے پھوٹ کے زمانے میں ظاہر ہوں گے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی یعنی اور ان کو قتل کیا اور میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سو حکم کیا علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ تلاش کرنے اس آدمی کے سو اس کو لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کو دیکھا موافق اس نشانی کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے بیان فرمائی تھی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ نے اس کے مارنے کی اجازت چاہی تھی اور اس میں مخالفت نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ دونوں نے اجازت چاہی ہو اور یہ جو فرمایا کہ ان کے گلوں سے تلے نہیں جائے گا تو مراد یہ ہے کہ ان کے دل اس کو نہ سمجھ سکیں گے اور محمول کریں گے اس کو اس کے غیر مراد پر اور احتمال ہے کہ ان کہ تلاوت اللہ کی طرف نہیں چڑھے گی اور یہ جو کہا کہ دین سے نکل جائیں گے تو اگر دین سے مراد اسلام ہے تو وہ حجت ہے واسطے اس کے جو خارجیوں کو کافر کہتا ہے اور اس احتمال کی کہ مراد دین سے طاعت ہو پس نہ ہوگی اس میں حجت اور اس حدیث میں تشبیہ دی ہے نکلنے ان کے کو دین سے ساتھ تیر کے جو شکار کو پہنچے اور اس میں گھس جائے اور اس سے پار نکل جائے اور نہایت جلد نکلنے اس کے سے واسطے قوت تیر انداز کے نہیں لگتی ساتھ اس کے شکار کے بدن سے کچھ چیز اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قتل کرے گا ان کو وہ گروہ جو حق کے نزدیک ہوگا اور اس حدیث میں کہ قتل کرے گا عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ دلالت ظاہرہ ہے اس پر کہ علی رضی اللہ عنہ اور ان کا لشکر حق پر تھے اور جو ان کے ساتھ لڑے یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کا لشکر وہ خطا پر تھے اپنی تاویل میں۔ (فتح)

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا

۳۳۴۲۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کروں تو البتہ آسمان سے گرنا میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

پر جھوٹ مارنے سے اور اگر میں حدیث بیان کروں اس چیز میں کہ میرے اور تمہارے درمیان ہے تو بے شک لڑائی فریب ہے میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ ایک قوم پیدا ہوگی اخیر زمانے میں کم عمر ناقص عقل کلام کریں گے بہتر لوگوں کا سا کلام یعنی قرآن کو پڑھیں گے نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے ایمان نہ اترے گا ان کے نرخروں کے نیچے یعنی ان کے دل میں ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا سو جہاں کہیں تم ان سے ملو تو ان کو قتل کرو سو البتہ ان کو قتل کرنے میں قتل کرنے والے کے لیے ثواب ہے قیامت کے دن میں۔

فائدہ: اور پہلے پہل ان خارجیوں نے یہ بات کہی تھی کہ نہیں حکم ہے مگر واسطے اللہ کے اور نکالا انہوں نے اس کو قرآن سے اور محمول کیا اس کو اس کے غیر محل پر۔ (فتح)

۳۳۴۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ

۳۳۴۳۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ کے پاس گلہ کیا یعنی مشرکین کی تکلیف کا اور آپ ﷺ کعبے کے سائے میں اپنی چادر سر کے نیچے رکھے تھے سو ہم نے کہا کہ کیا آپ ﷺ ہمارے واسطے اللہ سے مدد نہیں مانگتے کیا ہمارے واسطے اللہ سے دعا نہیں کرتے کہ اللہ کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امتوں میں ایک مرد ہوتا تھا اس کے واسطے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا پھر اس میں کھڑا کیا جاتا تھا پھر آرا لا کر اس کے سر پر رکھا جاتا تھا اور اس کا بدن چیر کا دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی سختی بھی اس کو اپنے دین سے نہیں روکتی تھی اور اس کا گوشت ہڈی اور پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی مصیبت بھی اس کو اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھی اور قسم ہے اللہ کی

صَنْعَآءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

البتہ پورا اور کامل ہوگا یہ دین یہاں تک کہ چلے گا سوار شہر صنعا سے حضر موت کے شہروں تک سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈرے گا اور نہ خوف کرے گا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

فائدہ: یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتیں گزریں کہ ان کے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہیں ہوئی صبر کرو دین کا غلبہ ہوگا اور ملک میں ایسا امن ہوگا کہ دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جائے گا صنعا اور حضر موت کے درمیان پانچ دن کی راہ ہے اور مراد صنعا یمن کا ہے۔

۳۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِيْ مُوْسٰى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَّأْسَهٗ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسٰى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۳۳۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو گم پایا یعنی کئی دن ان کو مجلس میں نہ دیکھا تو فرمایا کہ کیا حال ہے ثابت رضی اللہ عنہ کا تو ایک مرد یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کا حال معلوم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کرتا ہوں تو وہ ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان کو اپنے گھر میں اوندھا سر کیے بیٹھا پایا یعنی ان کو غمناک پایا سو انہوں نے کہا کہ کیا حال ہے تمھارا؟ کہا برا حال ہے میرا وہ اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند کرتے تھے تو ان کا عمل اکارت ہوا اور وہ دوزخیوں سے ہے تو انھوں نے آ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا سو پھرے وہ دوسری بار ساتھ بشارت بڑی کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخیوں سے نہیں تم بہشتیوں سے ہو۔

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ اس حدیث کو علامات نبوت میں لانا اس وقت تمام ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھ دوسری حدیث ملائی جائے جو پہلے جہاد میں گزر چکی ہے بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ میں پس تحقیق اس میں ہے کہ ثابت رضی اللہ عنہ یمامہ کی لڑائی میں شہید ہوئے یعنی اور ظاہر ہوا ساتھ اس کے مصداق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا کہ وہ بہشتیوں سے ہیں میں کہتا ہوں کہ شاید امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے طرف اس چیز کی اشارہ کرنا اس واسطے کہ

مخرج دونوں حدیثوں کا ایک ہے پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ بعض طریقوں حدیث نزول اس آیت کے ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازوں کو پیغمبر ﷺ کی آواز پر اور وہ یہ ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ نے ہم کو منع کیا ہے کہ اپنی آوازوں کو حضرت ﷺ کی آواز پر بلند کریں اور میں اپنی آواز کو حضرت ﷺ کی آواز سے بلند کیا کرتا تھا پس میں دوزخیوں سے ہوں سو غمناک ہو کر اپنے گھر میں بیٹھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں کہ زندہ رہے سعید اور فوت ہو شہید اور داخل ہو بہشت میں سو جب یمامہ کی لڑائی کا دن ہوا یعنی جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی تو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت اپنی جگہ پر قائم رہے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ یہ آیت ۹ ھ میں نازل ہوئی بہ سبب اقرع بن حابس وغیرہ کے اور سعید بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۵ ھ میں فوت ہو گئے تھے تو کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ جمع کرنا بایں طور کہ جو ثابت رضی اللہ عنہ کے قصے میں اترا تھا وہ مجرد آواز کا بلند کرنا تھا اور جو اقرع کے قصے میں اترا ہے وہ اول سورہ کا تھا اور وہ آیت ہے ﴿لَا تَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ الاٰية۔ (فتح)

۳۳۴۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

۳۳۴۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے سورہ کہف پڑھی اور گھر میں چوپایہ تھا یعنی گھوڑا تو وہ بدکنے لگا تو اس نے سلام پھیرا تو ناگہاں اس نے دیکھا کہ ایک بدلی نے اس کو ڈھانک لیا تو انہوں نے اس کو حضرت ﷺ سے ذکر کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پڑھا کر اے فلانے پس تحقیق وہ تسکین ہے کہ قرآن کے پڑھنے کے واسطے اتری۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی اور سکینہ ایک مخلوق ہے اللہ کی کہ اس میں رحمت اور چین ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہیں۔ (فتح)

۳۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ

۳۳۴۶۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس ان کے گھر میں آئے سو ان سے اونٹ کا پالان خریدا پھر عازب کو کہا کہ اپنے بیٹے کو بھیج کہ اس کو میرے ساتھ اٹھا لے چلے اور میرا باپ نکلا مول

يَقُوْلُ جَآءَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ أَبِيْ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ أَبِيْ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَآءَ يَضْرِبُ إِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِيْ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو پورا لیتا تو میرے باپ نے ان سے کہا یعنی پہلے اس سے کہ میں ان کے ساتھ پالان کو اٹھا لے جاؤں کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ خبر دو مجھ کو کہ تم نے اور حضرت ﷺ نے کس طرح کیا اس وقت کہ تم حضرت ﷺ کے ساتھ رات کو چلے تھے یعنی جب ہجرت کی تھی طرف مدینے کے بعد نکلنے کے غار سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ ہم رات بھر چلے اور کچھ اگلے دن سے یعنی آدھا دن یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور راہ خالی ہوئی کہ اس میں ہر کوئی نہیں گزرتا تھا سو ہم کو ایک پتھر دراز نظر آیا کہ اس کے واسطے سایہ تھا اس پر سورج کی دھوپ نہ آئی تھی سو ہم اس کے پاس اترے اور میں نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ﷺ کے واسطے ایک جگہ برابر کی تا کہ حضرت ﷺ اس پر سوئیں پھر میں نے اس پر پوستین بچھائی اور میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ سو رہیے اور میں آپ ﷺ کے گرد نگہبانی کروں گا یعنی ادھر ادھر دیکھتا رہوں گا کہ مبادا کوئی دشمن آ پہنچے سو حضرت ﷺ سو رہے تو میں نکلا نگہبانی کرتا گرد حضرت ﷺ کے سونا گہاں میں نے ایک چرواہا دیکھا کہ اپنی بکریوں کے ساتھ سامنے سے پتھر کی طرف چلا آتا ہے چاہتا ہے کہ ہماری طرح اس کے سائے میں اترے تو میں نے اس سے کہا کہ اے غلام تو کس کا مملوک ہے اس نے کہا کہ مدینے یا مکے والوں سے ایک مرد کا غلام ہوں میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ کیا تو دودھ دھو سکتا ہے یعنی کیا تجھ کو مالک نے اذن دیا ہوا ہے اس نے کہا ہاں تو اس نے ایک بکری پکڑی تو میں نے کہا کہ جھاڑ لے تھن کو مٹی اور بال اور میل سے راوی کہتا ہے کہ میں نے براء کو دیکھا کہ ایک

فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ إِلٰى بَطْنِهَا أُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّيْ أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا.

ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارتا تھا یعنی جھاڑنا دکھاتا تھا پھر اس نے کاٹھ کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دھو لیا اور میرے ساتھ چھاگل تھی کہ میں نے اس کو حضرت ﷺ کے واسطے اٹھایا تھا سیراب ہوتے تھے اس سے پانی پیتے تھے اور وضو کرتے تھے پھر میں حضرت ﷺ کے پاس آیا سو میں نے برا جانا کہ حضرت ﷺ کو جگاؤں سو موافقت کی میں نے حضرت ﷺ کی جب کہ بیدار ہوئے یعنی میں بھی سو رہا یا توقف کیا میں نے یہاں تک کہ خود بیدار ہوئے تو میں نے کچھ پانی دودھ پر ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک سرد ہوا تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ پیجئے تو حضرت ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے کہا کیوں نہیں سو ہم نے کوچ کیا سورج ڈھلنے کے بعد اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے سے آیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہمارے پکڑنے کو دشمن آ پہنچا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو حضرت ﷺ نے سراقہ پر بد دعا کی تو اس کا گھوڑا اس کے ساتھ پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا تو سراقہ نے کہا کہ تحقیق میں جانتا ہوں تم کو کہ تم نے مجھ پر بددعا کی سو دعا کرو میرے حق میں کہ میں اس مصیبت سے نجات پاؤں جس میں گرفتار ہوں سو اگر تم دعا کرو گے تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ میں پھیر دوں گا تم سے تلاش کرنے والے کافروں کو تو حضرت ﷺ نے اس کے واسطے دعا کی تو اس نے اس بلا سے نجات پائی پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفا وعدے میں کہ نہیں ملتا تھا کسی کافر سے یعنی ان کافروں سے جو حضرت ﷺ کی تلاش کے واسطے نکلے تھے مگر کہ کہتا تھا کہ میں نے تم کو

کفایت کی یعنی میرا تلاش کرنا کافی ہے اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادھر وہ شخص کہ اس کو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ اس کو پھیر دیتا تھا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ کیا تو دوہتا ہے اس نے کہا ہاں تو ظاہر یہ ہے کہ مراد ان کی ساتھ اس سوال کے یہ ہے کہ کیا تجھ کو اذن ہے دوہنے میں واسطے اس شخص کے کہ گزرے تجھ پر بطور ضیافت کے اور ساتھ اس تقریر کے دور ہو گا وہ شبہ جو پہلے گزر چکا ہے کہ کس طرح جائز ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودھ لینا چرواہے سے بغیر اذن بکریوں کے مالک کے اور احتمال ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچانا تو معلوم کی رضا مندی اس کے ساتھ ان کے واسطے دوست ان کے یا دینے اذن عام کے واسطے ان کے اور اس حدیث میں معجزہ ظاہر ہے اور باقی فائدے اس کے ہجرت کے بیان میں آئیں گے۔ (فتح)

۳۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ أَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

۳۳۴۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی کی بیمار پرسی کا جاتے تھے تو فرماتے تھے کہ تجھ پر کچھ حرج نہیں یہ تپ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تجھ کو کچھ حرج نہیں یہ تپ تو گناہوں کو پاک کرنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس گنوار نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ یہ تپ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے ہرگز نہیں یعنی گناہ سے پاک کرنے والی نہیں بلکہ وہ تپ ہے جوش کرتی ہے بڑے بوڑھے پر باعث ہوتی ہے اس کو قبروں کی زیارت پر یعنی یہ تپ مجھ کو مار ڈالے گی اور قبر میں پہنچائے گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس ہاں اسی طرح ہے اس وقت یعنی میں نے تجھ کو ہدایت کی تھی کہ تپ گناہ سے پاک کر ڈالتی ہے پس صبر کر اور تو نے قبول نہیں کیا اور تو زندگی سے نا امید ہے تو ایسا ہی ہو گا یعنی تو مر جائے گا۔

فائدہ: اور وجہ داخل ہونے کی اس کی اس باب میں یہ ہے کہ اس کے بعض طریقوں میں زیادتی ہے جو تقاضا کرتی ہے وارد کرنے اس کے کو علامات نبوۃ میں روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے اور اس کے اخیر میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ پس جب تو نے نہیں مانا پس وہ مانند اس کے ہے جو تو کہتا ہے اللہ کی تقدیر ہونے والی ہے سو وہ اگلے دن شام سے پہلے مرگیا اور ساتھ اس حدیث کے ظاہر ہوگا داخل ہونا اس حدیث کا اس باب میں۔ (فتح)

٣٣٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَّصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّأَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّأَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ.

٣٣٤٨۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نصرانی تھا سو مسلمان ہوا اور اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی یعنی اور یہاں تک مقرب ہوگیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے وحی لکھا کرتا تھا یعنی جو قرآن آسمان سے اترا تھا وہ اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کسی چیز پر لکھا کرتا تھا پھر مرتد ہو کر نصرانی ہوگیا سو وہ کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں مگر جو میں نے ان کے واسطے لکھا یعنی صرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم ہے جتنا کہ میں نے لکھا اس سے زیادہ نہیں یا جو میں نے اپنی طرف سے لکھنے میں کمی بیشی کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر اطلاع نہیں ہوتی سو اللہ نے اس کو مارا تو مشرکوں نے اس کو زمین میں دبایا پس صبح کی اس نے اس حال میں کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے تو مشرکوں نے کہا کہ یہ کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ان کے اصحاب کا ہے کہ جب ان سے بھاگا تو انہوں نے ہمارے ساتھی کو اس کی قبر کھود کر باہر ڈال دیا تو مشرکوں نے اس کے واسطے زمین میں بہت گہری قبر کھودی جہاں تک کہ گہری کھود سکے تو صبح کی اس نے اس حال میں کہ اس کو زمین نے باہر پھینک دیا ہے تو مشرکوں نے کہا کہ یہ کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ان کے ساتھیوں کا ہے جب وہ ان سے بھاگا تو انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر باہر پھینک دیا تو انہوں نے اس کے واسطے زمین میں اور بہت گہری قبر کھودی جہاں تک کہ ان سے ہوسکا تو صبح کی اس نے اس حال میں کہ اس کو زمین نے باہر پھینک دیا تھا تو انہوں نے معلوم کیا کہ یہ کام آدمیوں کا نہیں بلکہ اللہ کا ہے تو انہوں نے اس کو پھینک دیا۔

۳۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ.

۳۳۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اس کا کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ بے شک ان دونوں ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے۔

۳۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ.

۳۳۵۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اس کا کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور راوی کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ان دونوں ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے۔

فائدہ: فارس میں جو بادشاہ ہے اس کو کسریٰ کہتے ہیں اور روم میں جو بادشاہ ہے اس کو قیصر کہتے ہیں اور اگر کوئی کہے کہ فارس کی حکومت باقی رہی اس واسطے کہ پچھلا ان کا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل ہوا اور اسی طرح روم کی حکومت بھی باقی رہی تو جواب اس کا یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ نہ باقی رہے گا کسریٰ عراق میں اور نہ قیصر شام میں اور یہ منقول ہے شافعی سے اور کہا اس نے کہ سبب حدیث کا یہ ہے کہ قریش شام میں اور عراق میں تجارت کے واسطے جایا کرتے تھے پھر جب قریش مسلمان ہوئے تو خوف کیا انہوں نے بند ہونے سفر کے سے طرف ان دونوں ملکوں کے واسطے داخل ہونے ان کے کے اسلام میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے خوش کرنے دلوں ان کے کے اور بشارت دینے کے ان کو کہ ان کی حکومت ان دونوں ملکوں سے دور ہو جائے گی اور بعض کہتے ہیں کہ قیصر کا ملک باقی رہا اور صرف شام اور اس کے آس پاس سے اس کی حکومت دور ہوئی اور کسریٰ کا ملک بالکل جاتا رہا تو حکمت اس میں یہ ہے کہ جب قیصر کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا تو اس کو چیر کر پارہ پارہ کر دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا کی کہ ان کا ملک پارہ پارہ ہو جائے سو اسی طرح ہوا اور خطابی نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ پس نہ ہوگا قیصر اس کے بعد بادشاہ جیسا کہ وہ بادشاہ ہوا اور یہ اس واسطے ہے کہ وہ شام میں تھا اور شام میں بیت المقدس ہے کہ نہیں تمام ہوتی عبادت نصاریٰ کی مگر ساتھ اس کے اور نہیں بادشاہ ہوتا تھا روم میں کوئی مگر اس میں داخل ہوتا تھا ظاہر یا پوشیدہ پس

دور ہوا اس سے قیصر اور اس کے خزانے فتح ہوئے اور نہ خلیفہ ہوا اس کا کوئی قیصروں سے ان شہروں میں بعد اس کے اور ہر تقدیر پر پس مراد حدیث سے واقع ہو چکی ہے لامحالہ اس واسطے کہ نہیں باقی رہی حکومت ان کی اس طور پر کہ حضرت ﷺ کے زمانے میں تھی۔ (فتح)

۳۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ إِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّيْ لَأَرَاكَ الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

۳۳۵۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت ﷺ کے زمانے میں ملک یمامہ سے اپنی قوم کے بہت آدمی لے کر مدینے میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنی موت کے بعد خلافت کا عہدہ میرے واسطے ٹھہرائیں کہ میں ملک کا ایک مالک بنوں تو اسلام قبول کروں اور تابعدار ہوں تو حضرت ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی کا ایک ٹکڑا تھا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے مسیلمہ پر کہ اپنے ساتھیوں میں تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو مجھ سے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے تو اتنا بھی تجھ کو نہ دوں گا اور اللہ کے ارادے کو جو تیرے حق میں ٹھہر چکا ہے سو اس کو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنی اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا اور دونوں جہانوں میں رسوا کرے گا اور البتہ تو اسلام سے پھر تو اللہ تیری کونچیں کاٹے گا اور بے شک میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا سو خبر دی مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے تو ان کے حال نے مجھ کو غم اور تشویش میں ڈالا تو مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ ان کو پھونک ماری سو میں نے ان کو پھونک مارا سو وہ اڑ گئے تو ان دونوں کنگن کی میں نے تعبیر کی دو جھوٹے جو میرے بعد پیدا ہوں گے اور ان دونوں سے ایک عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب رہنے والا یمامہ کا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی۔

۳۳۵۲۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰی أُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰی أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰی أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَایَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرٰی فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَّاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّإِذَا الْخَيْرُ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِیْ آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

۳۳۵۲۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں کے سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا تو اچانک ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جس کا یثرب بھی نام ہے اور میں نے اپنی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا سو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی مصیبت ہوئی جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پھر ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اس کا انجام یہ تھا کہ اللہ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد میں اور میں نے خواب میں گائے کو دیکھا اور اللہ کا کام بہتر ہے تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں اور ناگاہ خیر وہ چیز ہے جو اللہ لایا خیر سے اور ثواب صدق سے جو دیا ہم کو اللہ نے بعد دن بدر کے یعنی فتح خیبر اور فتح مکہ۔

۳۳۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ

۳۳۵۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سامنے آئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئیں جیسے ان کی چال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فراخی ہو میری بیٹی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا پھر ان سے سرگوشی کی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ کیوں روتی ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے دوسری بار کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں تو میں نے کہا نہیں دیکھی میں نے آج جیسی خوشی کہ قریب تر ہو غم سے پھر

ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِيْ وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ﷺ کی وہ بات پوچھی کہ حضرت ﷺ نے تم سے کان میں کیا بات کی تھی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں حضرت ﷺ کا بھید نہیں ظاہر کرنے کی یہاں تک کہ حضرت ﷺ کا انتقال ہوا پھر میں نے ان سے حضرت ﷺ کی وہ بات پوچھی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے پہلی بار کان میں یہ بات کہی تھی کہ بے شک جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر برس قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے اور بے شک جبرائیل علیہ السلام نے اس بار مجھ سے دو بار قرآن کا دور کیا اور میں نہیں گمان کرتا اس کو مگر کہ میری موت قریب ہوئی یعنی مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اور بے شک تو سب اہل بیت سے اول مجھ سے ملے گی یعنی حضرت ﷺ کے بعد جلدی اس دنیا سے جاؤں گی تو میں روئی پھر فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں ہوتی کہ تو بہشتی عورتوں کی سردار بنے یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بنے تو میں اس سبب سے ہنسی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی آئندہ آئے گی اور ان حدیثوں میں حضرت ﷺ نے آئندہ کی خبر دی ہے سو مطابق اس کے واقع ہوا۔

٣٣٥٤۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ

٣٣٥٤۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی مرض الموت میں اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا تو انہوں نے ان کے کان میں کچھ بات کی تو وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور دوسری بار ان کے کان میں کچھ بات کی تو وہ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس سرگوشی کا حال پوچھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اول بار مجھ سے حضرت ﷺ نے سرگوشی کی سو مجھ کو خبر دی کہ اس بیماری میں میرا انتقال ہوگا جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو میں روئی

يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

پھر دوسری بار مجھ سے سرگوشی کی سو خبر دی مجھ کو کہ میں آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے اول حضرت ﷺ کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنسی۔

۳۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِّثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَقَالَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۳۳۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نزدیک کرتے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ بے شک ہمارے واسطے بیٹے ہیں مانند اس کی عمر میں یعنی ہم بوڑھے ہیں اور وہ لڑکا ہے اس کو پھر مقدم کیوں کرتے ہو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وجہ سے کہ وہ عالم ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ آیت پوچھی یعنی واسطے ظاہر کرنے بزرگی اس کی کے تمام لوگوں پر کہ جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مراد حضرت ﷺ کی موت ہے کہ اللہ نے حضرت ﷺ کو معلوم کروائی تھی یا حضرت ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتلائی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں جانتا میں اس حال سے مگر جو تو جانتا ہے۔

۳۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا

۳۳۵۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ اپنے مرض الموت میں گھر سے تشریف لائے ایک چادر میں کہ اس کو مونڈھوں پر لپیٹے تھے اور اپنے سر کو ایک چکنی پٹی سے باندھا تھا یہاں تک کہ منبر پر بیٹھے سو اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ بے شک لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے یہاں تک کہ ہوں گے لوگوں میں بقدر نمک کے کھانے میں یعنی نہایت کم ہو جائیں گے سو جو شخص تم میں سے حاکم ہو کسی چیز کا پھر اس کو اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر کر سکے اور کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکوکاروں کی نیکی قبول کرے اور ان کے

يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بدکاروں سے درگزر کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اس کو ٹال جائے پس یہ اخیر مجلس تھی جس میں حضرت ﷺ بیٹھے۔

فائدہ: اس کی شرح مناقب میں آئے گی۔

۳۳۵۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۳۳۵۷۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ایک دن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو باہر لائے اور ان کے ساتھ منبر پر چڑھے تو فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرے۔

۳۳۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

۳۳۵۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ﷺ نے جعفر اور زید کے شہید ہونے کی خبر دی ان کی خبر آنے سے پہلے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۳۳۵۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

۳۳۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے واسطے غالیچے ہیں میں نے کہاں اور ہمارے واسطے غالیچے کہاں ہوں گے کہا خبردار عنقریب تمہارے واسطے غالیچے ہوں گے سو میں اپنی عورت سے کہتا ہوں کہ دور کر مجھ سے اپنے غالیچے کو تو وہ کہتی ہے کہ کیا حضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ تمہارے واسطے غالیچے ہوں گے تو میں اس کو چھوڑتا ہوں۔

سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

فائدہ: اور بیچ استدلال کرنے اس عورت کے اوپر جواز پکڑنے غالیچے کے ساتھ اخبار حضرت ﷺ کے بایں طور کہ ہوں گے نظر ہے اس واسطے کہ خبر دینی اس کی کہ ایک چیز ہو گی نہیں تقاضا کرتی اس کی اباحت کو۔ (فتح)

۳۳۶۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ

۳۳۶۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرے کے ارادے سے چلے مکے میں پہنچ کر امیہ بن خلف کے پاس اترے اور امیہ کا دستور تھا کہ جب شام کو جاتا تھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے پاس اترا کرتا تھا تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انتظار کرو یہاں تک کہ جب دوپہر ہو گئی اور لوگ غافل ہو گئے تو میں چلا اور کعبے کا طواف کرنے لگا تو جس حالت میں کہ سعد رضی اللہ عنہ طواف کرتے تھے کہ اچانک ابو جہل آیا اور کہا کہ کون ہے یہ جو کعبے کا طواف کرتا ہے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سعد رضی اللہ عنہ ہوں تو ابو جہل نے کہا کہ تو کعبے کا طواف کرتا ہے بے خوف ہو کر اور حالانکہ تم نے جگہ دی محمد ﷺ کو اور اس کے ساتھیوں کو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تو دونوں آپس میں جھگڑے تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہ کر بلند اپنی آواز کو ابی الحکم پر (اور یہ کنیت ہے ابو جہل کی) کہ بے شک یہ مکے والوں کا سردار ہے پھر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھ کو کعبے کے طواف سے روکے گا تو البتہ میں تیری شام کی تجارت کو بند کر دوں گا تو امیہ سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ نہ کر بلند اپنی آواز ابی الحکم پر اور ان کو روکنے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو کہ بے شک میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ حضرت ﷺ تجھ کو قتل کریں گے امیہ نے کہا کہ کیا مجھ کو قتل کریں گے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں امیہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ محمد ﷺ جب بات کہتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے پھر امیہ اپنی عورت کی طرف

قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلٰى امْرَأَتِهٖ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا قَالَ لِيْ أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهٗ قَاتِلِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيْخُ قَالَتْ لَهٗ امْرَأَتُهٗ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَّا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِيْ فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ.

پھرا اور کہا کہ کیا تو نہیں جانتی جو میرے بھائی یثربی (مدنی) نے مجھ کو کہا اس کی عورت نے کہا کہ اس نے کیا کہا کہا وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ وہ مجھ کو قتل کریں گے اس کی عورت نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ محمد ﷺ جھوٹ نہیں بولتے سو جب جنگ بدر کی طرف نکلے یعنی اور باہر نکلنے کی فریاد آئی تو اس کی عورت نے اس کو کہا کہ کیا تجھ کو یاد نہیں جو تیرے بھائی یثربی نے تجھ سے کہا تھا تو اس نے ارادہ کیا کہ نہ نکلے کہ مبادا میں مارا جاؤں تو ابوجہل نے اس کو کہا کہ تو اس شہر کے رئیسوں سے ہے سو چل ایک دو دن تو وہ ان کے ساتھ چلا تو اللہ نے اس کو قتل کیا۔

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی اور کرمانی نے اس کی شرح اس طرح کی ہے کہ مراد قاتل سے ابوجہل ہے پھر کہا کہ یہ مشکل ہے واسطے ہونے ابوجہل کے امیہ کے دین پر پھر جواب دیا اس نے کہ ابوجہل باعث اور سبب تھا بیچ نکلنے اور قتل ہونے اس کے کے پس منسوب کیا قتل کرنا طرف اس کی اور یہ فہم کرمانی کا عجب ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مراد تو یہ ہے کہ حضرت ﷺ امیہ کو قتل کریں گے اور آئے گی تصریح ساتھ اس کے اپنی جگہ میں۔ (فتح)

۳۳۶۱۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ بَعْضِ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ

۳۳۶۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع دیکھا سو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے کھینچنے میں کچھ سستی تھی اور اللہ ان کو معاف کرے گا پھر اس کو یعنی ڈول کو عمر رضی اللہ عنہ نے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں پلٹ کر ہلکا ہو گیا سو میں نے آدمیوں میں ایسا عجیب غریب زور آور اور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہاں تک کہ انہوں نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے تر و تازہ کر کے ان کی نشست گاہ میں بٹھایا اور ایک روایت میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول کھینچے۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبَيْنِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۳۶۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

۳۳۶۲۔ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو خبر ہوئی کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں سو جبرائیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ کون ہے یا جیسے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ (ایک صحابی کا نام ہے) ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں گمان کیا میں نے اس کو مگر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام سے خبر دیتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ أَبْنَآئَهُمْ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾.

باب ہے اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک فرقہ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جان بوجھ کر۔

۳۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُوْدَ جَآئُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَأْنِ

۳۳۶۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود کا ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ان میں سے حرام کاری کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے مقدمے میں تورات میں کیا حکم پاتے ہو یہود نے کہا کہ ہم ان کو رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بے شک اس میں بھی رجم ہے سو

الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَأْتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

تم تورات کو لاؤ یعنی اور تورات کو لائے اور اس کو کھولا تو ایک نے ان میں سے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا یعنی اس کو ہاتھ کے نیچے چھپا لیا اور اس کے آگے پیچھے سے پڑھ گیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھا تو اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا پس ناگہاں دیکھا کہ اس میں رجم کی آیت تھی تو یہود نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن سلام سچے ہیں تورات میں رجم کی آیت موجود ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم کیا تو دونوں سنگسار کیے گئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے مرد کو دیکھا کہ مہربانی کرتا تھا عورت پر اس کو پتھروں سے بچاتا تھا۔

فائدہ: اور وجہ داخل ہونے کی اس ترجمہ کے بیچ علامات النبوۃ کی اس جہت سے ہے کہ اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں طرف حکم تورات کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھ تھے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تورات نہیں پڑھی تھی پس ہوا امر جیسا کہ اشارہ کیا طرف اس کی۔ (فتح)

بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

مشرکوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھایا۔

٣٣٦٤ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا.

۳۳۶۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ پھٹ گیا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہی دو میری نبوت پر۔

٣٣٦٥ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا

۳۳۶۵ ـ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکے والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھایا۔

يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۳۳۶۶ ۔ حَدَّثَنِيْ خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۳۶۶۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔

فائدہ: وارد کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اور انس رضی اللہ عنہ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور نیز وارد ہو چکا ہے چاند کا پھٹنا حدیث علی رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہم کی پس لیکن انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت حاضر نہ تھے اس واسطے کہ تھا چاند کا پھٹنا کے میں ہجرت سے پہلے پانچ برس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ابھی اس وقت پیدا نہ ہوئے تھے اور لیکن انس رضی اللہ عنہ پس تھے اس وقت چار یا پانچ برس کے مدینے میں اور لیکن ان دونوں کے سوائے اور لوگ سو ممکن ہے کہ وہاں حاضر ہوں اور تحقیق تصریح کی ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ساتھ دیکھنے اس کے کے باب کی حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ وہ وہاں حاضر تھے اور ابو نعیم نے دلائل میں روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ البتہ میں نے دیکھا چاند کا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر جو منیٰ میں ہے اور ہم کے میں تھے۔ (فتح)

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: اور اس کا حق یہ تھا کہ ان دونوں بابوں سے پہلے ہوتا اس واسطے کہ وہ ملحق ہے ساتھ نشانیوں نبوت کے لیکن چونکہ دونوں باب علامات النبوۃ کی طرف راجع ہیں تو آسان ہوا امر بیچ اس کے (فتح)

۳۳۶۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۶۷۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو مرد صحابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اندھیری رات میں اور ان کے ساتھ دو لاٹھیاں تھیں کہ دو چراغوں کی طرح ان کے آگے جلتی تھیں پھر جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہر

خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهٗ.

ایک کے ساتھ ایک ایک ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک اپنے گھر میں آیا۔

فائدہ: وہ دونوں صحابی اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن بشیر رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.

٣٣٦٨۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کو اللہ کا حکم آئے گا یعنی قیامت آئے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣٣٦٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَّهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَّزْعُمُ أَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا يَّقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ.

٣٣٦٩۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت قائم رہے گی اللہ کے حکم پر یعنی دین اسلام پر نہ ضرر کرے گا ان کو جو ان کو ذلیل کرنا چاہے اور نہ ان کا مخالف یہاں تک کہ قیامت آئے اور حالانکہ وہ دین پر قائم ہوں گے۔

فائدہ: اور جو قیامت تک غالب اور قائم رہیں گے وہ کون ہیں اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

٣٣٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ

٣٣٧٠۔ عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک اشرفی دی کہ اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

سَمِعْتُ الْحَیَّ یُحَدِّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِیْنَارًا یَشْتَرِیْ لَهٗ بِهٖ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهٗ بِهٖ شَاتَیْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِیْنَارٍ وَّجَآءَهٗ بِدِیْنَارٍ وَّشَاةٍ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ فِیْ بَیْعِهٖ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِیْهِ قَالَ سُفْیَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَآءَنَا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهٗ شَبِیْبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَیْتُهٗ فَقَالَ شَبِیْبٌ إِنِّیْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَیَّ یُخْبِرُوْنَهٗ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَیْتُ فِیْ دَارِهٖ سَبْعِیْنَ فَرَسًا قَالَ سُفْیَانُ یَشْتَرِیْ لَهٗ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِیَّةٌ.

ایک بکری خریدے تو اس نے اس کے ساتھ حضرت ﷺ کے واسطے دو بکریاں خریدیں پھر ایک کو ایک اشرفی سے بیچ ڈالا پھر ایک اشرفی اور ایک بکری حضرت ﷺ کے پاس لایا تو حضرت ﷺ نے اس کے واسطے بیع میں برکت کی دعا کی پھر اس دعا کی یہاں تک تاثیر ہوئی کہ اگر عروہ رضی اللہ عنہ مٹی خریدتے تھے تو اس میں بھی فائدہ اٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک شبیب راوی نے کہا کہ البتہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ کے گھر ستر گھوڑے دیکھے اور سفیان نے کہا کہ قربانی کے واسطے بکری خریدنے کو کہا تھا۔

فائدہ: استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر جواز بیع فضولی کے یعنی جو بغیر اذن مالک کے کوئی چیز بیچے پس توقف کیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے بیچ اس کے پس ایک بار کہا کہ نہیں صحیح ہے اس واسطے کہ یہ حدیث ثابت نہیں اور ایک بار کہا کہ اگر حدیث صحیح ہو تو میں اس کا قائل ہوں اور جو اس کا قائل نہیں وہ یہ جواب دیتا ہے کہ یہ ایک خاص واقع کا ذکر ہے پس احتمال ہے کہ عروہ رضی اللہ عنہ بیع اور شرا دونوں میں کیل ہوں اور یہ بحث قوی ہے موقوف ہے ساتھ اس کے استدلال ساتھ اس حدیث کے اوپر جواز تصرف فضولی کے اور میں نے حدیث کے کسی طریق میں نہیں دیکھا کہ مراد آپ ﷺ کی قربانی ہو اور گمان کیا ہے ابن بطال نے کہ نہیں ارادہ کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ سیاق اس حدیث کے مگر حدیث گھوڑوں کی کا اور نہیں مراد اس کی حدیث بکری کی اس واسطے کہ اس کی شرط پر نہیں واسطے ابہام واسطہ کے درمیان شبیب اور عروہ رضی اللہ عنہ کے لیکن نہیں اس میں وہ چیز جو منع کرے اس کی تخریج کو اور نہ وہ چیز کہ اتارے اس کو اس کی شرط سے اس واسطے کہ ایک جماعت کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتاً محال ہے اور جوڑا جاتا ہے ساتھ اس کے وارد ہونا حدیث کا اس طریق سے کہ وہ شاید ہے واسطے صحت اس کی کے اور اس واسطے کہ مقصود داخل ہونے اس کے سے

بیچ علامات النبوۃ کے دعا کرنا حضرت ﷺ کا ہے واسطے عروہ رضی اللہ عنہ کے تو آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی یہاں تک کہ اگر مٹی خریدتے تھے تو اس میں بھی ان کو فائدہ ہوتا تھا۔

٣٣٧١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۳۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت تک۔

فائدہ: یہ حدیث جہاد میں گزر چکی ہے۔

٣٣٧٢ ـ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ.

۳۳۷۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک۔

٣٣٧٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِيْ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ

۳۳۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے ہیں ایک آدمی کے واسطے تو ثواب ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں سو جس کے واسطے ثواب ہیں وہ مرد ہے جس نے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر ان کو لمبی رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ میں سو وہ اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جس جگہ کہ پہنچے اور جتنا گھاس کہ چرے تو اس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہوں گے اور اگر گھوڑے رسی تڑا گئے پھر وہ ایک یا دو بار زقند مار گئے تو اس مرد کے واسطے ان کی ٹاپوں کی مٹی اور لید نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی دریا پر گزرے سو اس میں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے ان کے پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو وہ بھی اس کے

ذٰلِكَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَآءً وَنِوَآءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْأٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾.

واسطے نیکیاں ہوں گی تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہیں اور جس مرد نے گھوڑوں کو باندھا اس نیت سے کہ ان کی سوداگری سے فائدہ اٹھائے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر اللہ کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پٹھوں میں ہے نہ بھولے یعنی ان کی زکوۃ ادا کرے اور ضعیفوں کو ان کی سواری سے نہ روکے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہیں یعنی عزت کے ساتھ رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑے کو باندھا اترانے اور دکھانے کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں اور کسی نے حضرت ﷺ سے گدھوں کی زکوۃ کا حکم پوچھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اتاری گئی مجھ پر اس باب میں کچھ چیز مگر یہ آیت جو جامع اور تنہا ہے اپنے معنی میں سو جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لے گا اس سے اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ دیکھ لے گا اس سے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح جہاد میں گزر چکی ہے اور نہیں ظاہر ہوئی واسطے میرے وجہ داخل ہونے ان حدیثوں کی بیچ ابواب علامات النبوۃ کے مگر یہ کہ ہو منجملہ پیشین گویوں سے سو مطابق اس کے واقع ہوا اور تقریر اس توجیہ کی جہاد میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

۳۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ وَأَحَالُوْا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۳۷۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ صبح کے وقت خیبر میں پہنچے اور تحقیق نکلے تھے اہل خیبر ساتھ ہتھیاروں کھیتی کے سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ آئے محمد ﷺ اور ان کا لشکر سو قلعے کی طرف منہ کر کے دوڑے تو حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح ان کی جو ڈرائے گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح مغازی میں آئے گی اور وجہ داخل کرنے اس کے کی اس جگہ اس جہت سے ہے کہ سمجھا گیا ہے قول حضرت ﷺ کے سے کہ خراب ہوا خیبر اخبار ساتھ اس کے پہلے واقع ہونے اس کے کے سو مطابق اس کے واقع ہوا۔ (فتح)

۳۳۷۵۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآئَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهٖ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ.

۳۳۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں نے آپ ﷺ سے بہت حدیثیں سنیں اور میں ان کو بھول جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر پھیلا تو میں نے اپنی چادر پھیلائی تو حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے چلو بھرا اس میں ڈالا یعنی حفظ کا پھر فرمایا کہ اپنے بدن سے لگا لے تو میں نے اس کو اپنے بدن سے لگا لیا تو میں اس کے بعد کوئی حدیث نہیں بھولا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَاٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهٖ.

باب ہے بیچ بیان فضائل حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے یعنی اور جس شخص نے مسلمانوں میں سے حضرت ﷺ کی صحبت کی اور آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ہے۔

فائدہ: یعنی صحابی کے نام کا وہی شخص مستحق ہے جس نے آپ ﷺ کی صحبت کی ادنی درجے اس چیز کا کہ اطلاق کیا جاتا ہے اس پر نام صحبت کا از روئے لغت کے اگرچہ عرف خاص کرتی ہے اس کو ساتھ بعض ملازمت کے اور نیز اطلاق کیا جاتا ہے نام صحابی کا اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کو کچھ دیکھا ہو اگرچہ دور سے اور یہ بات جو امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے یہی راجح ہے مگر یہ کہ دیکھنے والے میں شرط ہے کہ ہو اس طور سے کہ تمیز کر سکے اس کو جس کو دیکھے یا کفایت کی جائے ساتھ محض دیکھنے کے اس میں نظر ہے اور جس نے اصحاب کے باب میں کتاب تصنیف کی ہے اس کا عمل دوسرے قول پر دلالت کرتا ہے یعنی محض دیکھنا حضرت ﷺ کا کافی ہے اگرچہ تمیز نہ کر سکے اس واسطے کہ ذکر کیا ہے انہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہم میں محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ حضرت ﷺ کی

وفات سے تین مہینے کچھ دن پہلے پیدا ہوئے جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح میں اور بعض نے ان میں سے مبالغہ کیا ہے پس کہا کہ نہیں معدود ہے اصحاب میں مگر جس نے صحبت کی حضرت ﷺ سے صحبت عرفی جیسا کہ عاصم احول سے روایت ہے کہ کہا کہ عبداللہ بن سرجس نے حضرت ﷺ کو دیکھا لیکن اس کو حضرت ﷺ سے صحبت نہیں اور اسی طرح مروی ہے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہ نہیں گنا جاتا اصحاب میں مگر جو حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سال رہا یا زیادہ یا آپ ﷺ کے ساتھ ایک یا زیادہ جہاد کیے اور عمل اس قول سعید کے برخلاف ہے اس واسطے کہ اتفاق کیا ہے انہوں نے اوپر گننے ایک بڑی جماعت کے اصحاب میں جو نہیں جمع ہوئے ساتھ حضرت ﷺ کے مگر حجۃ الوداع میں اور جس نے صحبت عرفی کی شرط کی ہے خارج کیا ہے اس نے اس کو جس نے حضرت ﷺ کو دیکھا یا آپ ﷺ کے ساتھ جمع ہوئے لیکن عنقریب ان سے جدا ہوئے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ کیا تمہارے سوا کوئی اور صحابی باقی ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں باوجود اس کے کہ اس وقت بہت سے گنوار مسلمان باقی تھے جنہوں نے حضرت ﷺ سے ملاقات کی اور بعض نے شرط کی ہے کہ حضرت ﷺ کے ساتھ جمع ہونے کے وقت بالغ ہو اور یہ بھی مردود ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ وغیرہ جیسے کم عمر اصحاب اس سے نکل جاتے ہیں اور جس کے ساتھ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزم کیا ہے یہ قول احمد اور جمہور محدثین کا ہے اور یہ جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قید کی کہ مسلمانوں سے تو اس قید سے نکل جاتا ہے وہ کافر جس نے حضرت ﷺ کی صحبت کی یا آپ ﷺ کو دیکھا یعنی ان کو صحابی نہ کہا جائے گا اور لیکن جو ان میں سے آپ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد مسلمان ہو پس اگر ہو قول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا "مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" حال تو اس کو صحابی نہ کہا جائے گا اور یہی قول معتمد ہے اور وارد ہوتا ہے تعریف پر وہ شخص جس نے حضرت ﷺ سے صحبت کی یا آپ ﷺ کو دیکھا حالت مسلمان ہونے میں پھر اس کے بعد مرتد ہوا اور اسلام کی طرف نہ پھرا تو وہ بالاتفاق صحابی نہیں ہے پس لائق ہے کہ زیادہ کیا جائے تعریف میں یہ لفظ اور اس پر مرے جیسا کہ ربیع بن امیہ بن خلف کا حال ہوا اور ایسے شخص کی حدیث کا روایت کرنا مشکل ہے اور شاید جس نے اس کی حدیث بیان کی ہے وہ اس کے مرتد ہونے پر واقف نہیں ہوا اور اگر مرتد ہو کے پھر مسلمان ہو جائے لیکن پھر مسلمان ہونے کے بعد حضرت ﷺ کو نہ دیکھے تو صحیح یہ ہے کہ وہ اصحاب میں گنا جاتا ہے واسطے اتفاق کرنے محدثین کے اوپر گنتی اشعث بن قیس وغیرہ کے جن کا یہ حال ہوا کہ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے اور واسطے روایت کرنے حدیثوں ان کی کے اپنے مسندوں میں اور کیا خاص ہے یہ سب بحث ساتھ آدمیوں کے یا ان کے سوائے اور عقلاء کو بھی شامل ہے یہ محل نظر کا ہے لیکن جس پر راجح ہے یہ قول کہ وہ بھی اس میں داخل ہیں اس واسطے کہ مبعوث ہیں طرف ان کی حضرت ﷺ قطعاً اور وہ مکلف ہیں ان میں گنہگار بھی ہیں اور نیکوکار بھی ہیں سو جس کا نام مشہور ہو اس کو لائق ہے تردد کرنا اس کے صحابی میں اگرچہ ابن اثیر نے اس پر عیب کیا ہے اور کوئی حجت بیان نہیں کی اور لیکن فرشتے پس موقوف

ہے گننا ان کا اصحاب میں اوپر ثابت ہونے بعثت کی طرف ان کی اس واسطے کہ اس میں اختلاف ہے درمیان اصولیوں کے یہاں تک کہ نقل کیا ہے بعض نے اجماع اوپر ثابت ہونے اس کے کے اور بعض نے اس کا عکس کیا ہے اور یہ سب کلام اس کے حق میں ہے جس نے حضرت ﷺ کو دیکھا اور حضرت ﷺ زندہ تھے دنیا میں اور لیکن جس نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد دیکھا دفن ہونے سے پہلے تو راجح بات یہ ہے کہ وہ صحابی نہیں وگرنہ لازم آتا ہے کہ جو حضرت ﷺ کے بدن مبارک کو آپ ﷺ کی قبر شریف میں دیکھے اس کو بھی صحابی کہا جائے گا اگرچہ ان پچھلے زمانوں میں ہو اور اسی طرح جس کو ولیوں میں کشف ہو اور حضرت ﷺ کو بطور کرامت کے دیکھے لازم آتا ہے اس کو بھی صحابی کہا جائے اس واسطے کہ جس نے ثابت کی ہے صحبت واسطے دیکھنے والے کے پہلے دفن ہونے آپ ﷺ کے سے اور اس کی حجت یہ ہے کہ آپ ﷺ بدستور زندہ ہیں اور یہ زندگی دنیاوی نہیں بلکہ وہ تو فقط زندگی اخروی ہے نہیں متعلق ہونے ساتھ اس کے احکام دنیا کے پس تحقیق شہید زندہ ہیں اور باوجود اس کے جو احکام کہ متعلق ہیں ساتھ اس کے جاری ہیں اوپر احکام اور مردوں کے اور اسی طرح دیکھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ حضرت ﷺ کو دیکھنا وہ معتبر ہے کہ حضرت ﷺ کو دیکھے اس حالت میں کہ دیکھنے والا جاگتا ہو اور جو حضرت ﷺ کو خواب میں دیکھے پس اگرچہ اس نے تحقیق آپ ﷺ کو دیکھا ہے پس یہ راجح ہے طرف امور معنوی کے نہ احکام دنیاوی کے اس واسطے اس کو صحابی نہیں کہا جاتا اور نہیں واجب ہے اس پر یہ کہ عمل کرے ساتھ اس چیز کے کہ حکم کریں اس کو حضرت ﷺ اس حالت خواب میں اور جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی کی تعریف کی ہے یہی قول ہے علی بن مدینی کا کہ جس نے حضرت ﷺ سے صحبت کی یا آپ ﷺ کو دیکھا اگرچہ ایک گھڑی ہو تو وہ حضرت ﷺ کے اصحاب سے ہے اور میں نے یہ مسئلہ علوم حدیث میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس جگہ اسی قدر کافی ہے۔ (فتح)

٣٣٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ

٣٣٧٦۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم میں کوئی شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے گروہ تو پوچھیں گے کہ کیا تم میں وہ شخص ہے جس نے حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے صحبت کی ہو یعنی تابعی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی پھر لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ جہاد کریں گے

فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

آدمیوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم میں کوئی وہ شخص ہے جس نے حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ملنے والوں کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین سے ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

فائدہ: یہ حدیث روایت صحابی کی ہے صحابی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے باطل ہونا اس شخص کے قول کا جو ان پچھلے زمانوں میں صحابی ہونے کا دعویٰ کرے گا اس واسطے کہ حدیث متضمن ہے ہمیشہ رہنے جہاد کے کو اور لشکروں کے بھیجنے کو طرف شہروں کفار کے اور یہ کہ وہ پوچھے جائیں گے کہ کیا تم میں کوئی حضرت ﷺ کا صحابی ہے تو کہیں گے نہیں اور اسی طرح تابعین میں اور تبع تابعین میں اور تحقیق واقع ہو چکے ہیں یہ سب کام گزرے زمانے میں اور بند ہو چکا ہے بھیجنا لشکروں کا طرف شہروں کفار کے ان زمانوں میں بلکہ الٹا ہوا ہے حال اس زمانے میں بنا بریں اس کے کہ معلوم اور مشاہد ہے مدت دراز سے خاص کر اندلس کے شہروں میں اور ضبط کیا ہے اہل حدیث نے اس کو جو سب اصحاب رضی اللہ عنہم سے اخیر فوت ہوا اور وہ مطلق ابوطفیل عامر بن واثلہ لیثی ہے جیسا کہ جزم کیا ہے ساتھ اس کے مسلم نے اپنی صحیح میں اور تھی موت اس کی سنہ ایک سو میں اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو سات میں اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو دس میں اور موافق ہے حضرت ﷺ کی اس حدیث کے کہ جو لوگ آج زمین پر زندہ ہیں ان میں سے سو برس تک کوئی باقی نہ رہے گا اور ایک روایت میں چوتھے طبقے کا بھی ذکر آیا ہے لیکن وہ شاذ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تم ہمیشہ خیر سے رہو گے جب تک کہ تم میں وہ شخص ہو گا جس نے میری صحبت کی یا مجھ کو دیکھا یا میرے اصحاب کی صحبت کی یا میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ہو۔ (فتح)

٣٣٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ بَعْدَ

٣٣٧٧۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب میری امت سے بہتر میرا زمانہ ہے یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم کا زمانہ پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب رضی اللہ عنہم سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت ﷺ نے اپنے قرن کے بعد دو بار

قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ.

ذکر کیا یا تین بار پھر تمہارے بعد وہ لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے گواہی مانگے بغیر اور خیانت کریں گے اور ان کے پاس کوئی امانت نہ رکھے گا اور نذر مانیں گے اور پوری نہ کریں گے اور ظاہر ہوگا ان میں مٹاپا یعنی واسطے نہایت حرص ان کی کے دنیا پر اور نفع اٹھانے کے ساتھ لذتوں اس کی کے یہاں تک کہ موٹے ہوں گے بدن ان کے۔

فائدہ: اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر لوگوں کا نام ہے جو شریک ہوں کسی امر میں امور مقصودہ سے اور کہا جاتا ہے کہ یہ مقصود ہے ساتھ اس کے جبکہ جمع ہوں بیچ زمانے کسی نبی یا رئیس کے کہ جمع کرے ان کو ایک ملت یا مذہب یا عمل اور بولا جاتا ہے قرن زمانے کی ایک مدت کو اور اختلاف ہے اس کی حد معین کرنے میں دس برس سے ایک سو بیس برس تک لیکن میں نہیں جانتا کہ کسی نے ستر برس کی تصریح کی ہو اور نہ ایک سو دس برس کی اور ان کے سوائے جو قول ہیں ان کا کوئی نہ کوئی قائل ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے بیچ حدیث عبداللہ بن بسر کے جو دلالت کرتا ہے کہ قرن سو برس کا ہوتا ہے اور یہ مشہور ہے اور صاحب مطالع نے کہا کہ قرن ایک امت ہے کہ ہلاک ہوئی اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے اور نہیں ذکر کیا صاحب محکم نے پچاس برس کو اور ذکر کیا دس سے ستر تک پھر کہا کہ یہ ہے قدر متوسط عمروں اہل ہر زمانہ کی سے اور یہ ایک قول ہے اور مراد ساتھ قرن حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے بیچ صفت حضرت ﷺ کے کہ میں آدمیوں کے بہتر زمانے میں پیدا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ بہتر اس امت کا وہ قرن ہے جس میں میں پیغمبر ہوا اور تحقیق ظاہر ہو چکا ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس تک تھا یا کچھ کم وبیش بنا بریں اختلاف کے ابو طفیل کی موت میں اور اگر اعتبار کیا جائے یہ بعد وفات حضرت ﷺ کی تو ہوں گے سو برس یا نوے یا ستانوے برس اور لیکن زمانہ تابعین کا اخیر تابعی کی موت تک پس اگر اعتبار کیا جائے سو برس سے تو تخمیناً ستر یا اسی برس ہوں گے اور لیکن جو ان کے بعد ہیں پس اگر اعتبار کیا جائے زمانے ان کا ایک سو برس سے تو ہوگا برابر پچاس برس کے پس ظاہر ہوا ساتھ اس کے کہ مدت قرن کی مختلف ہے ساتھ اختلاف عمروں اہل ہر زمانہ کے اور اتفاق ہے کہ تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس برس تک ہے سو اسی وقت نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور فلاسفہ نے سر اٹھائے اور مبتلا ہوئے اہل علم ساتھ کہنے کے قرآن کو مخلوق اور حالات میں سخت تغیر ہوا اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ پھر ان تین زمانوں کے بعد جھوٹ بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ شامل ہو گیا اقوال وافعال اور معتقدات کو اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو

اصحاب رضی اللہ عنہم سے ملے ہوئے ہیں تو یہ حدیث تقاضا کرتی ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم افضل ہوں تابعین سے اور تابعین افضل ہوں تبع تابعین سے لیکن یہ افضلیت بہ نسبت مجموع کے ہے یا افراد کے اس میں بحث ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ افضلیت بہ نسبت افراد کے ہے یعنی ہر ہر صحابی افضل ہے تابعین سے اور پہلا قول ابن عبدالبر کا ہے یعنی بعض اصحاب رضی اللہ عنہم افضل ہیں تابعین سے نہ کل اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یا خرچ کی اپنے مال سے کچھ چیز بہ سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں برابر ہے اس کی فضیلت میں بعد اس کے کوئی ہو اور لیکن جس کے واسطے یہ بات واقع نہیں ہوئی تو اس میں بحث ہے اور اصل اس میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے: ﴿لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا﴾ یعنی نہیں برابر تم میں سے جس نے خرچ کیا پہلے فتح کے اور جہاد کیا یہ لوگ افضل ہیں درجے میں ان لوگوں سے جنہوں نے خرچ کیا بعد اس کے اور جہاد کیا اور ابن عبدالبر نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمی کے برابر ثواب ہوگا کہا گیا کہ برابر پچاس آدمیوں کے ان میں سے یا ہم میں سے فرمایا کہ تم میں سے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی عمل نہیں واسطے دیکھنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیکن کہ جو شخص کہ اتفاق پڑا اس کو دور کرنے مکروہ چیز کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جلدی کرنے کا طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہجرت کے یا مدد کے اور یاد رکھنے شرع کے کا جو سیکھی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پہنچانا اس کا اپنے پچھلوں کو تو پچھلوں میں سے کوئی اس کے برابر نہیں اس واسطے کہ نہیں کوئی خصلت خصلتوں مذکورہ سے مگر واسطے سبقت کرنے والے کے طرف اس کی مثل اجر اس شخص کا ہے جس نے عمل کیا ساتھ اس کے بعد اس کے پس ظاہر ہوئی فضیلت ان کی اور حاصل نزاع کا خالص ہے اس شخص کے حق میں کہ نہیں حاصل ہوا اس کو مگر محض مشاہدہ پس اگر تطبیق دی جائے درمیان مختلف حدیثوں مذکورہ کے تو ہوگی عمدہ بات۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ حدیث کہ ایک عمل کرنے والے کو پچاس اصحاب رضی اللہ عنہم کے برابر ثواب ہوگا نہیں دلالت کرتی اوپر افضل ہونے غیر اصحاب رضی اللہ عنہم کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر اس واسطے کہ محض زیادہ ہونا ثواب کا نہیں لازم پکڑتا ثبوت افضلیت مطلق کو اور نیز اجر پس سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوتا ہے کم و بیش ہونا اس کا بہ نسبت اس کی کہ مانند ہو اس کے اس عمل میں اور لیکن جو چیز کہ مراد پائی اس نے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا زیادتی فضیلت مشاہدہ کی سے تو کوئی شخص اس کے اس میں برابر نہیں اور ساتھ اسی طریق کے ممکن ہے تاویل پہلی حدیثوں کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر تعدیل اہل قرون ثلثہ کے یعنی تینوں زمانوں کے لوگ عادل ہیں اگرچہ متفاوت ہیں درجے ان کے فضیلت میں اور یہ محمول ہے غالب اور اکثریت پر اس واسطے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ایسے لوگ بھی تھے جن میں صفتیں مذکورہ مذمومہ پائی گئیں لیکن کم بخلاف ان لوگوں کے جوان

تین زمانوں کے بعد پیدا ہوئے کہ یہ صفتیں ان میں کثرت سے پائی گئیں اور مشہور ہوئیں اور اس حدیث میں بیان ہے ان لوگوں کا جن کی گواہی رد کی جاتی ہے اور وہ لوگ وہ ہیں جن میں یہ صفات مذمومہ پائی جائیں اور اس کی طرف اشارہ ہے ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ پھر بہت ہوگا جھوٹ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر کمی بیشی کے درمیان اصحاب رضی اللہ عنہم کے۔ (فتح)

۳۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

۳۳۷۸۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب رضی اللہ عنہم سے ملے ہوئے ہوں یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئی ہوں یعنی تبع تابعین پھر ان زمانوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر سبقت کرے گی ابراہیم نے کہا کہ اور تھے مارتے ہم کو شہادت اور عہد پر اور ہم چھوٹے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح شہادت میں گزر چکی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ﴾ وَقَالَ اللّٰهُ ﴿إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ہے بیان میں مناقب مہاجرین کے اور فضیلت ان کی کے ایک ان میں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی قحافہ ہیں تیمی یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ زکوۃ کا مال واسطے محتاجوں اور مہاجرین کے ہے یعنی اور اللہ نے فرمایا کہ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو ان کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت ان کو نکالا کافروں نے دو جانوں کو جب دونوں تھے غار میں اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتھ حضرت ﷺ کے غار میں۔

وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

فائدہ: مراد ساتھ مہاجرین کے وہ لوگ ہیں جو انصار کے علاوہ ہیں اور جو مسلمان ہوئے دن فتح کے اور لگا تار پس اصحاب رضی اللہ عنہم اس حیثیت سے تین قسم کے ہیں اور انصار وہ اوس اور خزرج ہیں اور ہم قسم ان کے اور غلام آزاد ان کے۔ جزم کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس کے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے اور یہی مشہور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ان کا نام عبدالکعبہ تھا اور ان کو لوگ عتیق بھی کہتے تھے اور یہ نام ان کا اس واسطے ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی تھی کہ وہ آگ سے آزاد ہیں اور واسطے پیش دستی ان کی کے طرف اسلام کے اور صدیق ان کا نام اس واسطے ہوا کہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانا یعنی کہتے ہیں کہ یہ نام ان کا معراج کی صبح رکھا گیا اور طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام آسمان سے صدیق اتارا اور لیکن نسب ان کا پس وہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب ہے جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب میں۔ اشارہ کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس آیت کے طرف ثبوت فضیلت مہاجرین کے واسطے اس چیز کے کہ شامل ہے اس کو آیت ان کی عمدہ صفتوں سے اور اس واسطے کہ اللہ نے ان کے لیے صدق کی گواہی دی۔ اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس آیت کے طرف فضیلت انصار کی پس تحقیق بجا لائے وہ امر کو بیچ مدد کرنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور تھی مدد اللہ کے واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ متوجہ ہونے کے طرف مدینے کے ساتھ بچا رکھنے[1] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں کی ایذا سے جو تلاش کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئے تھے تاکہ پھیریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد سے اور نیز اس آیت میں بیان ہے فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس واسطے کہ وہ تنہا ہیں ساتھ اس فضیلت کے یعنی ان کے علاوہ اور کسی کو یہ فضیلت حاصل نہیں اس واسطے کہ وہ اس سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور اپنی جان کے ساتھ ان کو بچایا کما سیاتی اور اللہ نے ان کے واسطے گواہی دی کہ وہ اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ یعنی جب نکلے مکے سے طرف مدینے کی۔ (فتح)

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اشْتَرٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَآءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِيْ فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۷۹۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے اونٹ کا پالان تیرہ درہم میں خریدا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب کو کہا کہ براء رضی اللہ عنہ کو کہے کہ میرے ساتھ پالان اٹھائے تو عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں کہوں گا یہاں تک کہ خبر دو مجھ کو کہ کس طرح کیا تم نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ تم مکے سے نکلے اور مشرکین تم کو تلاش کرتے تھے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے مکے سے

حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَّكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِيْ هَلْ أَرٰى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِيْ هَلْ أَرٰى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوْقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَّنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى فَحَلَبَ لِيْ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ

کوچ کیا تو ہم رات بھر بیدار رہے یا یوں کہا کہ ہم دن رات چلے یہاں تک کہ ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے اور ٹھیک دوپہر ہوئی تو میں نے نظر کی کہ کیا کوئی سایہ دیکھوں کہ اس میں جگہ کروں تو اچانک میں نے ایک پتھر دیکھا جس کے پاس میں آیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے واسطے کچھ سایہ ہے تو میں نے وہ جگہ برابر کی پھر میں نے اس پر حضرت ﷺ کے واسطے پوستین بچھائی پھر میں نے آپ ﷺ سے کہا یا حضرت ﷺ لیٹ جایئے تو حضرت ﷺ لیٹ گئے پھر میں چلا اپنے گرد نظر کرتا کہ کیا کوئی تلاش کرنے والا دیکھتا ہوں تو ناگہاں میں نے ایک چرواہا دیکھا کہ اپنی بکریوں کو پتھر کی طرف ہانکتا ہے چاہتا ہے اس سے جو ہم نے چاہا کہ اس کے سائے میں آئے سو میں نے اس سے پوچھا اور کہا کہ اے غلام تو کس کا ہے اس نے کہا کہ ایک مرد قریشی کا اور اس نے اس کا نام لیا تو میں نے اس کو پہچانا تو میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ کیا تجھ کو اجازت ہے کہ ہمارے واسطے دودھ دوہے اس نے کہا ہاں سو میں نے اس کو حکم کیا تو اس نے ایک بکری اپنی رانوں میں قابو کی تو پھر میں نے کہا کہ جھاڑ لے تھن کو مٹی سے پس اشارہ کیا اس طرح کہ اپنا ہاتھ دوسرے پر مارا تو اس نے میرے واسطے بقدر ایک پیالے کے دودھ دوہا میرے ساتھ چھاگل تھی کہ اس کے منہ پر کپڑا تھا تو میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک تو میں اس کو لے کر حضرت ﷺ کی طرف چلا تو میں نے حضرت ﷺ کی موافقت کی اس حال میں کہ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ پیجئے سو حضرت ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں راضی ہوا پھر میں نے

قُلْتُ قَدْ آنَ الرَّحِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ فَقُلْتُ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾.

کہا کہ یا حضرت ﷺ پس تحقیق کوچ کا وقت آیا حضرت ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں سو ہم نے کوچ کیا اور قریش کے لوگ ہم کو تلاش کرتے تھے تو کسی نے ان میں سے ہم کو نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک کے کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ یہ تلاش کرنے والا ہم کو آملا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کر بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ جو عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں کہوں گا کہ یہاں تک کہ تم ہم کو خبر دو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہے عازب رضی اللہ عنہ بھیجنے بیٹے اپنے کے سے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ ان سے حدیث بیان کریں اور جو روایت پہلے گزر چکی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کرنے کو کسی شرط پر معلق نہیں کیا اس واسطے کہ اس میں صرف اتنا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو کہ میرے ساتھ پالان اٹھا لے چلے تو میں نے اس کو اٹھایا تو ممکن ہے تطبیق درمیان دونوں کے بایں طور کہ عازب رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اول شرط کر لی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا سوال قبول کر لیا تھا پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ چلنے کو تیار ہوئے تو عازب رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدے کا پورا کرنا چاہا یعنی بیان کرنا حدیث کا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور خطابی نے کہا کہ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے جو حدیث پڑھانے کی اجرت کو جائز رکھتا ہے اور یہ استدلال باطل ہے اس واسطے کہ انہوں نے حدیث پڑھانے کو پونجی اور پیشہ ٹھہرایا ہے اور جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عازب رضی اللہ عنہ کے درمیان واقع تھا وہ تو فقط بنا بر مقتضی عادت کے تھا جو سوداگروں کے درمیان جاری ہے کہ اسباب اٹھانے کو اپنا آدمی خریدار کے ساتھ دیتے ہیں برابر ہے کہ اس کو اجرت دے یا نہ دے اور نہیں شک ہے اس میں کہ استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر جواز کے بعید ہے واسطے موقوف ہونے اس کے کے اس پر کہ اگر عازب رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو بھیجنے سے باز رہتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حدیث بیان کرنے سے باز رہتے اور مہلب نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دودھ پیا حضرت ﷺ نے ان بکریوں سے اس واسطے کہ تھا یہ معاملہ بیچ وقت کرم کرنے کے آپس میں اور نہیں معارض ہے اس کے یہ حدیث کہ نہ دوہے کوئی جانور کسی کا بغیر اس کے اذن کے اس واسطے کہ واقع ہوا ہے یہ جھگڑے کے زمانے میں یا یہ دوسری حدیث محمول ہے اوپر اچک لینے کے اور پہلی حدیث میں یہ بات واقع نہیں ہوئی بلکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے چرواہے سے کہا کہ کیا تجھ کو مالک سے اجازت ہے دوہنے کے واسطے اس کے جو تیرے پاس وارد ہو تو اس نے کہا کہ ہاں یا جاری ہوئی اوپر عادت مالوفہ کے اس کی اباحت میں اور اجازت دوہنے کی گزرنے والے پر واسطے مسافر کے تو ہوگا ہر چرواہے کو

اذن بیچ اس کے اور داؤدی نے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس واسطے دودھ پیا کہ آپ ﷺ مسافر تھے اور مسافر کو پینا جائز ہے جب کہ محتاج ہو خاص کر حضرت ﷺ کو اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں خدمت تابع آزاد کے واسطے متبوع اپنے کی بیداری میں اور دور کرنے اس سے مکروہ چیز وقت سونے ان کے کے اور شدت محبت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت ﷺ کے ساتھ اور ادب ان کے ساتھ آپ ﷺ کے اور مقدم کرنے ان کے کے اپنی جان پر اور اس میں ادب ہے کھانے اور پینے کا اور استحباب پاک صاف کرنے کا واسطے اس چیز کے کہ کھائی جائے اور اس میں ساتھ لینا اسباب سفر کا ہے مانند چھاگل اور دسترخوان کے اور یہ توکل کے منافی نہیں اور باقی شرح اس کی ہجرت میں آئے گی۔ (فتح)

۳۳۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

۳۳۸۰۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے کہا اور ہم غار میں تھے کہ اگر کوئی ان میں سے اپنے پاؤں کے تلے نظر کرے تو ہم کو دیکھ لے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا گمان ہے تیرا ساتھ ان دو شخصوں کے کہ ان کا تیسرا اللہ ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اپنا سر اٹھایا تو ناگہاں میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ آئے مشرکین اس پہاڑ پر جس میں غار تھی جس میں حضرت ﷺ تھے یہاں تک کہ اس پر چڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو ان کو نہایت خوف پیدا ہوا تو اس وقت حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کر بے شک اللہ ہے ساتھ ہمارے اور حضرت ﷺ نے دعا کی تو ان پر تسکین اتری اور یہ جو کہا کہ تیسرا ان کا اللہ ہے یعنی ان کا مددگار اور ناصر ہے نہیں تو اللہ تیسرا ہے ہر دو کا ساتھ علم اپنے کے اور اس حدیث میں فضیلت ظاہرہ ہے واسطے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور اس میں ہے کہ غار کا دروازہ پست تھا پس تحقیق واقدی کی سیر میں واقع ہوا کہ ایک آدمی اپنا ستر کھول کر پیشاب کرنے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ اس نے ہم کو دیکھ لیا حضرت ﷺ نے کہا کہ اگر ہم کو دیکھتا تو اپنا ستر نہ کھولتا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے اس بیان میں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دو مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رہے کہا ہے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: موصول کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے نماز میں ساتھ اس لفظ کے سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ اور شاید یہ روایت بالمعنی ہے۔

۳۳۸۱۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَكٰی أَبُوْ بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَآئِهٖ أَنْ یُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُیِّرَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِیْ بَكْرٍ.

۳۳۸۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے مختار کیا ہے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں تو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے تو ہم کو تعجب آیا ان کے رونے سے یہ کہ خبر دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے سے کہ اختیار دیا گیا یعنی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ روتے ہیں پھر جب جلد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب ہم اس کا مطلب سمجھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مختار تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کی خبر دی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ تر عالم تھے وہ اس رمز کو سمجھ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بے شک سب آدمیوں سے سب سے بڑا احسان کرنے والا مجھ پر ساتھ دینے میں اور اپنے مال خرچ کرنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو جانی اور خالص دوست ٹھہراتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اور ان کے درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دیے جائیں مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رہے۔

فائدہ: مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحاب رضی اللہ عنہم کے دروازے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار درہم خرچ کیے اور یہ جو کہا کہ اسلام کی برادری ہمارے اور اس کے درمیان ہے تو نہیں وارد ہوتا اس پر مشترک ہونا تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کا بیچ اس فضیلت کے اس واسطے کہ راجح ہونا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پہچانا گیا ہے اس کے غیر سے اور برادری اسلام کی اور محبت اس کی جدا جدا ہے مسلمانوں میں بیچ مدد کرنے دین کے اور بلند کرنے کلمہ حق کے اور تحصیل کثرت ثواب کے اور واسطے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس کا اکثر حصہ ہے اور خطابی اور ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث میں خصوصیت ظاہر ہے واسطے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور اس میں اشارہ قوی ہے طرف مستحق ہونے ابوبکر رضی اللہ عنہ

کے واسطے خلافت کے اور خاص کر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ حضرت ﷺ کی اخیر زندگی میں تھا اور اس وقت میں کہ حکم کیا ان کو اس میں کہ نہ امامت کرے ان کی مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور تحقیق دعوی کیا ہے بعض نے کہ مراد ساتھ دروازے کے خلافت ہے اور اس کے بند کرنے کے حکم سے مراد اس کا چاہنا ہے تو گویا کہ کہا کہ نہ چاہے کوئی اور نہ طلب کرے خلافت کو مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ پس تحقیق نہیں حرج واسطے ان کے اس کے طلب کرنے میں اور اسی کی طرف میل کی ہے ابن حبان نے پس کہا اس نے بعد روایت کرنے اس حدیث کے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ وہ خلیفہ ہیں بعد حضرت ﷺ کے اور تعاقب کیا ہے محب طبری نے ابن حبان کی کلام کا سو کہا کہ ذکر کیا ہے عمر بن بشیر نے اخبار مدینہ میں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گھر جس کے دروازے کو کھلا رکھنے کا حکم فرمایا تھا وہ مسجد سے ملا ہوا تھا اور ہمیشہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہا یہاں تک کہ اس کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں بیچ ڈالا۔

تنبیہ: ایک روایت میں ہے کہ حکم کیا حضرت ﷺ نے ساتھ بند کرنے دروازوں کے مگر دروازے علی رضی اللہ عنہ کے اور تطبیق یہ ہے کہ مراد ساتھ بند کرنے دروازوں کے واقع ہوا ہے دو بار پس پہلی بار میں مستثنیٰ کیا علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسری بار میں مستثنیٰ کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لیکن نہیں تمام ہوتی یہ تطبیق مگر ساتھ اس کے کہ محمول کیا جائے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قصے کو اوپر دروازے حقیقی کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قصے کو اوپر دروازے مجازی کے یعنی کھڑکی کے اور گویا کہ جب ان کو حکم ہوا ساتھ بند کرنے دروازوں کے تو انہوں نے دروازوں کے بند کر دیا اور کھڑکیاں نکالیں تا کہ ان سے مسجد میں جلدی داخل ہوں پس حکم کیے گئے ساتھ بند کرنے ان کے کے اور ساتھ اسی طریق کے تطبیق دی ہے طحاوی نے پس کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ مسجد سے باہر تھا اور کھڑکی مسجد کے اندر تھی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ نہ تھا مگر اندر مسجد کے یعنی تو ان کا دروازہ کھلا رہا جیسا کہ ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال کسی کو کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد سے گزرے سوائے میرے اور تیرے یعنی علی رضی اللہ عنہ کے اور باب کی حدیث میں فضیلت ظاہرہ ہے واسطے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور یہ کہ وہ لائق تھے اس کے کہ حضرت ﷺ ان کو اپنا جانی دوست ٹھہرائیں اگر مانع نہ ہوتا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ واسطے خلیل کے ایک صفت ہے خاص تقاضا کرتی ہے عدم مشارکت کو بیچ اس کے اور یہ کہ مسجدیں نگاہ رکھی جائیں نہ ترغیب سے واسطے ان میں راہ پانے سے بغیر ضرورت مہمہ کے اور اشارہ کرنا ساتھ علم خاص کے سوائے تصریح کے اور اس میں ترغیب ہے واسطے اختیار کرنے آخرت کے دنیا پر اور اس میں شکر محسن کا ہے اور اس کی ثناء کرنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر رسول اللہ ﷺ ہیں اور پھر ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کو تین چیزیں ملی ہیں کہ ان میں سے ایک کا ہونا بہتر ہے مجھ کو سرخ اونٹ سے ایک ان کو حضرت ﷺ نے اپنی بیٹی نکاح کر دی اور نے گھر ان سے اولاد ہوئی اور بند کیے گئے سب دروازے مسجد کی طرف سے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا مسجد کے

اندر رہا اور حضرت ﷺ نے ان کو خیبر کے دن جھنڈا دیا اور ایک روایت میں ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھ کو علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کی پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ رہے علی رضی اللہ عنہ پس نہ پوچھ حال ان کا کسی سے اور نظر کر طرف درجے ان کے پاس حضرت ﷺ کے کہ مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دیے گئے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا کھلا رہا۔ (فتح)

بَابُ فَضْلِ أَبِیْ بَکْرٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان میں فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بعد حضرت ﷺ کے

فائدہ: یعنی بیچ درجے فضیلت کے اور نہیں مراد بعدیت زمانے کی اس واسطے کہ فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ثابت تھی حضرت ﷺ کی زندگی میں جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث باب کی۔

۳۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

۳۳۸۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے ہم بہتر کہتے ایک کو دوسرے سے درمیان لوگوں کے حضرت ﷺ کے زمانے میں یعنی کہتے تھے کہ فلانا بہتر ہے فلانے سے الخ سو ہم بہتر جانتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یعنی بعد حضرت ﷺ کے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کو برابر نہ کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے پھر ہم ان کے بعد اصحاب کو چھوڑ دیتے ایک کو دوسرے سے بہتر نہ کہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تھے ہم کہتے حالانکہ حضرت ﷺ زندہ تھے کہ سب امت سے افضل حضرت ﷺ ہیں پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ﷺ یہ بات سنتے تھے اور اس پر انکار نہ کرتے تھے اور اس حدیث میں تقدیم عثمان رضی اللہ عنہ کی ہے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے جیسا کہ وہ مشہور ہے نزدیک جمہور اہل سنت کے اور بعض سلف کا یہ مذہب ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقدم ہیں عثمان رضی اللہ عنہ پر اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور بعض کہتے ہیں کہ اس نے اس سے رجوع کیا ہے اور نیز قائل ہے ساتھ اس کے ابن خزیمہ اور ایک گروہ پہلے اس کے اور بعد اس کے اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں فضیلت دیتے ہم ایک کو دوسرے پر یہ قول مالک کا ہے مدونہ میں اور تابع ہوئی ہے اس کے ایک جماعت ان میں سے یحییٰ بن قطان ہیں اور متاخرین سے ابن حزم ہیں اور حدیث باب کی حجت ہے واسطے جمہور کے اور طعن کیا ہے اس میں ابن عبدالبر نے اور مسند کیا ہے اس کو طرف ہارون بن اسحاق کے کہ کہا اس نے کہ میں نے یحییٰ بن معین

سے سنا کہتے تھے کہ جو کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور پہچانے واسطے علی رضی اللہ عنہ کے سابق ہونا اور فضیلت اس کی تو وہ صاحب سنت کا ہے۔ میں نے کہا کہ بعض کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ پھر چپ رہتے ہیں تو یحییٰ نے ان کے حق میں بہت سخت کلام کیا اور تعاقب کیا گیا ہے بایں طور کہ ابن معین نے انکار کیا ہے رائے قوم سے اور وہ عثمانیہ ہیں جو عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں زیادتی کرتے ہیں اور ناقص جانتے ہیں علی رضی اللہ عنہ کو اور نہیں شک ہے اس میں کہ جو اختصار کرے اس پر اور علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت نہ پہچانے تو وہ مذموم ہے اور نیز ابن عبدالبر نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث خلاف قول اہل سنت کے ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ افضل ہیں سب لوگوں سے بعد تینوں اصحاب رضی اللہ عنہم کے پس تحقیق اہل سنت نے اجماع کیا ہے اس پر کہ علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں سب خلق سے بعد تینوں کے اور دلالت کی اجماع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غلط ہے اگرچہ اس کی سند ان تک صحیح ہے اور نیز تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ نہیں لازم آتا ان کے چپ رہنے سے اس وقت تفضیل ان کی سے عدم تفضیل ان کی ہمیشہ اور بایں طور کہ اجماع مذکور سوائے اس کے نہیں کہ پیدا ہوا ہے بعد اس زمانے کے کہ قید کیا ہے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پس ان کی حدیث غلط نہ ہوگی اور جو میں گمان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن عبدالبر نے تو صرف اس زیادتی کا انکار کیا ہے کہ ہم پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سب اصحاب رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دیتے ہیں یعنی ایک کو دوسرے سے افضل نہیں جانتے تھے اور باوجود اس کے پس نہیں لازم آتا ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے ان کے سے اس وقت کہ ان کو علی رضی اللہ عنہ کے ان کے غیروں پر افضل ہونے کا اعتقاد بھی نہ ہو اور تحقیق اقرار کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ساتھ مقدم کرنے علی رضی اللہ عنہ کے ان کے غیروں پر جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور تحقیق وارد ہو چکی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں قید خیریت مذکورہ کی اور افضلیت کی ساتھ اس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ خلافت کے جیسا کہ ابن عساکر نے روایت کی ہے اور ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ افضل اصحاب رضی اللہ عنہم میں وہ ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے اور معین کیا ہے بعض نے ان میں سے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور بعض کہتے ہیں کہ افضل سب اصحاب رضی اللہ عنہم میں عباس رضی اللہ عنہ ہیں اور اس قول سے انکار کیا گیا ہے اس کا قائل اہلسنت سے نہیں اور نہ مسلمانوں سے اور بعض کہتے ہیں کہ افضل ان میں سے عمر رضی اللہ عنہ ہیں مطلق واسطے استدلال کرنے کے ساتھ حدیث آئندہ کے خواب کے بیان میں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول کھینچا اور اس کے کھینچنے میں سستی تھی اور یہ استدلال واہی ہے اور نقل کیا ہے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اجماع کیا ہے اصحاب نے اور تابعین نے اوپر افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے پھر علی رضی اللہ عنہ کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا قَالَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ

باب ہے اس بیان میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست ٹھہراتا کہا اس کو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے

٣٣٨٣ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ.

٣٣٨٣۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت سے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی جانی دوست ٹھہراتا لیکن میرا بھائی اور ساتھی ہے۔

فائدہ: تحقیق وارد ہوئیں یہ حدیثیں بیچ نفی خلت کے حضرت ﷺ سے یعنی حضرت ﷺ نے آدمیوں میں سے کسی کو اپنا جانی دوست نہیں ٹھہرایا اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا جانی دوست ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور یہ معارض ہے باب کی حدیث کے پس اگر حدیث ثابت ہو تو تطبیق یہ ہے کہ جب حضرت ﷺ اس بات سے بری ہوئے واسطے تواضع اپنے رب کے اور تعظیم اس کی کے تو پھر اللہ نے ان کو اس کی اجازت دی اس واسطے کہ ان کی طرف آپ ﷺ کا شوق دیکھا اور واسطے اکرام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔ (فتح)

٣٣٨٤ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ وَّمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ التَّبُوْذَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُهٗ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ مِثْلَهٗ.

٣٣٨٤۔ ایوب بسند سابق ہے اور فرمایا کہ اگر میں کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی جانی دوست ٹھہراتا لیکن برادری اسلام کی افضل ہے۔

فائدہ: اور اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ خلت افضل ہے اسلام کی برادری سے اس واسطے کہ وہ لازم پکڑتی ہے اس کو اور زیادتی کو پس بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ دوستی اسلام کے ساتھ حضرت ﷺ کی افضل ہے دوستی اس کے سے ساتھ غیر آپ ﷺ کے اور بعض کہتے ہیں کہ افضل ساتھ معنی فاضل کے ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ مودت اور خلت اور محبت اور صداقت سب کے ایک ہی معنی ہیں یا فرق ہے اہل لغت نے کہا کہ خلت کے معنی مودت اور صداقت کے ہیں اور کہتے ہیں کہ خلت کا رتبہ بلند ہے اور یہی ہے وہ بات جس کے ساتھ باب کی حدیث مشعر ہے اور اسی طرح قول حضرت ﷺ کا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو جانی دوست ٹھہراتا پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ آدمیوں میں سے کوئی حضرت ﷺ کا خلیل نہ تھا اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے آپ ﷺ کی محبت واسطے ایک جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی کے مانند ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین رضی اللہ عنہما وغیرہم کے اور اگر کوئی

کہے کہ اللہ نے ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور محمد ﷺ کو محبوب تو محبت کا درجہ خلت سے اونچا ہوگا تو جواب یہ ہے کہ حضرت ﷺ کے واسطے دونوں امر ثابت ہیں پس ہوگا راجح ہونا حضرت ﷺ کا دو جہتوں سے بعض اہل لغت نے کہا کہ خلیل وہ ہے جس کے دل میں تیرے سوا کسی کی خیر کی گنجائش نہ ہو اور بعض کہتے ہیں کہ خلیل خلہ سے مشتق ہے جس کے معنی حاجت کے ہیں اور یہ بہ نسبت انسان کے ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بندہ خلیل کی نصرت اور معاونت کرے۔ (فتح)

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِيْ أَبَا بَكْرٍ.

۳۳۸۵۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ لکھا اہل کوفہ نے طرف ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی دادا کے باب میں کہ اس کا کیا حصہ ہے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا لیکن جس کے حق میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اس امت سے جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ ان کو ٹھہراتا دادا کو بمقام باپ کے اتارا ہے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو بمقام باپ کے ٹھہرایا تو جو حصہ باپ کو ملتا ہے وہ اس کو ملے گا۔

فائدہ: اس کی شرح فرائض میں آئے گی۔

بَابٌ

یہ باب ہے

۳۳۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ.

۳۳۸۶۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ﷺ کے پاس آئی تو حضرت ﷺ نے اس کو حکم کیا کہ میرے پاس پھر آنا اس عورت نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں یعنی اگر آپ ﷺ وفات پا گئے ہوں تو پھر میں کس کے پاس آؤں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ہم نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم آپ ﷺ کے بعد اپنے مال کا صدقہ کس کو دیا کریں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور یہ حدیث اگر ثابت ہو تو صریح تر ہے باب کی حدیث میں اشارہ سے طرف اس کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں بعد آپ ﷺ کے لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور سہل سے روایت ہے

کہ ایک گنوار نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تو اس نے کہا کہ اگر آپ ﷺ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا حاکم کون ہوگا تو فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا کہ پھر اس کے بعد کون فرمایا عمر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے یہ حدیث طبرانی نے اور اس حدیث میں ہے کہ جو حضرت ﷺ کے بعد خلیفہ ہو لازم ہے اس پر پورا کرنا حضرت ﷺ کے وعدوں کا اور اس میں رد ہے شیعہ پر ان کے گمان میں کہ حضرت ﷺ نے نص کی اوپر خلیفہ بنانے علی رضی اللہ عنہ کے اور عباس رضی اللہ عنہ کی اور ان کی بحث احکام میں آئے گی۔ (فتح)

۳۳۸۷ ۔ حَدَّثَنِیْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِی الطَّیِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَیَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا یَقُوْلُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوْ بَکْرٍ.

۳۳۸۷۔ ہمام سے روایت ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ صحابی سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا یعنی ابتداء اسلام میں اور نہ تھے ساتھ آپ ﷺ کے مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ایک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یعنی جب میں مسلمان ہوا اس وقت ابھی صرف یہی چند آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

فائدہ: وہ پانچ غلام یہ تھے بلال رضی اللہ عنہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ اور شقران رضی اللہ عنہ اور دونوں عورتیں یہ تھیں خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا اور اس حدیث میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب آزاد مردوں سے پہلے مسلمان ہوئے لیکن مراد عمار رضی اللہ عنہ کی ساتھ اس کے وہ شخص ہے جس کا اسلام ظاہر ہوا نہیں تو اس وقت ایک اور گروہ بھی تھا جو مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہوں نے اپنا اسلام اپنی برادری سے چھپایا ہوا تھا۔ (فتح)

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ عَنْ عَائِذِ اللهِ أَبِیْ إِدْرِیْسَ عَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَکْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ حَتّٰی أَبْدٰی عَنْ رُکْبَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّیْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَیْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ

۳۳۸۸۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے تھے یہاں تک کہ اپنے دونوں زانو کھولے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو کسی سے جھگڑا کیا ہے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ بے شک میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا تھا تو میں نے اس کی ایذا میں جلدی کی پھر میں نادم ہوا تو میں نے اس سے سوال کیا کہ مجھ کو قصور معاف کرے تو اس نے معاف کرنے سے انکار کیا تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم کو اللہ بخشے یہ

فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَّغْفِرَ لِيْ فَأَبٰى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتٰى مَنْزِلَ أَبِيْ بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا لَا فَأَتٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتّٰى أَشْفَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا.

آپ ﷺ نے تین بار فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ نادم ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو پوچھا کہ کیا یہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں گھر والوں نے کہا کہ نہیں پھر حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ کا چہرہ متغیر ہوا یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر غصے ہوئے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈرے اور دوزانو ہو کر بیٹھے پس کہا کہ یا حضرت ﷺ بے شک میں نے دو بار ظلم کیا تھا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مجھ کو اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا ہے سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچا نبی ہے اور انھوں نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر چھوڑ دو گے آپ ﷺ نے دو بار فرمایا یعنی کسی طرح کا ان کو رنج نہ پہنچاؤ سو اس قصے کے بعد کسی نے ان کو تکلیف نہیں دی۔

فائدہ: اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام اصحاب رضی اللہ عنہم پر اور یہ کہ نہیں لائق ہے فاضل کو یہ کہ اپنے آپ سے افضل کے ساتھ غصے ہو وہ اور یہ کہ جائز ہے مدح کرنی مرد کی اس کے روبرو اور محل اس کا وہ ہے جب کہ فتنے اور خود پسندی سے امن ہو اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ پیدا ہوا ہے آدمی بشریت سے یہاں تک کہ باعث ہوا اس کو غضب اوپر اختیار کرنے خلاف اولی کے لیکن جو دین میں فاضل ہو وہ جلدی کرتا ہے رجوع میں طرف اولیٰ کی اور اس میں بیان ہے اس کا کہ پیغمبر کا غیر اگرچہ فضیلت میں نہایت درجے کو پہنچے نہیں ہے معصوم گناہ سے اور اس میں استحباب سوال استغفار کا ہے اور معاف کر لینے کا مظلوم سے اور یہ کہ جو اپنے ساتھی پر غصے ہو تو منسوب کرے اس کو اس کے باپ کی طرف یا دادا کی طرف اور یہ کہ گھٹنا پردے میں شامل نہیں۔ (فتح)

٣٣٨٩۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ

٣٣٨٩۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا ان کو حضرت ﷺ نے اوپر لشکر جنگ ذات سلاسل کے سو میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ سب لوگوں میں کون آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے کہا مردوں سے فرمایا اس کا

السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا.

باپ میں نے کہا پھر کون فرمایا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پس گنا کئی مردوں کو۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر ابوعبیدہ بن جراح پھر حضرت ﷺ چپ رہے اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند سنی اور وہ کہتی تھیں کہ البتہ میں نے معلوم کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے نزدیک میرے باپ سے زیادہ پیارے ہیں تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ بھی ان میں داخل ہوں گے جس کو عمرو رضی اللہ عنہ نے مبہم رکھا ہے اور یہ حدیث اگرچہ ظاہر میں عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معارض ہے لیکن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ترجیح ہے اس واسطے کہ وہ حضرت ﷺ کے فعل سے ہے اور یہ حضرت ﷺ کی تقریر سے ہے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ اختلاف جہت محبت کے پس ہو گی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں بنا بر عموم اس کے کے برخلاف علی رضی اللہ عنہ کے اور صحیح ہو گا اس وقت داخل ہونا اس کا اس شخص میں کہ مبہم رکھا ہے اس کو عمرو رضی اللہ عنہ نے اور معاذ اللہ یہ کہ کہے تو جیسا کہ رافضی لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابہام عمرو رضی اللہ عنہ کا ہے اس چیز میں کہ روایت کی اس واسطے کہ اس کے اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ چیز تھی یعنی عمرو رضی اللہ عنہ نے عداوت سے علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ (فتح)

٣٣٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ

٣٣٩٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنی بکریوں میں تھا تو اس پر ایک بھیڑیا دوڑا ان میں سے ایک بکری لے گیا تو چرانے والے نے اس کو تلاش کیا تو بھیڑیے نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا سو کہا کہ کون بھیڑ بکری کو بچائے گا سبع کے دن جس دن کہ اس کا کوئی چرانے والا میرے سوا نہ ہو گا اور جس حالت میں کہ ایک مرد گائے کو ہانکتا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے تو گائے نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو اس سے کلام کیا سو کہا کہ میں اس بوجھ کے لادنے کے واسطے پیدا نہیں ہوئی لیکن میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوئی ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا کہ سبحان اللہ

النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں بلاشبہ اس بات کو سچا جانتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی سچا جانتے ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ دن سبع کے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کون بچائے گا ان کو جس دن ان میں شیر جا پڑے گا پس تو اس سے بھاگ جائے گا تو بقدر حاجت کے اس سے پکڑ لے گا اور میں پیچھے رہوں گا اس وقت میرے سوا کوئی اس کا چرانے والا نہ ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ہوگا وقت مشغول ہونے کے ساتھ فتنے کے تو اس وقت کوئی بکریوں کا چرانے والا نہ ہوگا پس اچک لیں گے ان کو درندے پس ہوگا بھیڑیا مانند چرانے والے کی واسطے ان کے واسطے تنہا ہونے اس کے ساتھ ان کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک جگہ ہے جس میں قیامت قائم ہوگی اور ایک روایت میں ہے کہ دن قیامت کے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ بھیڑیا اس وقت نہ ہوگا چرواہا واسطے بکریوں کے اور نہیں ہے کوئی تعلق واسطے اس کے ساتھ ان کے اور بعض کہتے ہیں کہ نام ہے عید کے دن کا کہ جاہلیت میں ان کے واسطے تھا مشغول ہوتے تھے اس میں ساتھ کھیل اور تماشے کے پس غافل ہوگا چرواہا اپنی بکریوں سے پس قادر ہوگا بھیڑیا بکریوں پر اور یہ جو کہا کہ میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہ ہوگا تو یہ واسطے مبالغہ کے ہے اوپر قادر ہونے میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یوم سبع سے دن شدت کا ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے کلام بھیڑیے کا واسطے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے پس روایت کی ہے ابونعیم نے دلائل میں اہبان بن اوس سے کہ میں اپنی بکریوں میں تھا تو بھیڑیا ایک بکری پر دوڑا تو میں نے اس کو ڈانٹا تو بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا اور مجھ سے کلام کرنے لگا اور کہنے لگا کہ کون بچائے گا ان کو جس دن تو مشغول ہوگا ساتھ اور کام کے ان سے منع کرتا ہے تو مجھ سے روزی میری جو مجھ کو اللہ نے دی تو میں نے اپنے ہاتھ سے تالی ماری تو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز عجیب تر اس سے تو بھیڑیے نے کہا کہ عجب تر اس سے یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں کھجور کے درختوں کے درمیان اللہ کی طرف بلاتے ہیں پھر اہبان حضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو خبر دی تو اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں حاضر تھے پھر خبر دینے کے وقت ان کو اپنے ساتھ شامل کیا اور احتمال ہے کہ شاید حضرت ﷺ کو ان کے ایمان کے صدق کا غلبہ اور قوی ہونا یقین کا معلوم ہو چکا ہے اس واسطے کہ تصدیق میں ان کو اپنے ساتھ شامل کیا اور یہ لائق تر ہے ساتھ داخل ہونے کے ان کے مناقب میں اور اس حدیث میں جواز تعجب کا ہے خوارق عادت سے اور متفاوت ہونا آدمیوں کا معارف میں۔ (فتح)

٣٣٩١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

٣٣٩١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس حالت میں کہ میں سوتا تھا تو میں نے اپنے آپ کو دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا پھر اس کو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لیا سو اس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور اللہ ان کو معاف کرے گا پھر وہ ڈول بلکا ہو گیا پھر اس کو ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے لیا سو میں نے آدمیوں سے ایسا عجب زور آور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہاں تک کہ انہوں نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے ان کو ان کے بیٹھنے کی جگہ میں بٹھایا۔

فائدہ: اس کی شرح تعبیر میں آئے گی۔

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوْسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهٗ.

۳۳۹۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹے تکبر سے یعنی اس کو ٹخنے سے نیچے چھوڑے اللہ اس کو قیامت کے دن نہیں دیکھے گا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے کپڑے کی ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے مگر یہ کہ میں اس کی خبر گیری کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یعنی تیرے ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں۔

فائدہ: اس کی شرح لباس میں آئے گی اور اس میں فضیلت ظاہرہ ہے واسطے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے حرص کرنے اس کے کے دین پر اور واسطے گواہی دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ان کے اس چیز میں کہ کراہت کے منافی ہے۔ (فتح)

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ

۳۳۹۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چیز کا جوڑا

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

دے گا اللہ کی راہ میں وہ بہشت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا کہیں گے اے بندے اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے سو جو نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو غازیوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو خیرات کرنے والوں سے ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں سے ہوگا وہ صیام کے دروازے سے یعنی الریان سے بلایا جائے گا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں اس شخص پر جوان دروازوں سے بلایا جائے گا کوئی ضرورت یعنی مقصود صرف بہشت میں داخل ہونا ہے وہ ہر صورت میں حاصل ہے خواہ کسی دروازے سے آئے اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھلا کوئی سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور البتہ مجھ کو امید ہے کہ تم انہیں لوگوں میں سے ہو گے جو بہشت کے سب دروازوں سے بلائے جائیں گے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اللہ کی راہ میں تو مراد یہ ہے کہ بیچ طلب ثواب اللہ کے اور وہ عام تر ہے جہاد وغیرہ عبادات سے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہر عامل بلایا جائے گا اس عمل کے دروازے سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلائیں گے اس کو چوکیدار بہشت کے سب چوکیدار دروازوں کے کہیں گے آؤ میاں فلانے ادھر آیئے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بہشت کے دروازے آٹھ ہیں اور باقی رہا ارکان سے حج اور اس کے واسطے بھی بلا شک ایک دروازہ ہے اور لیکن تین دروازے باقی ہیں سو ان میں سے ایک ان لوگوں کے واسطے ہوگا جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ متوکلون کا ہے اس میں سے وہ لوگ داخل ہوں گے جن پر کچھ حساب اور عقاب نہیں اور لیکن تیسرا پس احتمال ہے کہ باب الذکر ہو یا باب العلم اور احتمال ہے کہ مراد دروازوں سے اس حدیث میں وہ دروازے ہوں جو بہشت کے اصل دروازوں کے اندر ہوں یعنی جیسے کہ کوٹھیوں کے دروازے لان کے دروازوں کے اندر ہوتے ہیں اس واسطے کہ نیک عمل زیادہ ہے گنتی میں آٹھ سے اور اس حدیث میں اشعار ہے کہ جو لوگ سب دروازوں سے بلائے جائیں گے وہ نہایت قلیل اور تھوڑے ہیں اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ مراد عملوں مذکور سے عمل نفل ہیں نہ عمل واجب اس واسطے کہ ویسے لوگ بھی

بہت کثرت سے ہیں جن میں کل واجبات کا عمل جمع ہوتا ہے بخلاف نفلی عملوں کے کہ بہت کم ہیں ایسے شخص جن کو سب قسم کے نفلی عملوں کے ساتھ عمل حاصل ہو پھر جس میں یہ سب عمل جمع ہوں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بلایا جائے گا وہ سب دروازوں سے بطور تکریم کے نہیں تو بہشت میں تو وہ صرف ایک ہی دروازے سے داخل ہوگا اور شاید وہ دروازہ اس کے غالب عمل کا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے کھولے جاتے ہیں تو اس سے بھی مراد تکریم ہے ورنہ وہ داخل تو فقط ایک ہی دروازے سے ہوگا کما تقدم اور یہ جو کہا کہ میں امید رکھتا ہوں تو امید اللہ اور اس کے رسول کی واقع ہے اور ساتھ اس تقریر کے داخل ہوگی یہ حدیث صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں اور ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ وہ تو ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں کہ جو شخص کوئی کام اکثر کرے اس کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اور ایسے شخص بہت کم ہیں جن میں نیکی کے سب عمل جمع ہوں اور یہ کہ فرشتے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ خوش ہوتے ہیں پس تحقیق خرچ کرنا جتنا زیادہ ہو اتنا ہی افضل ہے اور یہ کہ آرزو نیکی کی دنیا اور آخرت میں مطلوب ہے۔

تنبیہ: خرچ کرنا نماز اور جہاد اور علم اور حج میں ظاہر ہے اور اس کے سوا اور عملوں میں مشکل ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خرچ کرنے کے نماز اور روزے میں خرچ کرنا نفس اور بدن کا ہے۔ (فتح)

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ تَعْنِيْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَّأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ طِبْتَ

۳۳۹۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سخ (ایک جگہ کا نام ہے) میں تھے یعنی مدینے کی اوچان میں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ واقع ہوتا تھا میرے دل کچھ مگر یہی خیال کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے اور البتہ اللہ ان کو پھر اٹھائے گا اور البتہ کاٹ ڈالیں گے ہاتھ پاؤں مردوں کے یعنی جو کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کپڑا اٹھایا اور ان کو چوما کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہیں حالت زندگی اور موت میں قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت دوبارہ کبھی نہ

حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَيُّهَا الْحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَقَالَ ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ وَقَالَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ﴾ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ هَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِيْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِيْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا

چکھائے گا پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نکلے پھر کہا اے قسم کھانے والے یعنی عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر جاؤ جلدی نہ کرو سو جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تو عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء کی اور کہا کہ خبر ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا سو بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو بے شک اللہ زندہ ہے نہیں فوت ہوتا اور اللہ نے فرمایا کہ بے شک تم فوت ہونے والے ہو اور وہ بھی فوت ہونے والے ہیں اور اللہ نے فرمایا اور نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک رسول ہو چکے ان سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو پھر سسکیاں یعنی تنگ سانس لینے لگے لوگ روتے ہوئے اور جمع ہوئے انصار طرف سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بنی ساعدہ کی بیٹھک میں تو انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا شروع کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا کہ چپ رہو اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اس کلام کے کرنے سے مگر یہ کہ میں نے ایک کلام تیار کیا تھا یعنی میرے دل میں ایک بات سوجھی تھی سو مجھ کو بہت پسند آئی میں ڈرا کہ شاید ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو نہ پہنچیں یعنی ان کو وہ بات نہ سوجھے پھر کلام کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پس کلام کیا اس حال میں کہ لوگوں میں نہایت عمدہ کلام کرنے والے تھے سو اپنے کلام میں فرمایا کہ ہم سردار ہیں اور تم وزیر تو حباب بن منذر نے کہا کہ قسم ہے اللہ

الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ.

کی کہ ہم اس طرح نہیں کرتے ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں لیکن ہم امیر ہیں اور تم وزیر کہ قریش افضل ہیں سب عرب سے گھر میں یعنی کہ شریف تر ہیں ان سے حسب نسب میں پس بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ کی یا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بلکہ ہم تجھ سے بیعت کرتے ہیں پس تحقیق تم ہمارے سردار ہو اور ہم میں بہتر ہو اور بہت پیارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی تو کسی کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا کہ اس کو امید تھی کہ وہ امیر ہوں گے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ نے اس کو قتل کیا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت دوبارہ نہ چکھائے گا تو استدلال کیا ہے ساتھ اس کے جو منکر ہے زندگی کا قبر میں اور جواب دیا گیا ہے اہل سنت کی طرف سے جو اس کو ثابت کرتے ہیں کہ مراد نفی موت لازم کی ہے اس چیز سے جس کو ثابت کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ قول اپنے کے کہ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ دنیا میں اٹھائے گا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاٹیں ہاتھ ان کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے قائل ہیں اور نہیں ہے اس میں تعرض واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوتی ہے برزخ میں اور اس جواب سے بہتر یہ ہے کہ کہا جائے کہ قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے پیچھے موت نہیں بلکہ بدستور زندہ رہیں گے اور پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور شاید یہی حکمت ہے بیچ تعریف الموتتین کے یعنی جو مشہور معروف ہیں اور واقع ہیں بیچ حق ہر ایک کے سوائے پیغمبروں کے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قسم کھانا اپنے اجتہاد سے تھا اور اس میں بیان ہے راجح ہونے علم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے اور جو سوائے ان کے ہے اور اسی طرح راجح ہونا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ان پر واسطے ثابت رہنے ان کے بیچ مثل اس امر عظیم کے اور یہ جو کہا کہ جمع ہوئے انصار طرف سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی الخ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور جو ان کے ساتھ تھے پیچھے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور جمع ہوئے مہاجرین طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں کہا کہ تھے ہم گروہ مہاجرین کا اول سب لوگوں کے اسلام میں اور ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری اور قریبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار ہیں اور ہرگز نہیں درست ہوں گے عرب مگر ساتھ ایک مرد کے قریش سے سو لوگ قریش

کے تابعدار ہیں اور تم انصار ہمارے بھائی ہو اور اللہ کی کتاب میں اور ہمارے شریک ہو اللہ کے دین میں اور محبوب تر ہو لوگوں میں نزدیک ہمارے اور تم لائق تر ہو لوگوں میں ساتھ راضی ہونے کے قضا اللہ سے اور ماننے کے واسطے فضیلت اپنے بھائیوں کی اور یہ کہ نہ حسد کرو تم ان سے بہتری پر اور اس میں ہے کہ انصار نے کہا کہ پہلے ہم ایک مرد کو مہاجرین سے امیر بناتے ہیں اور جب وہ فوت ہو جائے تو پھر ایک مرد کو انصار سے سردار بنائیں گے پھر مہاجرین سے اور اسی طرح ہمیشہ لگا تار تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ جو ہمارے مخالف ہوگا اس کو مار ڈالیں گے تو کھڑے ہوئے حباب بن منذر پس کہا انہوں نے جیسے پہلے کہا اور پھر یہ کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم لڑائی کا سامان تیار کریں پس زیادہ ہوئی گفتگو اور بلند ہوئیں آوازیں یہاں تک کہ قریب تھا کہ ان کے درمیان لڑائی ہو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کا بیعت کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر مہاجرین نے ان سے بیعت کی پھر انصار نے اور یہ جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ سے یا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے تو یہ مشکل ہے باوجود پہچاننے ان کے کے کہ وہ لائق تر ہیں ساتھ خلافت کے ساتھ قرینے امامت نماز کے اور جواب اس کا یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شرم کی اس سے کہ اپنے آپ کا تزکیہ کریں پس کہیں مثلاً کہ میں لائق تر ہوں ساتھ سرداری تمہاری کے باوجود یہ کہ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ دونوں اس کو قبول نہیں کریں گے اور یہ جو کہا کہ اللہ اس کو قتل کرے تو یہ بددعا ہے اوپر اس کے اور ابن تین نے کہا کہ یہ جو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر تم میں سے تو یہ کہا تھا انہوں نے بنا بر عادت معروفہ کے کہ نہ امیر ہو کسی قوم کا مگر اسی قوم میں سے پھر جب انہوں نے یہ حدیث سنی کہ امام قریش سے ہیں تو انہوں نے اس سے رجوع کیا اور یقین کیا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث احکام میں آئے گی اور میں نے اس حدیث کے واسطے چالیس طرق جمع کیے ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے داؤد نے اس پر کہ خلیفہ کا قائم کرنا سنت موکدہ ہے اس واسطے کہ وہ ایک مدت ٹھہرے رہے کہ نہ تھا واسطے ان کے کوئی امام یہاں تک کہ بیعت ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اتفاق کے اوپر فرضیت اس کی کے اور ساتھ اس کے کہ چھوڑا انہوں نے اس کو واسطے قائم کرنے اعظم مہمات کے اور وہ مشغول ہونا ہے ساتھ دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوں اور مدت مذکورہ تھوڑا سا زمانہ ہے بعض دن میں سے معاف ہو جاتا ہے مثل اس کے واسطے اجتماع کلمہ کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول انصار کے کہ ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر تم میں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنے پیچھے خلیفہ نہیں بنایا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص آدمی کو معین نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو اور ساتھ اسی کے تصریح کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے قرطبی نے کہا کہ اگر ہوتی نزدیک کسی کے مہاجرین اور انصار سے نص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر معین کرنے کسی خاص شخص کے واسطے خلافت کے تو البتہ اس میں اختلاف نہ کرتے اور یہ قول جمہور اہل سنت کا ہے اور جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کی تو اس نے

سند پکڑی ہے ساتھ اصول کلیہ کے جو تقاضا کرتے ہیں اس کا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ لائق تر ہیں ساتھ امامت کے اور اولی ہیں ساتھ خلافت کے اور بعض ان میں سے ان کے ترجمہ میں گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ آئیں گی۔ (فتح) اور یہ جو کہا کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبار موت نہ چکھائے گا تو مراد ان کی رد کرنا ہے عمر رضی اللہ عنہ پر کہ انہوں نے کہا کہ البتہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاٹیں گے ہاتھ پاؤں ان کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کے قائل ہیں اس واسطے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار فوت ہوں پس اشارہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طرف اس کی کہ لازم کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ پر یہ کہ جمع کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دو موتیں جیسا کہ جمع کیا ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر کے حق میں مانند اس شخص کے جو گاؤں پر گزرا تھا یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ (فتح)

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِيْنَ﴾.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ اوپر لگ گئی آنکھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اور بیان کی مذکورہ حدیث یعنی اس چیز میں کہ متعلق ہے ساتھ وفات کے اور قول عمر رضی اللہ عنہ کا کہ ہرگز نہیں فوت ہوں گے یہاں تک کہ کاٹیں گے ہاتھ پاؤں منافقین کے اور قول ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور پڑھنا ان کا آیتوں کو سو ان دونوں کے خطبے کے علاوہ کوئی خطبہ نہ تھا مگر کہ اللہ نے اس سے فائدہ پہنچایا البتہ ڈرایا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اور بے شک ان میں نفاق تھا یعنی البتہ ان میں بعض منافق تھے سو پھیر دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس قول کے طرف حق کی پھر البتہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہدایت دکھائی اور معلوم کروایا ان کو حق جس پر وہ تھے اور نکلے لوگ یہ آیت پڑھتے تھے کہ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رسول جن سے پہلے بہت رسول گزر چکے شاکرین تک۔

۳۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِيْ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۳۹۵۔ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ یعنی علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں سے کون بہتر تھا کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا پھر کون کہا عمر رضی اللہ عنہ اور میں نے خوف کیا یہ کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ میں نے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

کہ پھر تم کہا کہ نہیں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔

فائدہ: مراد باپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایک مرد ہوں مسلمانوں میں سے تو یہ انہوں نے بطور تواضع اور کسر نفسی سے کہا تھا باوجود پہچاننے ان کے کے وقت سوال مذکورہ کے کہ وہ بہتر تھے لوگوں میں اس دن اس واسطے کہ تھا یہ واقع بعد قتل ہونے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ایک تیسرے ہیں ان کا نام نہ لیا ابوجحیفہ نے کہا کہ پس پھر سے سوالی کہتے تھے کہ مراد عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور عرب کہتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ نے تیسرے کے نام کی تصریح نہیں کی اور پہلے گزر چکا ہے اختلاف اس میں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون افضل ہیں عثمان رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ اور یہ کہ منعقد ہوا ہے اجماع اخیر میں درمیان اہل سنت کے کہ بے شک ترتیب ان کی فضیلت میں مانند ترتیب ان کی ہے خلافت میں راضی ہو اللہ ان سے اور قرطبی نے کہا کہ مقطوع ع درمیان اہل سنت کے فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی پھر ان کے بعد اختلاف ہے پس جمہور کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ مقدم ہیں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور امام مالک سے توقف مروی ہے اور مسئلہ اجتہادی ہے اور سند اس کی یہ ہے کہ اختیار کیا ہے ان چاروں کو اللہ نے واسطے خلافت اپنے نبی کے اور قائم رکھنے دین ان کے کے پس رتبہ ان کا نزدیک اللہ کے موافق ترتیب خلافت کے ہے یعنی اول ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ۔ (فتح)

٣٣٩٦ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ

٣٣٩٦۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ جب ہم تھے بیداء میں یا ذات الجیش میں تو میرا ہار ٹوٹ پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش کے واسطے ٹھہرے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرے اور نہ اس جگہ پانی تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا کہ ٹھہرا رکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو کہ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور نہ اس زمین میں پانی ہے اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ.

تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ دیگر لوگوں کو وہاں روک رکھا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ ان کے اپنے پاس پانی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو جھڑکا اور کہا کہ جو کچھ کہ اللہ نے چاہا کہ کہیں اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں چوکنا شروع کیا سو نہ منع کرتا تھا مجھ کو ہلنے سے مگر ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری ران پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے یہاں تک کہ صبح کی بغیر پانی کے تو اللہ نے تیمم کی آیت اتاری تو لوگوں نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں یہ پہلی برکت تمہاری اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والو یعنی اس سے پہلے بھی کئی برکتیں تمہارے سبب سے واقع ہوئیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سو ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔

فائدہ: اور غرض اس سے قول اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ نہیں یہ پہلی برکت تمہاری اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والو اور اس کی شرح تیمم میں گزر چکی ہے اور اس جگہ اور بھی الفاظ گزر چکے ہیں جو ان کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔

٣٣٩٧ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ

٣٣٩٧ ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ برا کہو میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سو اگر تم میں سے ایک احد پہاڑ کے برابر سونا راہ اللہ میں خرچ کرے تو ان کے تین پاؤ کے ثواب کے برابر بھی نہ پہنچے اور نہ اس کے آدھے یعنی ڈیڑھ پاؤ کے برابر۔

وَلَا نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

تکملہ: جو صحابی کو برا کہے اس کے حق میں اختلاف ہے عیاض نے کہا کہ جمہور کا یہ مذہب ہے کہ اس کو تعزیر دی جائے اور بعض مالکیہ سے ہے کہ قتل کیا جائے اور خاص کیا ہے بعض شافعیہ نے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور حسنین کے اور قوی کہا ہے اس کو سبکی نے اس کے حق میں جو کافر کہے شیخین کو یا اس کو کہ تصریح کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایمان ان کے کی یا بشارت ان کی کے ساتھ بہشت کے جب کہ حدیث متواتر ہو اس واسطے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ (فتح)

فائدہ: یہ جو کہا کہ اگر کوئی تم میں سے تو اس میں اشعار ہے کہ مراد ساتھ اصحاب رضی اللہ عنہم اول کے اصحاب رضی اللہ عنہم خاص ہیں نہیں تو خطاب اصحاب رضی اللہ عنہم کے واسطے تھا اور یہ مانند اس آیت کی ہے کہ نہیں برابر ہوتا تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا باوجود اس کے کہ تھے بعض اس شخص کے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور خطاب کیا اس کو ساتھ اس کے برا کہنے پہلوں کے سے تقاضا کرتی ہے جھڑک اس شخص کی کو جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور نہیں خطاب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے برا کہنے پہلوں کے سے ساتھ طریق اولی کے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو اصحاب رضی اللہ عنہم کے بعد ہیں قیامت تک اور یہ بات ٹھیک نہیں اور پہلے گزر چکی ہے تقریر اصحاب رضی اللہ عنہم کے افضل ہونے کی ان کے پہلوں پر اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے واسطے مختار قول کے یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم افضل ہیں اپنے پچھلوں سے اور سبب تفاوت کا وہ ہے جو قرین ہے افضل کو مزید اخلاص اور صدق نیت سے۔

میں کہتا ہوں کہ اعظم اس سے بیچ سبب افضل ہونے کے بڑا ہونا اس کے موقع کا ہے واسطے سخت حاجت ہونے کے طرف اس کی اور اشارہ کیا ہے ساتھ افضلیت کے بسبب انفاق کے طرف افضلیت کی بہ سبب جہاد کے جیسا کہ آیت میں واقع ہوا ہے ﴿مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ﴾ پس تحقیق اس میں اشارہ ہے طرف موقع سبب کے جس کو میں نے ذکر کیا اور یہ اس واسطے ہے کہ انفاق اور قتال فتح مکہ سے پہلے عظیم تھا واسطے شدت حاجت کے طرف اس کی اور قلت معتنی کے ساتھ اس کے بخلاف اس کے جو واقع ہوا ہے بعد اس کے اس واسطے کہ فتح مکہ کے بعد مسلمان بہت کثرت سے ہو گئے تھے۔ (فتح)

٣٣٩٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مُوْسَى

٣٣٩٨۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر نکلے تو البتہ میں نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم پکڑوں گا اور یہ تمام دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا راوی نے کہا سو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے

الْاَشْعَرِیُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ
فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ فَجَآءَ
الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا
فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ
بِئْرَ اَرِیْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ
جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ
فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَّتَوَسَّطَ
قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ
فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ
الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ
فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ یَّسْتَاْذِنُ فَقَالَ
ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ
لِاَبِیْ بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ اَبُوْ
بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِی الْقُفِّ وَدَلّٰی
رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ ثُمَّ
رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِیْ یَتَوَضَّاُ

اور حضرت ﷺ کا حال پوچھا کہ کہاں تشریف لے گئے
لوگوں نے کہا کہ نکل کر ادھر تشریف لے گئے ہیں تو میں
آپ ﷺ کے پیچھے نکلا آپ ﷺ کو پوچھتا ہوا یہاں تک کہ
حضرت ﷺ باغ اریس میں داخل ہوئے تو میں دروازے
کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی چھڑیوں سے تھا
یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے اپنی حاجت ادا کی پھر وضو کیا تو
میں آپ ﷺ کی طرف کھڑا ہوا تو ناگہاں میں نے دیکھا کہ
آپ ﷺ اریس کے کنویں پر بیٹھے ہیں اس کے چبوترہ کے
درمیان اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے
ہیں سو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا پھر میں پھر کر دروازے
کے پاس آ بیٹھا تو میں نے کہا کہ میں آج البتہ حضرت ﷺ کا
دربان ہوں گا سو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور دروزاہ ہلایا تو
میں نے کہا کہ کون ہے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ
پھر میں گیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
پروانگی مانگتے ہیں فرمایا اس کو پروانگی دے اور بہشت کی خوشی
سنا تو میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ اندر آؤ اور حضرت ﷺ تم کو بہشت کی خوشی سناتے ہیں تو
ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور حضرت ﷺ کی داہنی طرف چبوترہ
میں آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے اور حضرت ﷺ کی طرح
اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے اور اپنی دونوں پنڈلیاں
کھولیں پھر میں پلٹ آیا اور بیٹھ گیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
تحقیق میں نے چھوڑا تھا اپنے بھائی کو وضو کرتے اور مجھ کو ملے
تھے اور میں نے کہا کہ اگر اللہ فلانے کے ساتھ یعنی اس کے
بھائی کے ساتھ نیکی کیا چاہے گا تو اس کو لائے گا تو اچانک کوئی
آدمی دروازہ ہلاتا ہے میں نے کہا کہ کون ہے کہا عمر بن

وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ إِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُّرِيْدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهٖ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَّأْتِ بِهٖ فَجَآءَ إِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَجِئْتُهٗ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ.

خطاب رضی اللہ عنہ میں نے کہا ٹھہر جاؤ پھر حضرت ﷺ کے پاس آیا اور سلام کیا اور میں نے عرض کیا کہ یا حضرت ﷺ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں اور پروانگی مانگتے ہیں فرمایا ان کو پروانگی دے دو اور بہشت کی خوشی سناؤ تو میں نے آ کر کہا کہ اندر آ جاؤ اور حضرت ﷺ نے تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر آئے اور آپ ﷺ کے بائیں طرف کنارے پر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے پھر میں پلٹ آیا اور بیٹھ گیا تو میں نے دیکھا کہ اگر اللہ فلانے کے ساتھ نیکی کرنی چاہے گا تو اس کو لائے گا یعنی اس کے بھائی کو کہ ان کا نام ابو بردہ رضی اللہ عنہ تھا پھر ایک آدمی آ کر دروازہ ہلانے لگا میں نے کہا یہ کون ہے کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں نے کہا ٹھہر جاؤ سو میں نے آ کر حضرت ﷺ کو خبر دی حضرت ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور بہشت کی خوشی سناؤ ایک بلا پر جو ان کو پہنچے گی اور وہ اس میں شہید ہوں گے تو میں آیا سو میں نے کہا کہ اندر آؤ اور حضرت ﷺ نے تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے ایک بلا پر جو تم کو پہنچے گی پس داخل ہوئے عثمان اور چبوترے کو بھرا پایا تو دوسری طرف حضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تاویل کی میں نے اس کی ان کی قبریں۔

فائدہ: اریس ایک باغ کا نام ہے قباء کے نزدیک اس کے کنویں میں حضرت ﷺ کی انگوٹھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر پڑی تھی اور یہ جو کہا کہ میں آج البتہ حضرت ﷺ کا دربان بنوں گا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ

حضرت ﷺ نے مجھ کو دربان ہونے کا حکم نہیں کیا تھا ابن تین نے کہا کہ اس میں ہے کہ آدمی امام کا دربان ہوتا ہے بغیر اذن اس کے کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو حکم کیا تھا کہ دربان بنیں تو تطبیق دونوں میں یہ ہے کہ جب انہوں نے اپنے دل میں یہ نیت کی تو موافق پڑی حضرت ﷺ کے حکم کو کہ دروازے کی نگہبانی کریں اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو حکم نہیں کیا تھا تو مراد اس کی یہ ہے کہ نہیں حکم کیا ان کو حضرت ﷺ نے یہ کہ ہمیشہ دربان رہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حکم کیا تھا ان کو نگہبانی کا بقدر اس کے کہ اپنی حاجت ادا کریں پھر وہ بدستور دربان رہے اپنی طرف سے پس ابن تین کا استدلال باطل ہے پھر یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کے قول کے معارض نہیں کہ حضرت ﷺ کا کوئی دربان نہ تھا اس واسطے کہ مراد انس رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا دائمی دربان کوئی نہ تھا اور اس حدیث میں حسن ادب ہے واسطے اجازت مانگنے کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الحمد للہ پھر کہا کہ اللہ سے مدد چاہتا ہوں اور کہا کہ الٰہی صبر دینا اور اشارہ کیا حضرت ﷺ نے ساتھ بلوے مذکور کے طرف اس چیز کی کہ پہنچی عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی اخیر خلافت میں شہادت سے جب کہ بلوایوں نے ان کے گھر کو آ گھیرا اور مراد تاویل سے یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ﷺ کے ساتھ ہوگی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر جدا ہوگی۔ (فتح)

۳۳۹۹ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَّأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ.

۳۳۹۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ احد کے پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے تو پہاڑ نے ان کے ساتھ جنبش کی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تھم جا کہ تجھ پر تو پیغمبر ہے اور صدیق اور دو شہید۔

فائدہ: اُحد ایک پہاڑ ہے مشہور مدینے میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تجھ پر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے سوائے کوئی نہیں اور احتمال ہے کہ خطاب سے مراد مجاز ہو اور محمول کرنا اس کا حقیقت پر اولی ہے۔ (فتح)

۳٤۰۰ ۔ حَدَّثَنِیْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا أَنَا عَلٰی بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَآءَنِیْ

۳۴۰۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں ایک کنویں پر تھا اس سے ڈول کھینچتا تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا سو ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ سستی تھی اور اللہ ان کو معاف کرے گا پھر اس

أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ فَنَزَعَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُوْلُ حَتّٰى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ.

کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے خطاب کے بیٹے نے لیا وہ ڈول عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہلکا ہو گیا تو میں نے آدمیوں سے ایسا عجیب بڑا زور آور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہاں تک کہ انہوں نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو آسودہ کر کے ان کی نشست گاہ پر بٹھایا۔

فائدہ: جن لوگوں نے اس حدیث کی شرح کی ہے وہ سب کے سب متفق ہیں اس پر کہ ذکر ڈولوں کا اشارہ ہے طرف مدت خلافت ان کی کے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ دو سال اور بعض سال خلیفہ ہوئے سو اگر یہ مراد ہوتی تو البتہ کہتے دو ڈول یا تین ڈول اور میرے نزدیک ظاہر یہ بات ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے فتح ہوئی ان کے زمانے میں بڑی فتحوں سے اور وہ تین ہیں اس واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے ذکر میں اس بات سے تعرض نہیں کیا کہ انہوں نے کتنے ڈول کھینچے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وصف کیا اس کے کھینچنے کو ساتھ عظمت کے واسطے اشارہ کے طرف بہت ہونے فتوحات کے ان کے زمانے میں اور شافعی نے کہا کہ یہ جو کہا کہ ان کے کھینچنے میں کچھ سستی تھی تو اس کے معنی ان کی عمر کا کم ہونا ہے اور ان کی موت کا جلد آنا ہے اور ان کا مشغول ہونا ساتھ لڑائی اہل ردت کی فتح ہونے سے اور زیادتی سے جس کو عمر رضی اللہ عنہ پہنچے اپنی دراز مدت میں اور یہ جو کہا کہ اللہ اس کو معاف کرے گا تو یہ دعا ہے متکلم سے اس کا کوئی مفہوم نہیں اور اس کے غیر نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے طرف قریب ہونے وفات ابو بکر رضی اللہ عنہ کے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ ہو اس میں اشارہ طرف کم ہونے فتوحات کے ان کے زمانے میں کہ نہ ہو کچھ قصور ان کا بیچ اس کے اس واسطے کہ سبب اس کا کم ہونا مدت عمر ان کی کا ہے پس معنی مغفرت کے واسطے اس کے دور ہونا ملامت کا ہے ان سے اور اونٹوں کا سیراب ہونا اشارہ ہے طرف اشاعت امر اس کے کی اور اجرا احکام اس کے کی۔ (فتح)

۳۴۰۱ ۔ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ إِذَا رَجُلٌ

۳۴۰۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ البتہ میں ایک قوم میں کھڑا تھا تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے اللہ سے دعا کی حالانکہ وہ اپنی چار پائی پر رکھے گئے تھے یعنی بعد فوت ہونے کے تو اچانک میرے پیچھے سے ایک مرد نے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھے کہتا تھا اللہ تجھ پر رحم کرے البتہ مجھ کو امید تھی کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جگہ دے یعنی

مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.

حضرت ﷺ کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور واسطے کہ میں بہت وقت حضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا فرماتے تھے کہ تھا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور کیا میں نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اور چلا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ البتہ مجھ کو امید تھی کہ اللہ تجھ کو ان کے ساتھ جگہ دے گا تو میں نے مڑ کر دیکھا تو اچانک وہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٤٠٢ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَآئَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ بِهٖ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَآءَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهٗ عَنْهُ فَقَالَ ﴿أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ﴾.

٣٤٠٢۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سخت تر تکلیف سے کہ مشرکوں نے حضرت ﷺ کو دی انہوں نے کہا کہ میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا وہ حضرت ﷺ کی طرف آیا اس حال میں کہ آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے تو اس نے اپنی چادر حضرت ﷺ کی گردن میں ڈالی اور اس کے ساتھ حضرت ﷺ کا گلا سخت گھونٹا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے یہاں تک کہ وہ چادر آپ ﷺ کی گردن سے دور کی سو کہا کہ کیا تم مارتے ہو ایک مرد کو یہ کہ کہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق لائے ہیں تمہارے پاس نشانیاں تمہارے رب کے پاس سے۔

فائدہ: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات ساتھ بیماری سل کے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے ان کو حریرہ میں زہر دیا تھا اور تھی وفات ان کی بیچ ۱۳ھ سے بائیس جمادی الآخر کو پس تھی مدت خلافت ان کی کی دو برس اور تین مہینے اور کچھ دن اور نہیں اختلاف ہے اس میں کہ ان کی عمر تریسٹھ برس کی تھی مانند عمر حضرت ﷺ کے۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِيْ حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ان کی کنیت ابوحفص ہے قریشی عدوی ہیں

فائدہ: ان کا نسب اس طور سے ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبدالعزیز بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب میں اور ان کی ماں کا نام حسمہ ہے بنت ہاشم بن مغیرہ بن عم ابی جہل اور ابوحفص ان کی کنیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور لیکن لقب ان کا پس وہ فاروق ہے بالاتفاق سو بعض کہتے ہیں کہ یہ لقب ان کا پہلے پہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا۔ (فتح)

٣٤٠٣ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَآءِ امْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَّرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهٗ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ.

٣٤٠٣۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو اچانک وہاں رمیصا رضی اللہ عنہا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی پر نظر پڑی اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی تو میں نے کہا کہ یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا کہ اس کے صحن میں ایک لڑکی ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتے نے کہا کہ یہ محل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے سو میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں اور اس کو دیکھوں پھر مجھ کو تمہاری غیرت یاد پڑی (سو میں پھر آیا پشت دے کر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے) اور عرض کی کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کرتا۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث میں حکم کرنا ہے واسطے ہر آدمی کے ساتھ اس چیز کے کہ جانتا ہے اس کی عادت سے اور رونا عمر رضی اللہ عنہ کا احتمال ہے کہ خوشی سے ہو اور احتمال ہے کہ شوق سے ہو یا خشوع سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہیں بلند کیا مجھ کو اللہ نے مگر آپ کے سبب سے اور نہیں ہدایت کی مجھ کو اللہ نے مگر آپ کے سبب سے۔ (فتح)

٣٤٠٤ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ

٣٤٠٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ناگہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے آپ کو بہشت میں دیکھا تو اچانک ایک عورت پر نظر پڑی کہ ایک محل کی جانب وضو کرتی ہے سو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل ہے تو مجھ کو اس

تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

کی غیرت یاد پڑی سو میں پھر آیا پشت دے کر یعنی مرد کو اس کی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت آتی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ روئے تو عرض کی کہ کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کرتا یعنی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی۔

فائدہ: اور اس حدیث میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر حضرت ﷺ رعایت صحبت سے اور اس میں فضیلت ظاہرہ ہے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وضو کرنا احتمال ہے کہ ظاہر پر محمول ہو کہ وہ حقیقۃ وضو کرتی تھیں اس واسطے کہ خواب تکلیف کے زمانے میں واقع ہوا تھا اور بہشت میں اگرچہ تکلیف نہیں پس یہ بیچ زمانے قرار پکڑنے کے ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ محل سے باہر وضو کرتی تھیں یا محمول ہے غیر حقیقت پر اور خواب ہمیشہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتا بلکہ تاویل کا احتمال رکھتا ہے پس معنی یہ ہوں گے کہ وہ دنیا میں عبادت پر محافظت کرتی تھیں اور اس میں فضیلت ہے واسطے رمیصا رضی اللہ عنہا کے۔ (فتح)

٣٤٠٥ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِيْ فِيْ ظُفُرِيْ أَوْ فِيْ أَظْفَارِيْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ.

٣٤٠٥۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر میں نے اپنا جوٹھا باقی دودھ عمر رضی اللہ عنہ کو دیا اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر علم ہے۔

فائدہ: اور وجہ تعبیر کی ساتھ اس کے اس جہت سے ہے کہ دودھ اور علم دونوں مشترک ہیں بیچ کثرت نفع کے اور ہونے دونوں کے سبب واسطے صلاح کے پس دودھ واسطے غذا بدنی کے ہے اور علم واسطے غذا معنوی کے اور اس حدیث میں فضیلت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اور خواب کا شان یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر محمول نہ کی جائے اگرچہ پیغمبروں کا خواب وحی سے ہے لیکن بعض خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور بعض ظاہر پر محمول ہوتا ہے اور اس کی تقریر تعبیر میں آئے گی اور مراد ساتھ علم کے اس جگہ علم ہے ساتھ سیاست لوگوں کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خاص کیے گئے ہیں ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ واسطے طول اور دراز ہونے مدت خلافت ان کی کے بہ نسبت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور ساتھ اتفاق کرنے لوگوں کے اوپر فرمان برادری اس کی کے بہ نسبت عثمان رضی اللہ عنہ کے پس تحقیق مدت خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تھی

کم پس نہ زیادہ ہوئیں اس میں فتوحات جو بڑا سبب ہیں اختلاف کا اور باوجود کثرت فتوحات کے پس سیاست کی عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو باوجود درازی مدت اپنی کے اس طور سے کہ کوئی اس کا مخالف نہ ہو پھر زیادہ ہوئی فراخی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پس منتشر ہوئے اقوال اور مختلف ہوئیں رائیں اور نہ اتفاق پڑا واسطے اس کے جو عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے اتفاق پڑا اطاعت خلقت کی سے واسطے اس کے پس پیدا ہوئے اس جگہ سے فتنے یہاں تک کہ ان کے قتل ہونے کی نوبت پہنچی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے لیکن فتنے اور اختلافات دن بدن زیادہ ہوتے گئے۔ (فتح)

٣٤٠٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَآءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيْقٌ (مَبْثُوْثَةٌ) كَثِيْرَةٌ.

٣٤٠٦۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ڈول کھینچتا ہوں جو اونٹنی کھینچتی تھی ایک کنویں پر پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو اس سے ایک یا دو ڈول نکالے سستی سے اور اللہ ان کو معاف کرے گا پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا سو میں نے ایسا عجیب بڑا زور آور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہاں تک کہ انہوں نے پانی کھینچا کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کر کے ان کے بیٹھنے کے جگہ میں بٹھایا ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبقری عمدہ اور بہتر زرابی ہے اور یحییٰ نے کہا کہ زرابی ایک قسم کی قالین ہوتی ہے بہت نفیس ان کے واسطے پھول ہیں باریک ریشے ہیں بہت اور وہ سردار ہے قوم کا یعنی عبقری یعنی جو معنی اس کے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیے ہیں وہ اصل لغت کے معنی ہیں اور مراد اس جگہ سردار قوم کا ہے۔ (فتح)

فائدہ: اس حدیث میں فضیلت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

٣٤٠٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ ح حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

٣٤٠٧۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی عورتیں تھیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہی تھیں اپنی آوازیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کر رہیں تھیں اور

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهًا يَّا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

آپ ﷺ سے زیادہ خرچ مانگتی تھیں سو جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو اٹھ کر جلد پردے میں ہو گئیں تو حضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی سو عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور حالانکہ حضرت ﷺ ہنستے تھے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ اللہ آپ ﷺ کو ہمیشہ خوش رکھے یعنی آپ ﷺ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو تعجب آیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں سو جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی پردے میں ہو گئیں تو عمر فاروق ﷺ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ لائق تر ہیں یہ کہ آپ ﷺ سے ڈریں پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے کہا کہ اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھ سے ڈرتی ہو حضرت ﷺ سے نہیں ڈرتی تو عورتوں نے کہا کہ ہاں تم زیادہ سخت مزاج اور سخت دل ہو حضرت ﷺ سے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بات کر ہم سے جو چاہے اے بیٹے خطاب کے یا زیادہ بات کر جو تم نے ہم سے بات کی اے بیٹے خطاب کے اور قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تم سے شیطان کسی راہ فراخ میں چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہے اس راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے یعنی تیری راہ چھوڑ کر اور راہ سے چلا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں فضیلت عظیم ہے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے جو تقاضا کرتی ہے کہ شیطان کو ان پر کوئی راہ نہیں یہ نہیں

کہ وہ عصمت کے موجود ہونے کو تقاضا کرتی ہے اس واسطے کہ نہیں اس میں مگر بھاگنا شیطان کا عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ شریک ہوا اس کو راہ میں جس میں وہ چلیں اور نہیں منع کرتا یہ وسوسے اس کے کو واسطے اس کے جہاں تک کہ اس کی قدرت ہے پس اگر کہا جائے کہ نہ قادر ہونا شیطان کا اوپر ان کے ساتھ وسوسے کے پکڑا جاتا ہے ساتھ طریق مفہوم موافقت کے اس واسطے کہ جب وہ راہ میں ان کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا ہے تو اولیٰ ہے کہ ان کے ساتھ مخلوط نہ ہو بایں طور کہ ان کے وسوسے پر قادر ہو تو ممکن ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ شیطان سے محفوظ ہوں اور نہیں لازم آتا اس سے ثابت ہونا عصمت کا واسطے اس کے اس لیے کہ عصمت پیغمبر کے حق میں فرض ہے اور اس کے غیر کے حق میں ممکن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان نہیں ملتا عمر رضی اللہ عنہ سے جب سے عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے مگر کہ منہ کے بل گر پڑتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مضبوطی ان کی کے دین میں اور بدستور رہنے حال ان کے کے اوپر حق محض کے اور نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث محمول ہے اپنے ظاہر پر اور یہ کہ شیطان جب ان کو دیکھتا ہے تو بھاگ جاتا ہے اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہوں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شیطان کی راہ چھوڑ دی اور پہلے معنی اولیٰ ہیں اور اگر کوئی کہے کہ افظ اور اغلظ کا لفظ افعل التفضیل ہے اور وہ تقاضا کرتا ہے شرکت کو اصل فعل میں تو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی سخت گوئی اور سخت دلی کی وصف پائی جائے گی اور اس کے معارض ہے یہ آیت کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور سخت دل ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سے ہٹ جاتے پس یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سخت گو تھے اور نہ سخت دل اور جواب یہ ہے کہ جو بات آیت میں ہے وہ تقاضا کرتی ہے نفی موجود ہونے اس کے کو واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف لازم پس نہ لازم پکڑے گی اس چیز کو کہ حدیث میں ہے بلکہ وہ مجرد موجود ہونا صفت کا ہے واسطے اس کے بعض احوال میں اور وہ نزدیک انکار منکر کے ہے مثلاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ کسی کو سامنے برا نہ کہتے تھے مگر اللہ کے حقوق میں اور عمر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ تھے مبالغہ کرتے زجر میں مکروہات سے مطلق اور بیچ طلب کرنے مندوبات کے پس اس واسطے کہا عورتوں نے واسطے ان کے یہ۔ (فتح)

٣٤٠٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

٣٤٠٨ ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ ہم عزت سے رہے جب سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہ تھا اسلام عمر رضی اللہ عنہ کا عزت اور ان کی ہجرت مدد اور ان کی خلافت رحمت۔ قسم ہے اللہ کی ہم کعبے کے گرد نماز نہ پڑھ سکتے تھے ظاہر ہو کر یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور ان کے مسلمان ہونے کا قصہ دراز ہے روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ گلے میں تلوار ڈال کر نکلے تو بنی زہرہ کا ایک مرد ان سے ملا پس ذکر کیا اس نے قصہ داخل ہونے عمر رضی اللہ عنہ کے کا اپنی بہن پر اور

انکار کرنا ان کا اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام پر اور پڑھنا ان کا سورہ طٰہٰ کو اور رغبت کرنا ان کا اسلام میں پس نکلے خباب پھر کہا کہ خوشخبری ہو تم کو اے عمر رضی اللہ عنہ کہ مجھ کو امید ہے کہ حضرت ﷺ کی دعا تیرے واسطے ہو کہ الہٰی غالب کر اسلام کو بہ سبب عمر رضی اللہ عنہ کے یا عمرو بن ہشام کے اور ایک روایت میں ہے کہ الہٰی مدد کر اسلام کو عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ پس کس سبب سے ہے پوشیدہ ہونا پس باہر نکلے ہم دو صفوں میں ایک میں میں تھا اور ایک میں حمزہ رضی اللہ عنہ تو قریش نے ہماری طرف نظر کی تو ان کو ایسا رنج پہنچا کہ کبھی ایسا نہیں پہنچا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو قریش نے کہا کہ ہماری قوم آدھوں آدھ ہو گئی۔ (فتح)

٣٤٠٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيْهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِيْ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّيْ كُنْتُ كَثِيْرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ.

٣٤٠٩۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی چارپائی پر رکھے گئے یعنی بعد شہید ہونے کے اور لوگوں نے ان کو ہر طرف سے گھیرا دعا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے پہلے اس سے کہ اٹھایا جائے اور میں ان میں تھا تو میں نہ ڈرا کہ اچانک ایک مرد نے میرا کندھا پکڑا تو اچانک وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت کی دعا کی اور کہا کہ نہیں پیچھے چھوڑا تم نے کسی کو کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے یہ کہ ملوں میں اللہ سے ساتھ مثل عمل ان کے کے تجھ سے اور قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو گمان تھا کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جگہ دے اور میں نے جانا کہ بے شک میں حضرت ﷺ سے بہت سنا کرتا تھا کہ فرماتے تھے کہ گیا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور داخل ہوا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور نکلا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہ تھا کہ اس وقت میں عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے کسی کا عمل افضل نہیں اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے اور مسدد نے طریق جعفر بن محمد کے سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کلام کے اور اس کی سند صحیح ہے اور وہ شاہد جید ہے واسطے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے ہونے مخرج اس کے کے علی رضی اللہ عنہ کی آل سے اور یہ جو کہا کہ تجھ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جگہ دے اور احتمال ہے کہ مراد وہ چیز ہے کہ جو واقع ہوئی اور وہ دفن ہونا ان کا ہے نزدیک ان کے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ معیت کے وہ چیز ہو کہ رجوع کرے طرف اس کی امر بعد موت کے داخل ہونے بہشت کے سے اور

مانند اس کے اور مراد دونوں ساتھیوں سے حضرت ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (فتح)

٣٤١٠ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَّمَعَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

٣٤١٠۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے اور حضرت ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ تھے تو پہاڑ نے ان کے ساتھ جنبش کی تو حضرت ﷺ نے اس کو اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کہ تھم جا اے احد کہ نہیں تجھ پر مگر پیغمبر ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ یا شہید۔

فائدہ: حرف او اس جگہ ساتھ معنی واؤ کے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بدلنا اسلوب کا ہے واسطے اشعار کے مغائرت حال کے اس واسطے کہ صفت نبوت اور صدیقیت دونوں اس وقت حاصل تھیں بخلاف صفت شہادت کے کہ وہ اس وقت ابھی حاصل نہ ہوئی تھی۔ (فتح)

٣٤١١ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهٖ يَعْنِيْ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

٣٤١١۔ اسلم عمر رضی اللہ عنہ کے غلام آزاد کردہ سے روایت ہے کہ پوچھا مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بعض حال عمر رضی اللہ عنہ کے سے تو میں نے ان کو خبر دی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کبھی بعد حضرت ﷺ کے زیادہ کوشش کرنے والا کاموں میں اور زیادہ تر سخی مالوں میں عمر رضی اللہ عنہ سے جب سے حضرت ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی زیادہ تر کوشش کرنے والے اور زیادہ تر سخاوت کرنے والے یہاں تک کہ اپنی آخری عمر کو پہنچے۔

فائدہ: احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ بعدیت کے صفات میں اور نہ تعرض کیا جائے اس میں واسطے زمانے کے پس شامل ہوگا حضرت ﷺ کے زمانے کو اور جو زمانہ آپ ﷺ کے بعد ہے پس مشکل ہوگا امر ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے جو نہایت سخاوت کے ساتھ موصوف تھے یا بعد انتقال حضرت ﷺ کے تو بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشکل ہوگا اور ممکن ہے تاویل اس کی ساتھ زمانے خلافت اس کے کے پس وہ محمول ہے اوپر وقت خاص کے اور

وہ مدت خلافت ان کی کے ہے تا کہ اس سے حضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر نکل جائیں۔ (فتح)

٣٤١٢ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

٣٤١٢۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب ہو گی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اس کے واسطے کیا سامان تیار کیا ہے اس نے کہا کہ کچھ چیز نہیں مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت رکھتا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سو نہ خوش ہوئے ہم ساتھ کسی چیز کے جیسے خوش ہوئے ہم ساتھ حضرت ﷺ کے اس قول کے کہ تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت رکھتا ہے کہا انس رضی اللہ عنہ نے سو میں محبت رکھتا ہوں حضرت ﷺ سے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہوں بہ سبب محبت رکھنے میری کے ان سے اگرچہ میں نے ان کے عملوں کی طرح عمل نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور مراد اس سے ذکر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا ہے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اور یہ کہ جوڑا اس نے ان کے عمل کو ساتھ عمل حضرت ﷺ کے۔ (فتح)

٣٤١٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَّكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ

٣٤١٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا سو اگر ایسا مرد میری امت میں کوئی ہو گا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی اللہ کی طرف سے ان کے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وہ پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ایسا مرد میری امت میں کوئی اگر ہو گا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ یعنی آیت ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

يَكُوْنُوْا أَنْبِيَآءَ فَإِنْ يَّكُ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ.

مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ ﴾ کے آگے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وَّلَا مُحَدَّثٍ۔

فائدہ: محدث کے معنی میں اختلاف ہے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ ہے جس کو اللہ کی طرف سے الہام ہو یہ اکثر کا قول ہے کہتے ہیں محدث ساتھ فتح کے صادق گمان والا ہے اور بعض کہتے ہیں وہ ہے کہ جاری ہو اس کی زبان پر صواب بغیر قصد کے اور بعض کہتے ہیں کہ جس سے فرشتے کلام کریں بغیر نبوت کے اور یہ معنی ایک مرفوع حدیث میں آچکے ہیں اور یہ جو کہا کہ اگر کوئی ایسا مرد میری امت میں ہوگا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے تو بعض کہتے ہیں کہ یہ قول بطور شک کے نہیں کہ بے شک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور جب ثابت ہوا کہ کل امتوں میں صاحب الہام لوگ ہوئے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ان کا ہونا بطریق اولیٰ ممکن ہے بلکہ یہ حدیث مورد تاکید کے وارد ہوئی ہے جیسا کہ کوئی مرد کہے کہ اگر میرا کوئی دوست ہے تو فلانا ہے تو مراد خاص ہونا اس کا ہے ساتھ کمال صداقت کے کہ یہ مراد نہیں ہوتی کہ میرے اور دوست نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ ان کا وجود بنی اسرائیل میں تحقیق ہو چکا تھا واقع ہونا اس کا اور سبب اس کا محتاج ہونا ان کا تھا جب کہ ان میں پیغمبر نہ ہوتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتمال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس کی حاجت نہیں واسطے بے پرواہ ہونے اس امت کے ساتھ قرآن کے نبی کے پیدا ہونے سے اور اسی طرح امر واقع ہوا یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی محدث کا وجود تحقیق ہو تو نہ حکم کیا جائے ساتھ اس چیز کے کہ اس کو الہام ہو بلکہ ضرور ہے اس کو پیش کرنا اس کا قرآن پر پس اگر قرآن اور حدیث کے موافق ہو تو اس کے ساتھ عمل کرے نہیں تو اس کو ترک کرے اور یہ اگرچہ جائز ہے کہ واقع ہو لیکن بہت کم ہے اس شخص سے کہ ہو امر اس کا ان میں سے جو تھے اوپر پیروی کتاب اور سنت کے اور محض ہوئی حکمت بیچ وجود ان کے اور کثرت ان کی کے بعد پہلے زمانے کے بیچ زیادہ ہونے شرف اس امت کے ساتھ وجود مثال ان کی کے بیچ اس کے اور کبھی ہوتی ہے حکمت بیچ بہتر ہونے ان کی کے مشابہت بنی اسرائیل کے بیچ بہت ہونے پیغمبروں کے ان میں پس جب فوت ہوئے اس امت سے کثرت پیغمبروں کے واسطے ہونے پیغمبر اس امت کے ختم کرنے والے سب پیغمبروں کے تو اس کا عوض ان کو یہ ملا کہ ان میں بہت صاحب الہام ہوئے اور سبب بیچ خاص کرنے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذکر کے واسطے کثرت اس چیز کے واقع ہوئی واسطے ان کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موافقت سے جس کے موافق قرآن اوترا اور واقع ہوئیں واسطے ان کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی تجویزیں ٹھیک۔ (فتح)

٣٤١٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

٣٤١٤ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ.

فرمایا کہ جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنے بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا ان پر دوڑا تو ان میں سے ایک بکری لے گیا تو اس کو تلاش کیا چرانے والے نے یہاں تک کہ اس کو بھیڑیے سے چھڑایا سو بھیڑیے نے اس کو مڑ کر دیکھا سو کہا کہ کون بھیڑ بکری کو بچائے گا دن سبع کے جس دن اس کا چرانے والا میرے سوا کوئی نہ ہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میں اس بات کو سچا جانتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ یہ مانتے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں حاضر نہ تھے۔

فائدہ: شرح اس حدیث کی مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے۔

٣٤١٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اجْتَرَّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ.

٣٤١٥۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے کیے گئے اور ان پر کرتے ہیں سو ان میں سے بعض کرتا تو چھاتی تک پہنچتا ہے اور بعض اس کے نیچے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے سامنے کیے گئے کہ ان پر کرتا تھا کہ وہ اس کو زمین پر گھسیٹتے جاتے تھے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر کی فرمایا کہ دین۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تعبیر میں آئے گی اور یہ حدیث مشکل ہے اس طرح کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہو عمر رضی اللہ عنہ افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور جواب اس سے تخصیص ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے عموم قول حضرت ﷺ کے سے کہ لوگ میرے سامنے کیے گئے پس شاید وہ لوگ جو اس وقت حضرت ﷺ کے سامنے کیے گئے تھے ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ ہوں

گے اور یہ جو کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ پر کرتا تھا کہ اس کو زمین پر گھسیٹتے جاتے تھے تو اس سے لازم نہیں آتا یہ کہ نہ ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کرتا دراز تر عمر رضی اللہ عنہ سے اور کامل تر پس شاید اسی طرح ہو گا لیکن مراد اس وقت تھا بیان فضیلت عمر رضی اللہ عنہ کا پس صرف اس کو بیان فرمایا۔ (فتح)

٣٤١٦ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٣٤١٦ ـ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو غم ظاہر کرنے لگے یعنی اثر زخم کے دکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ آہ وغیرہ کے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو کہا اور گویا کہ وہ ان کو ملامت کرتے تھے کہ اتنے بے قراری اور بے صبری کیوں کرتے ہو صبر کرو یا ان سے غم کر دور کرتے تھے اور تسلی دیتے تھے کہ اے امیر المومنین البتہ نہیں ہو گا یہ یعنی گویا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے حق میں دعا کی کہ نہیں ہو گی وہ چیز جس سے تم ڈرتے ہو یا تم اس زخم سے نہیں فوت ہو گے البتہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی سو خوب صحبت کی پھر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوئے اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے راضی تھے پھر تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صحبت کی سو خوب صحبت کی تم ان سے جدا ہوئے اور حالانکہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے صحبت کی اور تم ان سے جدا ہوئے تو البتہ جدا ہوتے ہیں ان سے اس حالت میں کہ وہ تجھ سے راضی ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپیر جو کچھ کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رضا مندی کا ذکر کیا تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ تو اللہ کا انعام ہے کہ اس کے ساتھ مجھ پر احسان کیا اور لیکن جو کچھ ذکر کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور رضا مندی سے تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ بھی اللہ کا انعام ہے جس کے ساتھ مجھ پر احسان کیا اور لیکن جو کچھ کہ تو دیکھتا ہے میرے غم کرنے سے تو تمہارے سبب سے ہے اور تمہارے ساتھیوں کے سبب سے یعنی مجھ کو ڈر ہے کہ تم میرے

دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بِهٰذَا.

پیچھے فتنے فسادوں میں مبتلا ہو گے اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر میرے واسطے زمین بھر سونا ہوتا تو البتہ میں اس کو بدلا دیتا اللہ کے عذاب سے پہلے اس کے کہ میں اس کو دیکھوں۔

فائدہ: اور سوائے اس کے نہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ واسطے غالب ہونے خوف کے جو واقع ہوا تھا واسطے ان کے اس وقت میں خوف قصور کرنے کے سے اس چیز میں کہ واجب تھی ان پر حقوق رعیت کے سے یا فتنے سے ساتھ مدح ان کی کے اور باقی شرح اس کی آئندہ آئے گی۔ (فتح)

٣٤١٧ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِيْبُهٗ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

٣٤١٧۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا مدینے کے باغوں سے سو ایک مرد آیا تو اس نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے واسطے دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے تو میں نے ان کے واسطے دروازہ کھولا تو ناگہاں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تو بشارت دی میں نے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک اور مرد آیا تو انہوں نے دروازے پر دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے واسطے دروازہ کھول اور ان کو بہشت کی خوشخبری دے تو میں نے ان کے واسطے دروازہ کھولا تو اچانک وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے تو میں نے ان کو خوشخبری دی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہوں نے اللہ کی حمد کی یعنی اس نعمت کی بشارت پر پھر ایک اور مرد نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ ان کے واسطے دروازہ کھولو اور ان کو بہشت کی خوشخبری دو ایک بلا پر جو ان کو پہنچے گی پس ناگہاں وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے تو میں نے ان کو خبر دی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہوں نے اللہ کی حمد کی پھر کہا کہ اللہ ہی مدد طلب کیا گیا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

٣٤١٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۳۴۱۸۔عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث کا ٹکڑا ہے اور پوری حدیث آئندہ آئے گی اور باقی حدیث یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تر ہیں نزدیک میرے ہر چیز سے۔(فتح الباری)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِيْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے کہ ان کی کنیت ابو عمرو ہے قریشی ہیں۔

فائدہ: ان کی نسبت اس طور سے ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ ابن عبد شمس بن عبد مناف جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد مناف ہیں اور ان کا لقب ذوالنورین ہے علی مرتضی سے روایت ہے کہ آسمان میں ان کا یہی لقب ہے۔(فتح)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رومہ کا کنواں کھدوا کر درست کرے اس کے لیے بہشت ہے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو درست کروایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دے تو اس کے لیے بہشت ہے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا سامان درست کر دیا۔

فائدہ: رومہ ایک کنواں تھا مدینے میں اس کے سوا وہاں کسی کنوئیں میں میٹھا پانی نہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو درست کرنے کا حکم فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بہت مال خرچ کر کے درست کروایا اور مراد تنگی کے لشکر سے تبوک کی لڑائی ہے جو ایک مقام کا نام ہے شام میں مدینے سے سولہ دن کی راہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا لشکر بہت جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی بہت تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ اور ایک ہزار اشرفی راہ اللہ میں دیں۔

٣٤١٩ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

۳۴۱۹۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور حکم کیا مجھ کو باغ کے دروازے کی نگہبانی کرنے کا تو ایک مرد آیا اجازت مانگتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَآئِطًا وَّأَمَرَنِيْ بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَآءَ رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَآءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى سَتُصِيْبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ .

نے فرمایا کہ اس کو اجازت دے اور بہشت کی خوشی سنا تو اچانک وہ ابوبکر نہ تھے پھر ایک اور مرد نے آ کر اجازت مانگی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اجازت دے اور بہشت کی خوشی سنا پس اچانک عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور مرد نے آ کر اجازت مانگی تو حضرت ﷺ تھوڑا سا چپ رہے پھر فرمایا کہ اس کو اجازت دے اور بہشت کی خوشی سنا ایک بلا پر جو اس کو عنقریب پہنچے گی اچانک عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

قَالَ حَمَّادٌ وَّحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيْهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِيْ مَكَانٍ فِيْهِ مَآءٌ قَدْ انْكَشَفَ عَنْ رُّكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا .

اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تھے حضرت ﷺ بیٹھے ایک مکان میں جس میں پانی تھا اپنے گھٹنے کھولے تھے سو جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان کو ڈھانک لیا۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے کپڑے درست کر لیے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں نہ شرم کروں ایسے مرد سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔(فتح)

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيْهِ الْوَلِيْدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْهِ فَقَصَدْتُّ لِعُثْمَانَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ إِنَّ

۳۴۲۰۔ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ مسور اور عبدالرحمٰن دونوں نے اس سے کہا کہ کیا چیز تجھ کو منع کرتی ہے یہ کہ تو عثمان رضی اللہ عنہ سے کلام کرے اس کے بھائی ولید کے سبب سے پس تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے اس کے حق میں تو قصد کیا میں نے طرف عثمان رضی اللہ عنہ کی جبکہ نماز کو نکلے میں نے کہا کہ مجھ کو تم سے کچھ کام ہے اور وہ تمہارے واسطے خیر خواہی سے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو میں پھرا اور ان کی طرف پلٹ آیا یعنی اور جو میں نے

لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً وَّهِيَ نَصِيْحَةٌ لَّكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ أُرَاهُ قَالَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَآءَ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَآءِ فِيْ سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِيْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَآءَ اللهُ ثُمَّ دَعَا

عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا تھا ان سے کہا تو انہوں نے کہا کہ تو نے اپنا فرض ادا کیا اچانک عثمان رضی اللہ عنہ کا ایلچی آیا پس میں اس کے ساتھ چلا تو اس نے کہا کہ کیا ہے نصیحت تیری تو میں نے کہا کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور ان پر کتاب اتاری اور تم ان میں سے تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کیا سو ہجرت کی تم نے دو بار یعنی پہلے حبشہ کی طرف پھر وہاں سے مدینے کی طرف اور تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ روش دیکھے اور تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے ولید کے حال میں یعنی کہتے ہیں ولید نے شراب پی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب کی حد کیوں نہیں ماری پس واجب ہے کہ تو اس پر حد قائم کرے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یعنی کیا تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن پہنچا طرف میری آپ کے علم سے جو پہنچتا ہے کنواری عورت کو اپنے پردے میں یعنی شریعت کا علم نہ چھپا تھا اور نہ خاص تھا بلکہ مشہور اور معلوم تھا یہاں تک کہ باکرہ عورت کو پردے میں پہنچا پس پہنچانا اس کا مجھ کو باوجود حرص میری کے اولیٰ ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور تھا میں ان لوگوں میں سے جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا اور میں ایمان لایا ساتھ اس چیز کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ بھیجے گئے اور ہجرت کی میں نے دو بار جیسا تو نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی اور بیعت کی سو قسم ہے اللہ کی نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور نہ خیانت کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح

عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ.

پھر عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح پھر میں خلیفہ ہوا کیا پس نہیں میرے واسطے حق جو ان کے واسطے تھا میں نے کہا کیوں نہیں کہا پس کیا ہیں یہ باتیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچتی ہیں لیکن جو کچھ کہ تو نے ولید کے حال سے ذکر کیا سو اگر اللہ نے چاہا تو ہم حق کے ساتھ اس میں مواخذہ کریں گے پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے ماریں تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔

فائدہ: اس حدیث کا قصہ یوں ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے موافق سعد رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حاکم کیا پھر اس کو موقوف کیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ سعد رضی اللہ عنہ حاکم تھے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں کے بیت المال کے خزانچی تھے تو سعد رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرض لیا پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو تقاضا کیا سو دونوں آپس میں جھگڑے پس عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو دونوں پر ناراض ہوئے اور سعد رضی اللہ عنہ کو موقوف کیا اور اپنے بھائی ولید کو بلا کر کوفہ کا حاکم بنایا تا کہ اس سے صلہ رحمی کریں تو ولید نے ایک دن شراب پی اور نشے کی حالت میں لوگوں کو صبح کی نماز دو رکعتیں پڑھائی پھر کہا کہ اگر چاہو تو اور نماز پڑھاؤں تو دو مردوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اس پر گواہی دی کہ اس نے شراب پی ہے تو حضرت عثمان نے اس کو موقوف کر دیا لیکن اس پر شراب خوری کی حد قائم نہ کی بلکہ اس میں کچھ دیر کی تو اس سبب سے لوگوں نے ولید کے حق میں بہت گفتگو کی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر شراب کی حد کیوں قائم نہیں کی اور حالانکہ اس نے شراب پی ہے اور یہ بھی لوگ کہتے تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کیوں معزول کیا حالانکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جو ان کے واسطے فضیلت حاصل ہے علم و دین اور سبقت اسلامی سے وہ ولید کے واسطے حاصل نہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کا عذر یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو موقوف کیا تھا اور ولید کی حد میں اس واسطے دیر کی تھی تا کہ اس کے گواہوں کا حال معلوم کریں پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ امر تحقیق ہوا اور لوگوں نے اس پر گواہی دی تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے ماریں پھر جب چالیس کوڑے مار چکے تو ٹھہر گئے پھر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے ہیں اور یہ کل سنت ہیں اور یہ میرے نزدیک محبوب ترین ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو ولید کا قصہ پہنچا تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تم اس کو یہاں بلاؤ پس اگر اس کے سامنے لوگ اس پر گواہی دیں تو میں اس کو حد ماروں پس گواہی دی اس پر ابو زینب اور ابو مورع اور جندب بن زہیر اور سعد بن مالک اشعری نے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے اور یہ جو کہا

کہ کیا ہیں یہ باتیں الخ تو شاید یہ لوگ کلام کرتے تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید پر حد قائم کرنے میں دیر کیوں کی۔ (فتح)

۳۴۲۱ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِیْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِیْ بَکْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُکُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَهُمْ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ.

۳۴۲۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں برابر نہیں کرتے تھے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کو یعنی ان کو سب پر فضیلت دیتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کہ نہیں فضیلت دیتے تھے ہم درمیان ان کے ایک کو دوسرے پر۔

فائدہ: اور تحقیق اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر تاویل کرنے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس کلام کے واسطے کہ سب اہل سنت کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضی اللہ عنہ مرتضی سب پر مقدم ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے بعد عشرہ مبشرہ سب پر مقدم ہیں اور ان کے بعد جنگ بدر والے مقدم ہیں ان پر جو اس میں حاضر نہیں ہوئے اور غیر ان کے پس ظاہر یہ ہے کہ مراد ابن عمر کے ساتھ اس نفی کی یہ ہے کہ تھے وہ کوشش کرتے تفضیل میں پس ظاہر ہوتے تھے واسطے ان کے فضائل تینوں کے نہایت ظاہر ہونا پس جزم کرتے تھے ساتھ اس کے اور نہ تھی اس وقت اطلاع پائی انہوں نے اوپر نص کے اور تائید کرتی تھی ان کی یہ حدیث جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم باتیں کرتے کہ افضل اہل مدینہ کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ محمول ہے اس پر کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فوت ہو جانے کے بعد یہ بات کہی تھی اور تحقیق محمول کیا ہے احمد نے ابن عمر کی حدیث کو اس پر کہ متعلق ہے ساتھ ترتیب کے تفضیل میں اور حجت پکڑی ہے اس نے اوپر چوتھے ہونے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس حدیث کے کہ خلافت تیس سال ہے پھر بادشاہ ہوں گے اور کرمانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں حجت ہے بیچ قول اس کے کُنَّا نَتْرُکُ اس واسطے کہ اہل اصول کو اختلاف ہے بیچ صیغہ کُنَّا نَفْعَلُ کے نیز بیچ صیغہ کُنَّا لَا نَفْعَلُ کے واسطے متصور ہونے تقریر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اول میں سوائے دوسرے کے اور برتقدیر اس کے کہ حجت ہو تو یہ عملیات سے نہیں تا کہ اس میں ظن کافی ہو اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معارض ہے وہ چیز جو اس سے قوی تر ہے اور احتمال ہے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہو کہ تھا یہ واقع ہوا واسطے ان کے بیچ بعض زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہیں مانع ہے یہ کہ ظاہر ہو یہ واسطے ان کے بعد اس کے۔ (فتح)

۳۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا

۳۴۲۲۔ عثمان بن موہب سے روایت ہے کہ مصر والوں سے

أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَقَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَّكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

ایک مرد آیا اور اس نے کعبے کا حج کیا تو اس نے ایک گروہ آدمیوں کا بیٹھا دیکھا سو کہا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ قریش ہیں کہا ان میں بزرگ کون ہے جس کی طرف اپنے قول میں رجوع کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اس مصری نے کہا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تجھ سے کچھ چیزیں پوچھتا ہوں سو مجھ سے بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں پھر اس نے کہا کہ کیا تجھ کو معلوم ہے کہ وہ جنگ بدر سے غائب رہے اس میں حاضر نہ ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعت رضوان سے غائب رہے اور اس میں حاضر نہ ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں اس نے اللہ اکبر یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب اس کو پسند آیا اس واسطے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے تو مراد اس کی ان تینوں مسئلوں کے پوچھنے سے یہ تھی کہ اپنے اعتقاد کو پکا کرے کہ وہ طعن کرتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ پر تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آگے آ میں تجھ سے حقیقت حال کی بیان کروں لیکن بھاگنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دن احد کے سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان سے معاف کیا اور ان کو بخش دیا اور لیکن غائب ہونا ان کا بدر سے پس اس سبب سے تھا کہ ان کے نکاح میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں اور وہ بیمار تھیں تو ان کی تیمارداری میں رہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ تمھارے لیے ثواب ایک شخص کا ہے ان لوگوں میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے اور اس کا حصہ ہے یعنی وہ حکم حاضرین بدر کا رکھتے ہیں دنیا اور آخرت میں اور لیکن غائب ہونا ان کا بیعت رضوان سے اس سبب

سے تھا کہ اگر ہوتا بہت عزت والا یعنی رشتے میں باقی اصحاب میں سے اندر مکہ کے عثمان رضی اللہ عنہ سے تو البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھیجتے یعنی بجائے ٹھیک کے لیکن جبکہ نہ پایا کوئی عزت والا ان کے برابر یہاں تک کہ کوئی اپنی جان کے خوف سے نہ گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو بھیجا یعنی طرف مکہ کے تا کہ مشرکوں کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کریں تا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں آنے سے نہ روکیں اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ میں بعد جانے عثمان رضی اللہ عنہ کے مکے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ ہاتھ میرا بجائے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کے ہے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہے یا ان کی طرف سے ہے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اب ان کلمات کو اپنے ساتھ لے جا یا جوڑ اس عذر کو ساتھ جواب کے تا کہ نہ باقی رہے واسطے تیرے میرے جواب میں کوئی حجت اس پر کہ تھا تو اعتقاد رکھتا اس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے غائب ہونے سے۔

فائدہ: اور حاصل یہ ہے کہ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تین عیب بیان کیے سو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے واسطے ہر عیب کا عذر بیان کیا لیکن بھاگنا پس ساتھ معاف ہونے کے اور لیکن پیچھے رہنا پس ساتھ امر کے اور تحقیق حاصل ہوا واسطے ان کے مقصود حاضرین کا مرتب ہونے دونوں امر کے سے دنیاوی اور وہ حصہ ہے اور اخروی اور وہ ثواب ہے اور لیکن بیعت تو اس میں بھی ان کو اجازت تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بہتر ہے جیسا کہ خود عثمان رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ جو کہا کہ اللہ نے ان کو معاف کیا تو مراد اس سے یہ آیت ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ اور یہ جو کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے ارادے سے پندرہ سو آدمیوں کے ساتھ مدینے سے مکے کو روانہ ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مکے میں بھیجا تھا یعنی دن حدیبیہ کے تا کہ قریش کو معلوم کرائیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے آئے ہیں لڑائی کی نیت سے نہیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے اصحاب رضی اللہ عنہم میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ مشرکین مکہ مسلمانوں سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مسلمان بھی لڑائی کے

واسطے مستعد ہوئے اور بیعت لی ان سے اس وقت حضرت ﷺ نے درخت کے نیچے اس پر کہ نہیں بھاگیں گے اور یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خبر پہنچی تھی کہ مشرکوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا پس تھا یہ سبب بیعت کا اور باقی شرح اس کی آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۳۴۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَّمَعَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهٗ ضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ.

۳۴۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ تھے تو احد نے جنبش کی تو حضرت ﷺ نے اس کو اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کہ تھم جا اے احد پس نہیں تجھ پر مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْإِتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيْهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب ہے بیچ بیان میں قصے بیعت اور اتفاق کے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یعنی بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور اس میں ذکر ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کا۔

۳۴۲٤ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُّصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهٗ مُطِيْقَةٌ مَّا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلٰى رَجُلٍ بَعْدِيْ

۳۴۲۴۔ عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہلے اس سے کہ قتل ہوں چار دن مدینے میں یعنی بعد اس کے کہ حج سے پھرے تیئس ہجری میں کہ کھڑے ہوئے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ پر یعنی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سواد عراق کی زمین پر بھیجا تھا تا کہ اس پر خراج مقرر کریں اور اس کے اہل پر جزیہ کہا کس طرح کیا تم نے کہا تم اللہ سے ڈرتے ہو یہ کہ لادا ہو تم نے زمین پر وہ بوجھ جس کو وہ اٹھا نہ سکے یعنی گنجائش سے زیادہ اور اس پر مقرر کرو انہوں نے کہا کہ ہم نے اس پر وہ بوجھ لادا ہے جس کو وہ اٹھا سکتی ہے اس میں بڑی زیادتی نہیں (ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں چاہتا تو اس کا خراج دگنا کرتا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خوب

أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتّٰى أُصِيْبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَتَلَنِيْ أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلٰى أَحَدٍ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتّٰى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَّاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَّلِيْ عُمَرَ فَقَدْ رَأٰى الَّذِيْ أَرٰى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهٖ مَعْرُوْفًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِيْ بِيَدِ رَجُلٍ يَّدَّعِي

غور کرو کہ کہ لادا ہو تم نے اس پر وہ بوجھ جس کو وہ اٹھا نہ سکے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے ایسا نہیں کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا تو البتہ میں عراق والوں کی بیواؤں کو اس حال میں چھوڑوں گا کہ میرے بعد کبھی کسی مرد کے محتاج نہ ہوں گی یعنی ملک میں ایسا امن ہو جائے گا کہ بیوہ عورتیں تنہا سفر کریں گی مرد کی محتاج نہ ہوں گی سو نہ آئی ان پر مگر چوتھی صبح یہاں تک کہ شہید ہوئے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں کھڑا تھا یعنی صف میں صبح کی نماز کا انتظار کرتا تھا نہ تھا میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی مگر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جس صبح کو کہ وہ زخمی ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ جب دو صفوں کے درمیان گزرتے تھے تو کہتے تھے کہ برابر کرو صفوں کو یہاں تک کہ جب صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ دیکھتے تو آگے بڑھتے اور تکبیر کہتے اور اکثر اوقات پہلی رکعت میں سورۂ یوسف یا نحل یا مانند اس کی پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہوتے (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہ منع کیا مجھ کو اس سے کہ ہوں میں پہلی صف میں مگر عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت نے اور تھے مرد ہیبت ناک اور میں اس سے پچھلی صف میں تھا اور عمر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ تکبیر کہتے تھے یہاں تک کہ پہلی صف کے سامنے ہوتے پس اگر کسی مرد کو صف سے آگے بڑھا یا پیچھے ہٹا دیکھتے تو اس کو درہ سے مارتے اس واسطے میں پہلی صف میں کھڑا نہ ہوا) سو نہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ مگر یہ کہ تکبیر کہی سو میں نے ان سے سنا کہتے تھے کہ قتل کیا یا کھا لیا مجھ کو کتے نے جبکہ ان کو زخمی کیا (ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پس سامنے آیا ان کے ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا تو عمر تھوڑا پیچھے ہٹے پھر اس نے

الْاِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْكَ تحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ اَیْ اِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوْا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ وَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَا بَاْسَ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ اَخَافُ عَلَيْهِ فَاُتِیَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ثُمَّ اُتِیَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَآءَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَجَآءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِی الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَّا عَلَیَّ وَلَا لِیْ فَلَمَّا اَدْبَرَ اِذَا اِزَارُهٗ يَمَسُّ الْاَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَیَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِی ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَبْقٰى لِثَوْبِكَ وَاَتْقٰى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَیَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَّثَمَانِيْنَ اَلْفًا اَوْ نَحْوَهٗ قَالَ اِنْ وَّفٰى لَهٗ مَالُ آلِ عُمَرَ فَاَدِّهٖ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاِلَّا فَسَلْ فِیْ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِنْ لَّمْ تَفِ اَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِیْ

ان کو تین زخم مارے تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہتے تھے کہ اس کتے کو پکڑو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ کہ عجم کے قیدیوں سے کسی بالغ قیدی کو مدینے میں آنے کی اجازت نہ دیتے تھے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور وہ کوفہ پر عامل تھا کہ میرے پاس ایک غلام کاریگر ہے اور اجازت مانگی کہ اس کو مدینے میں آنے کی اجازت دیں کہ وہ کئی کسب جانتا ہے جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا وہ لوہار ہے نقش کاری جانتا ہے بڑھئی کا کام جانتا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی تو خراج مقرر کیا اس پر مغیرہ نے ہر مہینے میں سو درہم تو اس نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خراج کے بہت ہونے کی شکایت کی اور سوال کیا کہ مغیرہ سے کہہ کہ میرا خراج کم کرا دیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا خراج تیرے کام کے مقابلے میں بہت زیادہ نہیں تو پھرا وہ غلام غضبناک ہو کر اور نیت کی اس نے عمر رضی اللہ عنہ کے مار ڈالنے کی پھر کچھ دن کے بعد وہ غلام ان پر گزرا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو کہتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ایسی چکی بناؤں کہ ہوا کے ساتھ اناج پیسا کرے تو اس غلام نے ان کی طرف مڑ کر دیکھا ماتھے پر تیوری ڈال کر پس کہا البتہ میں تیرے واسطے ایسی چکی بناؤں گا کہ اس کا لوگوں میں ہمیشہ چرچا رہے گا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ غلام مجھ کو ڈراتا ہے پھر وہ غلام کچھ دن ٹھہرا پھر اس نے ایک خنجر بنایا جس کے دو سرے تھے اور اس کو زہر پلایا پھر مسجد کے ایک کونے میں چھپ رہا فجر کے اندھیرے میں یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر آئے لوگوں کو جگاتے تھے کہ اٹھو طرف نماز کی اٹھو طرف نماز کی پھر جب اس کے قریب ہوئے یعنی وہ اندھیرے میں بیٹھا تھا تو وہ

قُرَيْشٍ وَّلَا تَعْدُهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هٰذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلٰى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّيْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا وَّقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِيْ فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيْدُهٗ لِنَفْسِيْ وَلَأُوْثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَآءَ قَالَ ارْفَعُوْنِيْ فَأَسْنَدَهٗ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِيْ تُحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِيْ فَأَدْخِلُوْنِيْ وَإِنْ رَدَّتْنِيْ فَرُدُّوْنِيْ إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَآءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَآءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً وَّاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَّهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوْا أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ

عمر رضی اللہ عنہ پر جھپٹا اور ان کو تین زخم مارے ایک ان میں سے طرف ناف کے یہاں تک کہ ان کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اس نے اس کو قتل کیا) سو جلد چلا ابولولو ساتھ چھری دومنہ والی کے نہ گزرا کسی پر دائیں اور نہ بائیں مگر کہ اس کو زخمی کیا یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا سات ان میں سے مر گئے سو جب مسلمانوں میں سے ایک مرد نے اس کو دیکھا تو اپنا بھاری کوٹ اس پر ڈالا سو جب اس عجمی کافر نے گمان کیا کہ وہ پکڑا گیا تو اپنے آپ کو مار ڈالا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو امام بنایا سو جو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے متصل اور قریب تھے سو انہوں نے دیکھا جو میں نے دیکھا یعنی نزدیک والوں کو تو یہ سب حال معلوم ہو چکا تھا اور اسی طرح جو لوگ کہ مسجد کی اطراف میں تھے تو ان کو کچھ حال معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہ پائی اور وہ کہتے تھے سبحان اللہ سبحان اللہ جیسے کہ مقتدی سہو کے وقت امام کو کہتے ہیں تو عبدالرحمن نے ان کو ہلکی سی نماز پڑھائی یعنی پہلی رکعت میں سورہ انا اعطینا پڑھی اور دوسری میں اذا جاء نصر اللہ (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر بیہوش ہو گئے سو وہ ہمیشہ بیہوش رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہوئی تو انہوں نے ہمارے مونہوں کی طرف نظر کی اور کہا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھی ہے میں نے کہا ہاں کہا نہیں مسلمان جو نماز کو چھوڑے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر جب نماز سے پھرے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابن عباس! دیکھ مجھ کو کس نے مارا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک گھڑی لوگوں میں پھرے پھرائے پس کہا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے آپ کو مارا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس غلام کاریگر نے کہا ہاں کہا اللہ اس کو قتل

الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهٗ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهٖ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّيْ لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَّقَالَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا ﴿الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِّضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ وَيُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ

کرے کہ میں نے تو اس کو دستور کے موافق حکم کیا تھا شکر ہے اللہ کا جس نے نہیں لکھی موت میری اس مرد کے ہاتھ سے کہ اسلام کا دعوی کرے سو بیشک تو اور تیرا باپ چاہتے تھے کہ عجمی غلام مدینے میں بہت ہوں اور عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سب اصحاب سے زیادہ غلام تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اگر تو چاہے تو میں سب عجمی غلاموں کو مار ڈالوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے غلط کہا یعنی ان کو مارنا درست نہیں بعد اس کے کہ انہوں نے تمہاری بولی میں کلام کیا اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا سو اپنے گھر کی طرف اٹھائے گئے اور ہم ان کے ساتھ چلے اور لوگ ایسے غمناک ہوئے کہ جیسے ان کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت نہ پہنچی تھی سو کوئی کہتا تھا کہ کوئی ڈر نہیں اور کوئی کہتا تھا کہ مجھ کو اس پر ڈر ہے پھر کھجور کا نچوڑ ان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے اس کو پیا تو وہ ان کے پیٹ سے یعنی زخم کی راہ سے نکل گیا لیکن معلوم نہ ہوا کہ وہ خون ہے زخم کا یا نچوڑ کھجور کا پھر کہا دودھ لاؤ سو پھر دودھ لایا گیا تو اس کو پیا تو وہ بھی ان کے پیٹ سے نکل گیا تو لوگوں نے معلوم کرلیا کہ وہ مرنے والے ہیں سو ہم ان کے پاس گئے اور لوگ آئے تو ان کی تعریف کرنے لگے اور ایک جوان مرد آیا تو اس نے کہا کہ خوشخبری ہو تمھیں اے امیر المومنین ساتھ بشارت اللہ کے واسطے تمہارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور سبقت سے اسلام میں جو تم نے جانا ہے پھر تم خلیفہ ہوئے سو تم نے انصاف کیا پھر اس کے بعد شہید ہونا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ یہ برابر نہ مجھ پر گناہ ہو اور نہ میرے واسطے ثواب یعنی اگر برابر برابر ہو تو یہ بھی غنیمت ہے سو جب وہ پیٹھ دے کر چلا تو اچانک اس کا

الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا أَمْرَكُمْ إِلٰى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِىْ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِىْ إِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِىْ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِىْ نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُوْنَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَّا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَّوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ.

تہبند زمین سے لگتا تھا کہا اس لڑکے کو میرے پاس پھیر لاؤ کہا اے میرے بھتیجے اپنے کپڑے کو اونچا کر پس تحقیق اونچا کرنا بہت پاک کرنے والا ہے تیرے کپڑے کو اور سبب ہے بہت ڈرنے کا تیرے رب سے اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دیکھ جو کچھ کہ مجھ پر قرض ہے سو لوگوں نے اس کا حساب کیا تو چھیاسی ہزار یا مانند اس کی پایا کہا کہ اگر آل عمر رضی اللہ عنہ کے مال سے سب قرض ادا ہو سکے تو اس کو ان کے مال سے ادا کرنا نہیں تو عدی کی اولاد سے مانگنا اور اگر ان کے مال سے ادا نہ ہو سکے تو قریش سے مانگنا اور ان کے غیر کی طرف نہ بڑھنا اور تو عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس جا اور کہہ کہ عمر رضی اللہ عنہ تم کو سلام کرتا ہے اور نہ کہنا امیر المومنین اس واسطے کہ میں آج مسلمانوں کا سردار نہیں اور کہنا کہ اجازت مانگتا ہے تم سے عمر رضی اللہ عنہ بیٹا خطاب کا یہ کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفنایا جائے تو اس نے سلام کیا اور اجازت مانگی پھر ان کے پاس داخل ہوا تو پایا ان کو اس حال میں کہ بیٹھی روتی تھی تو کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ خطاب کا بیٹا آپ کو سلام کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفنایا جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں خود اس میں دفنائی جاؤں اور البتہ آج میں اس کو اپنی جان پر مقدم کروں گی پھر جب سامنے آیا تو کسی نے کہا کہ یہ عبداللہ آیا ہے کہا مجھ کو اٹھاؤ تو ایک مرد نے ان کو اپنے ساتھ تکیہ دیا کہا کیا خبر لایا ہے کہا اے امیر المومنین جس چیز کو تم چاہتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی کہا شکر ہے اللہ کا نہ تھی کوئی چیز زیادہ تر مقصود نزدیک میرے اس سے سو جب میری روح قبض ہو تو مجھ کو اٹھانا پھر سلام کرنا اے ابن عمر پس کہنا کہ عمر رضی اللہ عنہ خطاب کا بیٹا اجازت

مانگتا ہے پس اگر اجازت دے تو مجھ کو داخل کرنا نہیں تو پھیر لے جانا مجھ کو طرف قبروں کے عام مسلمانوں کی اور آئیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا اور دیگر عورتیں اور ان کے ساتھ چلتی ہوئی آئیں سو جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ ان کے پاس اندر گئیں اور گھڑی بھر ان کے پاس روتی رہیں پھر مردوں نے اجازت مانگی تو حفصہ رضی اللہ عنہا گھر کے اندر ایک جگہ داخل ہو گئیں سو ہم نے ان کے رونے کی آواز اندر سے سنی تو لوگوں نے کہا کہ وصیت کرو اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کسی کو اپنے پیچھے خلیفہ بناؤ کہا نہیں پاتا میں کسی کو لائق تر ساتھ اس امر خلافت کے ان چند مردوں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور حالانکہ آپ ان سے راضی تھے سو نام لیا عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا اور زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور حاضر ہو گا تم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور نہیں واسطے اس کے امر خلافت سے کچھ چیز مانند صورت تعزیت کے واسطے اس کو یعنی اس واسطے کہ جب اس کو خلافت کے اہل مشورہ سے خارج کیا تو ارادہ کیا جبر خاطر اس کی کا بایں طور کہ کیا اس کو اہل مشورہ سے بیچ اس کے) پس اگر خلافت سعد رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ لائق ہے ساتھ ان کے نہیں تو چاہیے کہ مدد لے ساتھ ان کے جو سردار ہو پس تحقیق میں نے نہیں موقوف کیا اس کو عاجز ہونے کے سبب سے اور نہ خیانت کے سبب سے اور میں وصیت کرتا ہوں خلیفے کو کہ میرے بعد ہو مہاجرین اول کے حق میں یعنی (جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے یا جو بیعت رضوان میں حاضر تھے) یہ کہ ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کی نگہبانی کرے اور میں وصیت کرتا ہوں اس کو

انصار کے حق میں نیکی کرنے کی جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں یعنی مدینے میں اور ایمان میں ان سے پہلے یہ کہ ان کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور ان کے بدکاروں کو معاف کرے اور میں وصیت کرتا ہوں اس کو نیکی کرنے کی شہر والوں کے حق میں پس تحقیق وہ مدد ہیں اسلام کی جو اسلام سے ایذا کو دور کرتے ہیں اور جمع کرنے والے ہیں اموال کے اور موجب غصے دشمن کے ہیں یعنی جلاتے ہیں جی دشمن کا بہ سبب کثرت اور قوت اپنی کے اور یہ کہ نہ لیا جائے ان سے مگر جو زیادہ ہو ان کی حاجتوں سے ان کی رضامندی سے اور میں اس کو وصیت کرتا ہوں گنواروں کے حق میں بھلائی کی پس تحقیق وہ جڑ ہیں عرب کی اور مادہ ہیں اسلام کا یعنی انہیں کے ساتھ قائم ہے عرب اور اسلام یہ کہ لیا جائے زائد مالوں ان کے سے (یعنی اونٹ بکری وغیرہ کی زکوٰۃ سے ان کا عمدہ مال نہ لیا جائے) اور رد کیا جائے ان کے محتاجوں پر اور میں وصیت کرتا ہوں اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی یعنی اہل ذمہ کافروں کے حق میں بھلائی کی اور یہ کہ پورا کیا جائے ان کے واسطے عہد ان کا اور یہ کہ لڑائی کی جائے ان کے پیچھے سے یعنی اگر کوئی دشمن ان کے مارنے کا قصد کرے تو ان کی مدد کی جائے اور نہ تکلیف دی جائے ان کو مگر موافق طاقت ان کی کے یعنی ان سے جزیہ طاقت سے زیادہ نہ لیا جائے پھر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روح قبض ہوئی تو ہم اس کے ساتھ نکلے سو ہم چلے یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ اجازت مانگتا ہے عمر خطاب کا بیٹا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی اور فرمایا کہ اس کو اندر لاؤ (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو

بکر رضی اللہ عنہ مدفون تھے) سو اندر لائے گئے اور وہاں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گئے سو جب ان کے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ قوم جمع ہوئی یعنی خلیفہ بنانا جن کے سپرد کیا تھا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ اپنی خلافت کے امر کو آپ میں سے تین کے سپرد کرو یعنی باقی تین استحقاق سے ہاتھ اٹھاؤ تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا کام علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا کام عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا کام عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تم دونوں میں سے اس امر خلافت سے بری ہو پس کریں گے ہم خلافت کو طرف اس کی اور اللہ اور اسلام اس کا نگہبان ہے یعنی اس کو اللہ اور اسلام کی قسم ہے کہ چاہیے کہ غور کرے افضل ان کے کو اپنے اعتقاد میں تو وہ دونوں بزرگ یعنی عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم خلافت کو میرے اختیار میں کرتے ہو کہ جس کو میں چاہوں خلیفہ بناؤں قسم ہے اللہ کی کہ نہ قصور کروں میں افضل تمہارے سے یعنی جو تم میں سے افضل ہوگا اسی کو خلیفہ بناؤں گا تو دونوں نے کہا ہاں تو اس نے دونوں سے ایک کا یعنی علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا سو ان کو کہا واسطے تمہارے قرابت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقدم ہونا اسلام میں جو تجھ کو معلوم ہے پس اللہ تجھ پر نگہبان ہے اگر میں تجھ کو سردار بناؤں تو البتہ تم انصاف کرو گے اور اگر میں عثمان رضی اللہ عنہ کو سردار بناؤں تو البتہ تم اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرو گے پھر دوسرے کے ساتھ خلوت کی تو ان کو بھی اسی طرح کہا پھر جب دونوں سے قول قرار لیا تو عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اٹھا پس بیعت کی انھوں نے

عثمان رضی اللہ عنہ سے پھر علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی اور مدینے
والے داخل ہوئے سو سب نے عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔

فائدہ: یہ جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شکر ہے اللہ کا کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جھگڑے مجھ سے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ مسلمان جب کسی کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کے واسطے مغفرت کی امید ہے برخلاف اس کے جو کہتا ہے کہ اس کی کبھی مغفرت نہیں ہوگی اور شاید ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد مار ڈالنے سے ان کا مار ڈالنا تھا جو عجمی غلاموں سے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور یہ جو کہا کہ میں آج مسلمانوں کا امیر نہیں تو سوائے اس کے نہیں کہ یہ اس وقت کہا تھا جبکہ یقین کیا ساتھ موت اپنی کے واسطے اشارہ کرنے طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کی تا کہ نہ محبت رکھیں اس سے واسطے ہونے اس کے امیر یعنی بلکہ محض واسطے اللہ کے اور آئندہ آئے گا جو اس کے ظاہر کے مخالف ہے تو مراد یہ ہے کہ سوال کرنا عمر رضی اللہ عنہ کا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بطور طلب کے تھا نہ بطور امر کے اور مرنے کے بعد دوسری بار جو اجازت مانگنے کو فرمایا تو انہوں نے گمان کیا کہ شاید عائشہ رضی اللہ عنہا نے زندگی کے لحاظ سے حیا کر کے اجازت دی ہو اور یہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ البتہ میں آج ان کو اپنی جان پر مقدم کروں گی تو اس سے استدلال کیا گیا ہے اس پر کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کی مالک تھیں اور اس میں نظر ہے بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ تھیں مالک منفعت کی ساتھ رہنے بیچ اس کے اور بسانے غیر کو بیچ اس کے اور ان کے بعد اس گھر کا کوئی وارث نہیں اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا مانند عدت والی عورتوں کے ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو ان سے نکاح کرنے کا حکم نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر قبلے کی طرف ہے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورب کی طرف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں کے برابر اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبر صدیق رضی اللہ عنہ سے پورب کی طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے مونڈھوں کے برابر اور ایک روایت میں ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے وہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے اور عمر رضی اللہ عنہ کے اس قصے میں اور بھی کئی فائدے ہیں شفقت ان کی مسلمانوں پر اور نصیحت ان کی واسطے ان کے اور قائم کرنا سنت کا بیچ ان کے اور نہایت ڈرنا ان کا اپنے رب سے اور اہتمام ان کا ساتھ امر دین کے اکثر اہتمام ان کے سے ساتھ امر نفس اپنے کے اور یہ کہ نہی مدح سے مخصوص ہے ساتھ اس کے جبکہ اس میں نہایت زیادتی ہو یا کذب ظاہر ہو اور اس واسطے نہ منع کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جوان کو اپنی مدح سے باوجود یہ کہ اس کو تہ بند اونچا کرنے کا حکم فرمایا اور کوشش کرنی ساتھ دفن ہونے کے نزدیک اہل خیر کے اور مشورہ کرنا بیچ قائم ہونے امام المسلمین کے اور مقدم کرنا افضل کا اور یہ کہ امامت منعقد ہوتی ہے ساتھ بیعت کے اور سوائے اس کے جو ظاہر ہے ابن بطال نے کہا کہ اس میں دلیل ہے اوپر جواز مقدم کرنے مفضول کے اس پر جو اس سے افضل ہو اس واسطے کہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو نہ سپرد کیا جاتا امر خلافت کا شوریٰ طرف چھ آدمیوں کے باوجود یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ ان کا بعض بعض سے

افضل ہے اور نیز دلالت کرتا ہے اس پر قول ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ میں راضی ہوا واسطے ہمارے ایک دو مردوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ سے باوجود یہ کہ ان کو معلوم تھا کہ وہ افضل ہیں دونوں سے اور تحقیق مشکل جانا گیا ہے ٹھہرانا عمر رضی اللہ عنہ کا خلافت کو چھ میں اور سپرد کیا اس کو طرف اجتہادوں کے کی اور نہ کیا اس نے جیسے کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد میں بیچ اس کے اس واسطے کہ اگر وہ نہ دیکھتا تھا جواز ولایت مفضول کے کو فاضل پر تو یہ فعل ان کا دلالت کرتا ہے کہ جو ان چھ کے سوا تھے ان کے نزدیک مفضول تھے بہ نسبت ان کے اور جب وہ ان کو پہچانتے تھے تو نہ پوشیدہ تھی ان پر افضلیت بعض چھ کی بعض پر اور اگر جانتے تھے کہ مفضول کی ولایت فاضل پر درست ہے تو جس کو خلیفہ بناتے ان میں سے یا ان کے غیر سے ممکن تھا یعنی خواہ کسی کو حاکم بناتے درست تھا اور جواب اول سے داخل ہوتا ہے اس میں جواب ثانی سے اور وہ یہ ہے کہ متعارض ہوا نزدیک اس کے فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کسی خاص شخص کے خلیفہ بنانے کے ساتھ تصریح نہیں کی کہ فلانا شخص میرے بعد خلیفہ ہو اور فعل ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ انہوں تصریح کی کہ عمر رضی اللہ عنہ میرے بعد خلیفہ ہو پس یہ راہ جمع کرتی ہے تخصیص اور عدم تعیین کو یعنی اس صورت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فعل دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ہے بیچ بیان مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جن کی کنیت ابوالحسن ہے قریشی ہیں ہاشمی ہیں

فائدہ: اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکپن سے ان کو پالا اور لڑکپن سے ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور ان کی ماں کا نام فاطمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مریں اور کہا احمد اور قاضی اسمٰعیل اور نسائی اور ابوعلی نیسابوری نے کہ نہیں وارد ہوا کسی ایک کے حق میں اصحاب سے ساتھ مضبوط سندوں کے اکثر اس چیز سے کہ علی کے حق میں وارد ہوئی ہے اور تھا سبب بیچ اس کے یہ کہ وہ پیچھے رہے اور واقع ہوا اختلاف بیچ زمانے ان کے اور نکلنا خارجیوں کا اوپر اس کے پس تھا یہ سبب واسطے پھیلنے مناقب ان کے کثرت اصحاب کے سبب سے واسطے رد کرنے کے ان کے مخالفوں پر پس تھے وہ لوگ دو گروہ لیکن بدعتی نہایت کم تھے پھر تھا امر علی رضی اللہ عنہ کے سے جو تھا ایک گروہ پیدا ہوا جنہوں نے ان سے لڑائی کی اور ان کی تنقیص کی اور پکڑا ان کی لعنت کو منبروں پر سنت یعنی برملا منبروں پر علی رضی اللہ عنہ مرتضی کو لعنت کرنے لگے اور موافق ہوئے ان کے خارجی لوگ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھنے پر اور اس میں کچھ زیادہ کیا یہاں تک کہ ان کو کافر کہا تو لوگ علی رضی اللہ عنہ کے حق میں تین قسم ہو گئے اہل سنت اور متبدعین خارجیوں سے اور لڑنے والے ساتھ ان کے بنی امیہ سے اور

تابعداروں کے پس محتاج ہوئے اہل سنت طرف پھیلانے فضائل ان کے پس کثرت نقل کرنے والوں کی واسطے ان کے واسطے کثرت مخالفین کے ہے نہیں تو جونفس الامر میں ہے وہ یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے چاروں میں سے فضائل ہیں کہ اگر ان کو عدل کے میزان سے لکھا جائے تو نہیں نکلتا ہے قول اہل سنت اور جماعت کے سے ہرگز اور ایک روایت میں ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ (فتح)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ انتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی رضی اللہ عنہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ سے راضی تھے

٣٤٢٥ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ

٣٤٢٥۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں کل علم دوں گا اس مرد کو جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح کرے گا تو لوگ تمام رات فکر میں رہے کہ دیکھیں یہ دولت کس کو ملے تو جب صبح ہوئی تو لوگ صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص امیدوار تھا کہ علم اس کو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ پھر جب علی مرتضی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں لب لگائی اور ان کے واسطے دعا کی تو اسی وقت تندرست ہو گئے جیسے کہ ان کو کچھ بیماری نہ تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علم دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہوں مثل ہماری فرمایا چلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ تو ان کے میدان میں اترے پھر ان کو اسلام کی طرف بلا اور خبر کر دے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہے ان پر اللہ کے حق سے دین اسلام میں یعنی شریعت کے احکام سو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ

عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے بہتر ہے تجھ کو سرخ اونٹ کے ملنے سے۔

۳۴۲۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

۳۴۲۶۔ سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہے اور ان کی آنکھ میں بیماری تھی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہوں پھر نکلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے پھر جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر کو فتح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں کل علم دوں گا اس شخص کو یا یوں فرمایا کل علم وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے ہیں یا یوں فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا تو ناگہاں ہم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے اور ہم کو ان کی امید نہ تھی کہ وہ مراد ہیں یا ان کے حاضر ہونے کی بھی امید نہ تھی بہ سبب درد آنکھوں کے تو لوگوں نے کہا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علم دیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب کی۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح مغازی میں آئے گی اور ان دونوں حدیثوں میں فرمایا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دوست رکھتے ہیں تو مراد ساتھ ان کے موجود ہونا حقیقت محبت کا ہے نہیں تو ہر مسلمان مشترک ہے علی رضی اللہ عنہ کو بیچ مطلق اس صفت کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری تابعداری کرو اللہ تم کو دوست رکھے گا پس گویا کہ اشارہ کیا طرف اس کی کہ علی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے تابعدار ہیں یہاں تک کہ وہ متصف ہوئے ساتھ اس کے کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے اور اس واسطے ان کی محبت ایمان کی نشانی ٹھہری اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی جیسا کہ مسلم میں روایت ہے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی کہ نہیں محبت رکھے گا تجھ سے مگر ایماندار اور نہیں عداوت رکھے گا تجھ سے مگر منافق۔ (فتح)

٣٤٢٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ يَقُوْلُ لَهٗ أَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهٗ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَائَهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلٰى ظَهْرِهٖ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

٣٤٢٧ ۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک مرد سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ فلاں شخص یعنی امیر مدینہ کا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتا ہے یعنی ان کی حقارت کرتا ہے نزدیک منبر کے سہل نے کہا پس کیا کہتا ہے اس نے کہا کہ ان کو ابو تراب کہتا ہے یعنی مراد اس کی اس کنیت کے ذکر کرنے سے حقارت ان کی ہے تو سہل ہنس پڑے اور کہا کہ نہیں نام رکھا ان کا ساتھ اس کے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تھا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام محبوب تر نزدیک اپنے اس نام سے تو میں نے سہل سے حدیث پوچھی اور میں نے اس سے کہا کہ اے ابو عباس رضی اللہ عنہ (یہ سہل کی کنیت ہے) کس طرح ہے یہ حدیث کہا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر نکلے اور مسجد میں آ کر لیٹ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا کہا مسجد میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر ان کے پاس آئے تو پایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی چادر کو کہ ان کی پیٹھ سے گری ہوئی تھی اور ان کی پیٹھ کو مٹی پہنچی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور کہنے لگے کہ اٹھ اے ابو تراب یعنی اے باپ مٹی کے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ بات تھی سو مجھ سے ناراض ہو کر مسجد میں چلے گئے۔

٣٤٢٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهٗ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهٖ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْئُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهٗ عَنْ عَلِيٍّ

٣٤٢٨ ۔ سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے عثمان رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے عملوں کی خوبیاں بیان کیں اور کہا کہ شاید تو اس سے ناخوش ہوتا ہے اس نے کہا ہاں کہا پس اللہ تیری ناک کو خاک میں ملائے پھر اس نے ان سے علی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے عملوں کی خ

فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْئُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ.

کیں کہا یہ ہے گھر ان کا حضرت ﷺ کے گھروں کے درمیان یعنی اس کی عمارت سب سے خوبصورت ہے پھر کہا کہ شاید تو اس سے بھی ناخوش ہوتا ہے اس نے کہا ہاں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ تیری ناک کو خاک میں ملا دے جا اور میرے حق میں اپنی کوشش کو نہایت تک پہنچا یعنی جو تجھ سے ہو سکے سو کر کہ میں نے تو حق بات کہی ہے اور حق کہنے والا کسی کے برا کہنے کی پروا نہیں کرتا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ اس مرد نے کہا کہ میں اس سے عداوت رکھتا ہوں کہا اللہ تجھ سے عداوت رکھے۔

٣٤٢٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَأَلْتُمَانِيْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

٣٤٢٩۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پینے کی تکلیف کی شکایت کی تو حضرت ﷺ کے پاس قیدی یعنی لونڈی غلام آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا چلیں تو حضرت ﷺ سے ملاقات نہ ہوئی سو عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا تو ان کو خبر دی یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ پیغام کہہ آئیں کہ جب حضرت ﷺ تشریف لائیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی خبر دی سو حضرت ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور حالانکہ ہم اپنے بستر پر لیٹے تھے تو میں حضرت ﷺ کو دیکھ کر اٹھنے لگا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دونوں اپنی جگہ پر لیٹے رہو تو حضرت ﷺ ہمارے دونوں کے درمیان بیٹھے یہاں تک کہ میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی سو فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤ وہ چیز کہ بہتر ہے اس چیز سے کہ تم نے مجھ سے مانگی جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو اللہ اکبر کہا کرو چونتیس بار اور سبحان اللہ کہا کرو تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھا کرو تینتیس بار کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے خدمت گار سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح دعوات میں آئے گی اور وجہ داخل ہونے اس کے کی علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں اس جہت

سے ہے کہ حضرت ﷺ کے نزدیک ان کا بڑا رتبہ تھا اور اس جہت سے کہ داخل ہوئے حضرت ﷺ ان کے بستر میں جوان کے اور ان کی بیوی کے درمیان تھا اور وہ حضرت ﷺ کی بیٹی تھیں اور اس جہت سے کہ اختیار کیا حضرت ﷺ نے واسطے ان کے جو اختیار کیا واسطے بیٹی اپنی کے مقدم کرنے امر آخرت کے سے امر دنیا پر اور راضی ہوئے وہ دونوں ساتھ اس کے اور خمس میں اس کے سبب کا ذکر ہو چکا ہے پس تحقیق حضرت ﷺ نے اختیار کیا یہ کہ فراخی کی جائے اصحاب صفہ پر ساتھ اس چیز کے کہ لائی گئی پاس آپ ﷺ کے اور مناسب جانا واسطے اہل اپنے کے صبر کرنا ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ان کو زیادہ ثواب ہے۔ (فتح)

٣٤٣٠ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى.

٣٤٣٠۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہو جائے میرے نزدیک بمقام ہارون علیہ السلام کے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک۔

فائدہ: جب حضرت ﷺ جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اہل کی خبر گیری کے واسطے گھر میں چھوڑا تو بعض لوگوں یعنی منافقوں نے طعنہ دیا کہ ان کو کسی کام سے برا جان کر گھر میں چھوڑے جاتے ہیں تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھ چلے تب حضرت ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں راضی ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو علی رضی اللہ عنہ کو برا کیوں نہیں کہتا اس نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ان کے حق میں تین باتیں فرمائی ہیں اس واسطے میں ان کو برا نہیں کہتا ایک یہ ہے کہ جو مذکور ہوئی اور دوسری یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں کل علم دوں گا اس مرد کو جس کو اللہ اور رسول ﷺ چاہتے ہیں اور تیسری یہ کہ جب یہ آیت اتری کہ کہہ دے اے پیغمبر آؤ کہ بلائیں ہم اپنی اولاد کو اور تمہاری اولاد کو تو حضرت ﷺ نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا الٰہی یہ ہیں میرے گھر والے اور ایک روایت میں ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آرہ میرے سر پر رکھا جائے اس پر کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو برا کہوں تو بھی کبھی ان کو برا نہ کہوں اور باب کی حدیث بہت اصحاب سے مروی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کون ہے زیادہ تر بد بخت اولین میں انہوں نے کہا اس نے کہا کہ جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں پھر فرمایا کہ کون ہے زیادہ تر بد بخت پچھلوں میں کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں فرمایا کہ جو تجھ کو شہید کرے گا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث باب کے اس پر کہ حضرت ﷺ کے بعد خلافت کے مستحق علی رضی اللہ عنہ ہیں ان کے سوا اور کوئی صحابی رضی اللہ عنہ اس کا مستحق نہیں پس تحقیق ہارون علیہ السلام تھے خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کے اور

جواب دیا گیا ہے کہ ہارون علیہ السلام نہ تھے خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کے مگر ان کی زندگی میں نہ بعد مرنے ان کے اس واسطے کہ وہ بالاتفاق موسیٰ علیہ السلام سے پہلے مر گئے تھے اشارہ کیا ہے طرف اس کے خطابی نے اور طیبی نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ وہ متصل ہے ساتھ میرے اترنے والا ہے مجھ سے بمنزل ہارون علیہ السلام کے موسیٰ علیہ السلام سے اور اس میں تشبیہ مبہم ہے بیان کیا اس کو ساتھ قول اپنے کے کہ مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں پس معلوم ہوا کہ اتصال مذکور درمیان ان کے پیغمبر ہونے کی جہت سے نہیں بلکہ اس جہت سے جو اس سے کم ہے اور وہ خلافت ہے اور جب کہ ہارون علیہ السلام مشبہ بہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تھا خلیفہ بیچ زندگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تو دلالت کی اس نے اوپر خاص کرنے خلافت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی زندگی میں اور تحقیق روایت کی ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے مناقب سے کئی چیزیں اس جگہ سے سوائے اور جگہوں میں اور علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں اور بھی بہت حدیثیں آ چکی ہیں جمع کیا ہے تمام کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب خصائص نسائی میں جو کتاب مستقل ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں اور ایک روایت میں آیا ہے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ بھی مولا ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے اور اس کی سند بہت صحیح اور حسن ہیں۔ (فتح)

۳۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ الْإِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوْتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِيْ فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرٰى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

۳۴۳۱ - علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ حکم کرو جیسے تم پہلے حکم کیا کرتے تھے پس تحقیق میں برا جانتا ہوں اختلاف کو یہاں تک کہ ہوں سب لوگ ایک جماعت یا مروں میں جیسے میرے ساتھی مر گئے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن سیرین اعتقاد کرتے ہیں کہ جو روایتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں ان میں سے اکثر جھوٹی ہیں۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ یہ اس سبب سے تھا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ام ولد لونڈی کا بیچنا جائز ہے علی رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ مذہب تھا کہ ان کو نہ بیچا جائے پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے قول سے رجوع کیا پھر یہ حکم کیا کہ ان کا بیچنا جائز ہے تو عبیدہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا قول اور سب لوگوں کا قول بہتر ہے نزدیک میرے تمہاری رائے سے تب علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اور مراد اختلاف سے وہ ہے جو نزاع اور فتنے کی طرف نوبت پہنچائے اور یہ جو کہا کہ جیسے میرے ساتھی مر گئے تو مراد یہ ہے کہ میں ہمیشہ اس پر رہوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں اور مراد ابن سیرین کی جھوٹ سے وہ روایتیں ہیں جو رافضی لوگ علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں اقوال سے جو مشتمل ہیں اوپر مخالفت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے اور نہیں ارادہ کیا ابن سیرین نے وہ چیز کہ جو متعلق ہے ساتھ احکام شرعیہ کے اور تھی بیعت علی کی واسطے خلافت کے پیچھے

شہید ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کے ذی الحجہ کے اول میں ۳۵ھ ہجری میں پس بیعت کی ان سے مہاجرین اور انصار نے اور سب حاضرین نے اور لکھی گئی بیعت اس کی طرف شہروں کے اور ملکوں کے پس سب نے مان لی مگر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور اہل شام نے نہ مانی پھر اس کے بعد ان کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی یعنی مانند جنگ صفین وغیرہ کے۔(فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جو ہاشم کی اولاد سے ہیں

فائدہ: جعفر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی ہیں اور ان سے دس برس بڑے ہیں اور جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔(فتح)

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے

فائدہ: اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہ ہونا نہایت عمدہ کمال ہے اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳٤۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ

۳٤۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور بیشک میں ہر وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا رہتا تھا اپنے پیٹ بھرنے کی خاطر سے جبکہ نہ کھاتا تھا میں خمیر کو اور نہ پہنتا تھا چادر چارخانہ کو اور نہ خدمت کرتا تھا میری کوئی غلام اور نہ لونڈی اور تھا باندھتا میں پتھر کو اپنے پیٹ پر بھوک کے سبب سے اور البتہ میں تھا پوچھتا آیت کو ایک مرد سے اور حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی تھی تا کہ مجھ کو اپنے ساتھ لے جائے اور مجھ کو کھانا کھلائے یعنی اس واسطے کہ استقرء کے دونوں معنی آتے ہیں آیت پوچھنا بھی اور کھانا مانگنا بھی اور سب لوگوں سے بہتر مسکین کے کھانا کھلانے میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے ہم کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پس ہم کو کھلاتے تھے جو ان کے گھر میں ہوتا یہاں تک کہ تھے نکالتے ہماری طرف کپی کو جس میں کچھ چیز نہ ہوتی یعنی ایسی چیز کہ ممکن ہو نکالنا اس کا

لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

اس سے بغیر کاٹنے اس کے سوا اس کو پھاڑتے تو ہم چاٹتے جو کچھ اس میں ہوتا۔

فائدہ: یہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں بیان کرتا ہے تو یہ اشارہ ہے طرف قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہ انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے لیکن جنازے کے بیان میں گزر چکا ہے کہ پھر بعد اس کے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی یادداشت کا اقرار کیا اور مالک بن ابی عامر سے ایک روایت ہے کہ میں طلحہ بن عبید اللہ کے پاس تھا تو کسی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ یمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں تم سے زیادہ جانتا ہے یا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کہتا ہے تو اس نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم کو اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنا جو ہم نے نہیں سنا اور اس کو معلوم ہے جو ہم کو معلوم نہیں ہم ایک لوگ تھے کہ ہمارے گھر تھے اور بال بچے تھے اور ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن کی دونوں طرفوں میں آیا کرتے تھے پھر پھر جاتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسکین اور محتاج مرد تھے نہ ان کا کوئی مال تھا اور نہ اہل سوائے اس کے نہیں کہ ان کا ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ تھا پس تھے گھومتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھومتے پس ہم کو اس میں شک نہیں کہ اس نے سنا جو ہم نے نہیں سنا اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بیشک تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کرتے ہو جس کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا یعنی شاید تم جھوٹ کہتے ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ماں باز رکھا تجھ کو اس سے شیشے اور سرمہ دانی نے اور مجھ کو کوئی چیز باز نہ رکھتی تھی اور یہ جعفر رضی اللہ عنہ کے ابتدا حال کا بیان ہے جبکہ مسلمانوں پر نہایت تنگی تھی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجود اللہ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو بہت وسعت دی یہاں تک کہ نہایت عمدہ جوتا پہنتے تھے اور نہایت عمدہ اونٹنیوں پر سوار ہوتے تھے اور جعفر رضی اللہ عنہ محتاجوں سے بہت محبت رکھتے تھے۔ (فتح)

٣٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

٣٤٣٣۔ شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ جب ابن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو کہتے تھے سلام تجھ کو اے بیٹے دو بازو والے کے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف حدیث عبداللہ بن جعفر کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ کو مبارک ہو کہ تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمان میں اڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو میں نے جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے اس کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور مراد

دونوں بازو سے دو بازو معنوی ہیں نہ حسی۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بیان ہے ذکر عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا

٣٤٣٤ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

٣٤٣٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ جب لوگوں میں قحط پڑتا تھا تو مینہ مانگتے تھے ساتھ وسیلے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کے سو کہتے تھے کہ الٰہی بیشک ہم تھے وسیلہ پکڑتے طرف تیری اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سو تو ہم کو پانی پلاتا تھا اور بیشک ہم وسیلہ پکڑتے ہیں طرف تیری اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سے سو ہم کو پانی پلا سو وہ پانی پلائے جاتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح استسقاء میں گزر چکی ہے اور عباس رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یا تین برس بڑے تھے اور مشہور یہ ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور اس واسطے کہ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت نہ کی تھی اس واسطے عمر نے ان کو اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا باوجود پہچاننے ان کے ساتھ فضیلت ان کی کے اور مینہ مانگنے ان کے ساتھ ان کے اور مغازی میں آئے گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بڑی بزرگی بیان کی اور عمر ان کی کچھ اوپر اسی برس کے تھی ۳۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کے مناقب کا بیان

فائدہ: مراد ساتھ اس کے وہ شخص ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر دادا کی طرف منسوب ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب ہیں ان لوگوں میں سے جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مرد ہو یا عورت اور وہ علی رضی اللہ عنہ ہے اور اس کی اولاد حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ اور محسن رضی اللہ عنہ اور ام کلثوم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اور جعفر رضی اللہ عنہ اور اس کی اولاد عبداللہ، عون، محمد اور عقیل بن ابی طالب اور اس کی اولاد مسلم اور حمزہ بن عبدالمطلب اور اس کی اولاد یعلی اور عمارہ اور امامہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اور اس کی اولاد نر کہ دس مرد ہیں اور وہ فضل اور عبداللہ اور قثم اور عبیداللہ وغیرہ ہم تھے اور ان کی تین لڑکیاں ام حبیبہ اور آمنہ اور صفیہ اور معتب بن ابی لہب اور عباس بن عتبہ بن ابی

لہب اور عبداللہ بن زبیر اور اس کی بہن ضباعہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور اس کا بیٹا جعفر اور نوفل بن حارث اور اس کے دونوں بیٹے مغیرہ اور حارث اور اروی اور عاتکہ اور صفیہ بنات عبدالمطلب اور ان کے سوا باقی عورتوں میں اختلاف ہے اور ایک روایت میں باب کے آگے اتنا زیادہ ہے اور فضیلت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سردار ہیں بہشت کی عورتوں کی۔ (فتح)

٣٤٣٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ

٣٤٣٥۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صدیق رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا مانگتی تھیں ان سے اپنا حصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اس مال سے کہ عطا کیا اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانگتی تھیں صدقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مدینے میں ہے اور فدک میں (کہ نام ہے ایک جگہ کا تین منزل مدینے سے) اور جو باقی تھا خمس خیبر سے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو تو اس مال اللہ سے صرف کھانے کے موافق ملے گا کھانے سے زیادہ ان کو نہیں ملے گا اور قسم ہے اللہ کی نہیں بدلتا میں کسی چیز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے جس حال پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور البتہ میں عمل کروں گا ان میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں عمل کیا پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا پھر کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیشک ہم تمہاری فضیلت کو پہچانتے ہیں اور ذکر کیا ان کی قرابت کو کہ ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور ان کے حق کو پھر صدیق رضی اللہ عنہ نے کلام کیا سو کہا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ جوڑوں میں اپنی قرابت کو۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح خمس میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے بھی اخیر قول ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ حضرت ﷺ کی قرابت مجھ کو اپنی قرابت سے محبوب تر ہے اور کہا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنا بر عذر بیان کرنے کے اس سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ﷺ کی میراث سے منع کیا۔ (فتح)

٣٤٣٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِیْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَهْلِ بَيْتِهٖ.

۳۴۳۶۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نگہبانی کرو محمد ﷺ کی طرح ان کے اہل بیت کے حق میں یعنی حضرت ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم حضرت ﷺ کی تعظیم ہے۔

٣٤٣٧ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِیْ.

۳۴۳۷۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے سو جس نے ان کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا۔

٣٤٣٨ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِیْ شَكْوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِیْ أَنَّهٗ يُقْبَضُ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَأَخْبَرَنِیْ أَنِّیْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهٖ

۳۴۳۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلایا حضرت ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بیماری میں جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا سو ان سے کان میں بات کی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور ان سے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات پوچھی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے پہلی بار مجھ سے کان میں بات کی سو مجھ کو خبر دی کہ آپ ﷺ اس بیماری میں انتقال فرمائیں گے جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو میں روئی پھر مجھ سے کان میں بات کی سو مجھ کو خبر دی کہ میں سب اہل بیت سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ ملوں گی تو میں ہنسی۔

أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ — زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

فائدہ: وہ بیٹا عوام کا ہے ابن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصی میں۔(فتح)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص مددگار ہیں اور حواریوں کا نام حواری اس واسطے رکھا گیا کہ ان کے کپڑے سفید تھے

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ شکاری تھے اور ضحاک سے روایت ہے کہ حواری دھوبی کو کہتے ہیں۔

٣٤٣٩ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيْدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصٰى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ وَقَالُوْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٤٣٩۔ مروان بن حکم سے روایت ہے کہ رعاف کے سال عثمان رضی اللہ عنہ کو سخت نکسیر پہنچی یہاں تک کہ اس کو حج سے روکا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تو ایک قریشی مردان کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بناؤ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا لوگوں نے یہ بات کہی ہے یعنی اس کے ساتھ راضی ہیں اس نے کہا ہاں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کس کو خلیفہ بنانا کہتے ہیں تو وہ مرد چپ رہا پھر ایک اور مرد ان کے پاس آیا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ حارث تھا تو اس نے کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بناؤ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا لوگ اس بات سے راضی ہیں اس نے کہا ہاں کہا اور وہ کون ہے جس کو کہتے ہیں تو وہ چپ رہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس شاید انہوں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا ہوگا اس نے کہا ہاں کہا خبردار قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ وہ ان سے بہتر ہے میرے علم میں اور البتہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سب سے پیارا تھا۔

فائدہ: داؤدی نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد بہتر ہونے سے بہتر ہونا کسی خاص چیز میں ہو مانند حسن خلق کے اور اگر اپنے ظاہر پر محمول ہو تو یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے معارض نہیں کہ پھر ہم اصحاب کو چھوڑتے تھے ایک کو دوسرے پر

فضیلت نہ دیتے تھے کہ یہ مقید ہے ساتھ زندگی حضرت ﷺ کی کے۔(فتح)

٣٤٤٠ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيْلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمُ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا.

۳۴۴۰۔ مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک مرد ان کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بناؤ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہا ہاں زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ تم جانتے ہو کہ وہ تم میں بہتر ہے تین بار کہا۔

٣٤٤١ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

۳۴۴۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور جانثار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

٣٤٤٢ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ فِي النِّسَآءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلٰى فَرَسِهٖ يَخْتَلِفُ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّأْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ.

۳۴۴۲۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جنگ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما عورتوں میں داخل کیے گئے یعنی بہ سبب کم سن ہونے کے سو میں نے نظر کی تو اچانک میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں تو بنی قریظہ کی طرف جاتے آتے ہیں سو جب میں وہاں سے پھر آیا یعنی بعد فراغت کے جنگ سے تو میں نے کہا کہ اے باپ میں نے تجھ کو دیکھا کہ تم آتے جاتے تھے کہا اے بیٹے کیا تو نے مجھ کو دیکھا تھا میں نے کہا ہاں کہا حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو کفار بنی قریظہ میں جائے اور مجھ کو ان کی خبر لا دے پھر جب میں پھرا تو حضرت ﷺ نے میرے واسطے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

فائدہ: جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہوں کو شکست ہوئی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ کفار بنی قریظہ کی خبر لا دے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں جاتا ہوں اور بنی قریظہ کی خبر لا کر حضرت ﷺ کو دی۔

٣٤٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِيْ فِيْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيْرٌ.

٣٤٤٣ ـ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے دن اصحاب رضی اللہ عنہم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم حملہ نہیں کرتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کافروں پر حملہ کیا تو انہوں نے ان کو ان کے کندھے پر دو زخم مارے کہ ان کے درمیان ایک زخم تھا جو ان کو جنگ بدر کے دن لگا تھا عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں اپنی انگلیوں کو ان زخموں میں ڈالا کرتا تھا کھیلتا تھا اور میں چھوٹا تھا۔

فائدہ: یرموک ایک جگہ کا نام ہے شام میں عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدا میں وہاں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان لڑائی ہوئی مسلمانوں کی ایک جماعت اس میں شہید ہوئی آخر مسلمانوں کی فتح ہوئی اور تھا شہید ہونا زبیر رضی اللہ عنہ کا ۳۹ ہجری میں جمل کی لڑائی میں لڑائی چھوڑ کر پھر آئے راہ میں عمرو بن جرموز نے ان کو قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس خوشخبری لایا کہ اس کو انعام دیں تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اس کو دوزخ کی خوشخبری دی اور زبیر رضی اللہ عنہ کے ترکہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ اس میں کس قدر برکت ہوئی۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

بیان میں ذکر طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے جو عشرہ مبشرہ میں ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال فرمایا حضرت ﷺ نے اور حالانکہ آپ ان سے راضی تھے۔

فائدہ: طلحہ رضی اللہ عنہ کی نسب اس طور سے ہے طلحہ بن عبید بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ جمع ہوتا ہے ساتھ حضرت ﷺ کے مرہ میں ان کی عمر چھتر برس کی تھی جنگ جمل میں شہید ہوئے مروان بن حاکم نے ان کو تیر امارا ان کے گھٹنے میں لگا اس سے خون جاری ہوا پھر وہ خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ (فتح)

٣٤٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

٣٤٤٤ ـ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرت ﷺ کے بیچ بعض ان دنوں کے جن میں حضرت ﷺ نے لڑائی کی یعنی دن جنگ احد کے کوئی سوائے طلحہ رضی اللہ عنہ اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا.

سعد رضی اللہ عنہ کے حدیث ان دونوں کی سے یعنی بیان کی یہ حدیث ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

٣٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ.

۳۴۴۵۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ہاتھ طلحہ رضی اللہ عنہ کا جس کے ساتھ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا کہ بے کار ہو گیا تھا یعنی جب کہ بعض کافروں نے ارادہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماریں تو انہوں نے اپنا ہاتھ دے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُوْ زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان اور بنو زہرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں یعنی اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں آمنہ ان سے ہیں اور ماں کی قرابت والے اخوال ہیں۔

٣٤٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۳۴۴۶۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد سے سنا کہتے تھے کہ جمع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ماں باپ اپنے دن احد کے۔

فائدہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے واسطے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا اور پہلے گزر چکا ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو جمع کیا تو تطبیق اس طور سے ہے کہ شاید علی رضی اللہ عنہ کو زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں پہنچی یا مراد ان کی ساتھ قید دن احد کے ہے۔

٣٤٤٧ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

۳۴۴۷۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور حالانکہ میں تیسرا حصہ اسلام کا تھا یعنی تا حال مجھ سے پہلے صرف دو ہی آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

فائدہ: کہا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ باعتبار اطلاع اپنی کے یعنی دو آدمی کے سوا اور کسی کے اسلام کی ان کو اطلاع نہ تھی اور اس کا سبب یہ ہے کہ ابتدا اسلام میں جو آدمی مسلمان ہوتا تھا اپنا اسلام پوشیدہ رکھتا تھا اور شاید مراد ان کی دو دوسروں

سے خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا قطعا مسلمان ہو چکی تھیں پس شاید انھوں نے مردوں کو خاص کیا ہے۔ (فتح)

۳۴۴۸ ۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ زَآئِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ أَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَةَ أَیَّامٍ وَّإِنِّیْ لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ.

۳۴۴۸ ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں مسلمان ہوا کوئی مگر اس دن میں جس میں میں مسلمان ہوا اور البتہ میں ساتھ روز ٹھہرا اور حالانکہ میں تیسرا حصہ اہل اسلام کا تھا۔

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ إِنِّیْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی إِنَّ أَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا یَضَعُ الْبَعِیْرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَکَانُوْا وَشَوْا بِهٖ إِلٰی عُمَرَ قَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ثُلُثُ الْإِسْلَامِ یَقُوْلُ وَأَنَا ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اور دوسری روایت میں ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک میں اول عرب کا ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور تھے ہم جہاد کرتے ساتھ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے واسطے کچھ کھانا نہ تھا مگر پتے درخت کے یعنی صرف یہی کھا کر گزران کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ہم میں سے البتہ پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتا ہے اونٹ یا بکری اس کے واسطے کچھ آمیزش نہ تھی یعنی اس کی اجزا آپس میں ملتی نہیں تھی بہ سبب خشکی کے پھر ہو گئے بنو اسد کہ البتہ مجھ کو اسلام پر ملامت سکھاتے ہیں یا مجھ کو توبیخ کرتے ہیں یعنی مجھ کو نماز کی تعلیم کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ تو نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا البتہ میں خراب ہوا اگر ان کی تعلیم کا محتاج ہوا اور میرا عمل برباد ہوا اور بنو اسد نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی چغلی کی تھی کہا تھا کہ وہ نماز خوب نہیں پڑھتا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس دن میں مسلمان ہوا تھا اس دن اور کوئی مسلمان نہ ہوا تھا تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے پہلے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا لیکن یہ محمول ہے ان کے علم پر اس وقت یعنی سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات باعتبار اپنے علم کے کہی تھی اس واسطے کہ ان سے پہلے ایک جماعت مسلمان ہو چکی تھی لیکن سعد رضی اللہ عنہ کو ان کا اسلام معلوم نہ تھا اور یہ جو

کہا کہ میں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تو مراد اس سے وہ لڑائی ہے جو پہلے پہل مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی اور اس کا بیان اس طور سے ہے کہ سنہ اول ہجری میں حضرت ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تا کہ کفار قریش کے قافلے سے ملیں تو انہوں نے آپس میں تیر اندازی کی تو پہلے پہل سعد رضی اللہ عنہ نے تیر پھینکا۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ

حضرت ﷺ کے دامادوں کا بیان ایک ان میں سے ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ ہیں

فائدہ: گویا اشارہ کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس حدیث کے جو عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا یہ کہ نکاح کروں میں کسی سے اور نہ نکاح کر دوں کسی کو مگر کہ میرے ساتھ بہشت میں ہو تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور ابوالعاص نے حضرت ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا حضرت ﷺ کے پیغمبر ہونے سے پہلے اور زینب رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی سب بیٹیوں سے بڑی تھیں اور تحقیق قید ہوا تھا ابوالعاص دن جنگ بدر کے ساتھ مشرکین کے اور بدلا دیا اس کا زینب رضی اللہ عنہا نے تو حضرت ﷺ نے اس پر شرط کی کہ زینب رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیج دے تو اس نے وعدہ پورا کیا پس یہی معنی ہیں ان کے قول کے حدیث کے اخیر میں کہ اس نے مجھسے وعدہ کیا سو پورا کیا پھر ابوالعاص دوسری بار قید ہوا تو پناہ دی اس کو زینب رضی اللہ عنہا نے تو مسلمان ہو گئے تو حضرت ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو اس کے نکاح میں پھیر دیا تو زینب رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا اور وہ لڑکا حضرت ﷺ کی زندگی میں بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گیا اور اشارہ کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ قول اپنے کے "منھم" طرف اس شخص کے جس کو اس نے ذکر نہیں کیا مانند عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے اور ان تینوں کے سوا اور کسی نے حضرت ﷺ کی بیٹیوں سے نکاح نہیں کیا مگر ابولہب کے بیٹے نے رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا پھر اس نے ان کو چھوڑ دیا تھا تو نکاح کیا ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے۔ (فتح)

٣٤٥٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٤٥٠۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام کیا ابوجہل کی بیٹی سے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی سو حضرت ﷺ کے پاس آئیں پس کہا کہ آپ ﷺ کی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ ﷺ اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں تو حضرت ﷺ کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے واسطے تو میں نے آپ ﷺ سے سنا جبکہ آپ ﷺ نے خطبے میں تشہد کہا فرماتے تھے حمد وصلوۃ کے بعد

فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْئَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مِّسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ.

بات تو یہ ہے کہ بیشک میں نے ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تھا سو اس نے مجھ سے بات کی سو سچ کہا یعنی یہ کہ زینب رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہ کرے گا اور اس طرح علی رضی اللہ عنہ نے اور یہ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے اور میں ان کے رنج کو برا جانتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ اللہ کے پیغمبر کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی تو علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ مسور نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ذکر کیا اپنے داماد کو بنی عبد شمس سے تو اس کی تعریف کی اس کی دامادی میں اور اس کو نیک کہا فرمایا اس نے مجھ سے بات کی سو سچ کہا سو مجھ سے وعدہ کیا تو اس کو پورا کیا۔

فائدہ: علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عموم جواز کو لیا تھا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے اس سے اعراض کیا اور نکاح کا پیغام چھوڑ دیا پس کہتے ہیں کہ نکاح کیا تھا اس سے عتاب بن اسید نے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خطبہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تا کہ عام کریں حکم کو لوگوں میں کہ لیں اس کو لوگ یا بطور وجوب کے یا بطور ادب کے اور یہ جو کہا کہ اس نے مجھ سے بات کی تو سچ کہا تو شاید اس نے اپنی جان پر شرط کی تھی کہ زینب رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہ کرے گا اور اس طرح علی رضی اللہ عنہ نے پس اگر اس طرح ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ علی رضی اللہ عنہ شرط کو بھول گئے تھے پس اس واسطے اقدام کیا منگنی پر یا نہیں واقع ہوئی تھی اس پر شرط اس واسطے کہ نہیں تصریح کی ساتھ شرط کے لیکن ان کو لائق تھا کہ رعایت کرتے اسقدر کو پس اس واسطے اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب واقع ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ کسی کو روبرو کر کے عتاب کرتے تھے اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ظاہر کیا واسطے مبالغہ کے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رضامندی میں اور تھا یہ واقع فتح مکہ کے بعد اور اس وقت کوئی بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے سوا زندہ نہ تھی اور آپ کو اپنی بیٹیوں کے فوت ہو جانے کا رنج تھا پس دوسرا نکاح کرنے سے ان کو اور زیادہ رنج ہوتا تھا۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان میں مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے

فائدہ: زید بنی قلب کی قوم میں سے ہیں کفر کی حالت میں قید ہو کر آئے تھے تو خریدا ان کو حکیم بن حزام نے واسطے

اپنی پھوپھی خدیجہ کے تو حضرت ﷺ نے خدیجہ سے اس کو بخشوا لیا اس کے بعد اس کا باپ اور چچا مکے میں آئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کو بدلا دے کر چھڑائیں تو حضرت ﷺ نے اس کو اختیار دیا کہ خواہ آپ کے پاس رہے یا باپ کے ساتھ جائے تو اختیار کیا انھوں نے اس بات کو کہ حضرت ﷺ کے پاس رہیں یعنی کہا کہ میں جانتا نہیں آپ ﷺ ہی کے پاس رہوں گا اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں آپ ﷺ کے بعد کسی کو اختیار نہیں کروں گا اور شہید ہوئے زید رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں اور اسامہ رضی اللہ عنہ مدینے میں فوت ہوئے۔ (فتح)

وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا.

یعنی اور براء نے حضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے۔

فائدہ: یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا۔

۳۴۵۱ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعُنُوْا فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ.

۳۴۵۱ ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک لشکر کافروں پر بھیجا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا تو بعض لوگوں نے ان کی سرداری میں طعن کیا کہ چھوٹا بڑوں پر کیوں سردار ہوا یعنی اس واسطے کہ وہ بہ نسبت اور لشکر کے کم سن تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تو البتہ تم تو اس سے پہلے اس کے باپ یعنی زید رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے یعنی جنگ موتہ میں اور قسم ہے اللہ کی بیشک زید رضی اللہ عنہ سرداری کے لائق تھا اور بیشک وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد سب لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے۔

فائدہ: مراد لشکر سے وہ لشکر ہے جس کے سامان تیار کرنے کا حضرت ﷺ نے اپنی مرض الموت میں حکم فرمایا تھا اور فرمایا کہ جاری کرو اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو تو صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس کو جاری کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سرداری آزاد کردہ غلام کی اور حاکم بنانا چھوٹوں کو بڑوں پر اور حاکم بنانا مفضول کا فاضل پر اس واسطے کہ جس لشکر پر اسامہ رضی اللہ عنہ سردار تھے اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (فتح)

۳۴۵۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

۳۴۵۲ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا اور حضرت ﷺ حاضر تھے اور اسامہ بن

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهٖ عَائِشَةَ.

زید رضی اللہ عنہما اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دونوں لیٹے تھے تو کہا کہ بیشک یہ اقدام ان کا بعض بعض سے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور اس نے آپ کو تعجب میں ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر دی۔

فائدہ: اس کی شرح فرائض میں آئے گی۔

بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

باب ہے بیان میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے

۳٤٥٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳٤٥۳ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک قریش کو یعنی اصحاب کو کہ قریش سے تھے فکر میں ڈالا عورت مخزومیہ کے حال نے جس نے چوری کی تھی تو انہوں نے آپس میں کہا کہ نہیں جرات کرتا کہنے کی یعنی سفارش کرنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مقدمے میں کوئی مگر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح حدود میں آئے گی اور غرض اس سے قول اس کا ہے اس کے بعض طرق میں کہ کون ہے کہ جرات کرے کلام کرنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں اور لوگ کہتے تھے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں واسطے اس چیز کے کہ پہچانتے تھے اس کے سے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے اس کے باپ سے محبت رکھتے تھے یہاں تک کہ اس کو اپنا متبنّٰی بنایا تھا پس لوگ کہتے تھے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی ماں ام ایمن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماں کہتے تھے اور تھے بٹھاتے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر بعد اس کے کہ بڑے ہوئے۔ (فتح)

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَصَاحَ بِيْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِيْ كُتُبٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مخزومیہ نے چوری کی تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کون ہے کہ سفارش کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مقدمہ میں سو نہ جرات ہوئی کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے کے سو کلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بنی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ مَخزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُّكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

اسرائیل کا دستور تھا کہ جب ان میں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے بغیر سزا کے اور جب ان میں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے تھے اور اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں تو البتہ میں ان کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

٣٤٥٤ ۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلٰى رَجُلٍ يَّسْحَبُ ثِيَابَهُ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِيْ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

٣٤٥٤ ۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نظر کی اور حالانکہ وہ مسجد میں تھے طرف ایک مرد کی جو اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے مسجد کے ایک کنارے میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ دیکھ یہ مرد کون ہے کاش کے یہ میرے قریب ہوتا کہ میں اس کو نصیحت کرتا تو ایک آدمی نے اس سے کہا کہ اے ابا عبدالرحمٰن کیا تو اس کو نہیں پہچانتا یہ محمد اسامہ کا بیٹا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر نیچے ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ سے زمین کھودی یعنی جیسے کہ فکر مند آدمی کی عادت ہے کہ زمین کو کھودتا ہے پھر کہا کہ اگر اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو البتہ اس کو دوست رکھتے۔

فائدہ: سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یقین کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ساتھ اس کے واسطے اس چیز کے کہ دیکھا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے واسطے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اور ان کی اولاد کے پس قیاس کیا اسامہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو اوپر اس کے۔ (فتح)

٣٤٥٥ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّيْ

٣٤٥٥ ۔ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے اس کو اور حسن کو سو کہتے تھے کہ الٰہی ان دونوں کو دوست رکھ کہ بیشک میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ أَعِدْ.

٣٤٥٦ ـ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَاٰى هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَزَادَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٤٥٦۔ اور حرملہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ناگہاں حجاج بن ایمن مسجد کے اندر آیا یعنی اور ایمن اسامہ رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا ماں کی طرف سے تو اس نے نماز پڑھی سو نہ اپنا رکوع تمام کیا اور نہ سجدہ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا کہ نماز پھر پڑھ پھر جب وہ پیٹھ دے کر چلا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا کہ یہ کون مرد ہے میں نے کہا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو البتہ اس کو دوست رکھتے پھر ذکر کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسامہ رضی اللہ عنہ سے اور ایمن کی اولاد سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضی اللہ عنہا کی اولاد سے محبت رکھتے تھے خواہ مرد ہو یا عورت اور بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے بعض اصحاب نے سلیمان سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ام ایمن نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں پالا تھا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب ہے بیان میں مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

فائدہ: اور وہ ایک ہیں عبادلہ میں سے اور فقہا صحابہ میں سے ہیں اور ان سے روایت میں بہت ہیں اور ان کی ماں کا نام زینب ہے ان کی پیدائش مبعث سے دوسرے یا تیسرے سال میں ہے اور ۷۴ھ ہجری میں فوت ہوئے حجاج نابکار کے حکم سے کسی نے ان کے پاؤں میں زہر آلود برچھی ماری اس سے بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ (فتح)

٣٤٥٧ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِيْ لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا.

۳۴۵۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کی زندگی میں دستور تھا کہ جب کوئی خواب دیکھتا تھا تو اس کو حضرت ﷺ سے بیان کرتا تھا اور تھا میں لڑکا نوجوان مجرد اور میں حضرت ﷺ کے وقت مسجد میں سویا کرتا تھا سو میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے دو فرشتوں نے مجھ کو پکڑا سو مجھ کو دوزخ کی طرف لے گئے تو ناگہاں وہ گول بنی ہوئی تھی ہند گولائی کنویں کے یعنی اس کا منہ گول تھا اور ناگہاں اس کے واسطے دو سینگ یعنی اس کی دونوں طرف دو چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں جس پر لکڑی رکھتے ہیں اور ناگہاں اس میں آدمی ہیں جن کو میں نے پہچانا تو میں نے دوزخ کو دیکھ کر کہنا شروع کیا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے تو ایک اور فرشتہ ان دونوں سے ملا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تو مت ڈر سو میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو حضرت ﷺ بیان کیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھا کرتا سالم نے کہا کہ اس رات سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت کم سوتے تھے۔

فائدہ: اس کی کچھ شرح نماز میں گزر چکی ہے اور کچھ تعبیر میں آئے گی۔

٣٤٥٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ

۳۴۵۸۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نیک مرد ہے۔

عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَّحُذَيْفَةَ — باب ہے بیان میں مناقب عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے

فائدہ: عمار پس وہ بیٹا یاسر کا ہے وہ اور ان کا باپ ابتدا میں اسلام لائے تھے اور ابوجہل نے ان کی ماں کو مار ڈالا تھا سو پہلے پہل اسلام میں وہی شہید ہوئیں اسلام میں انہوں نے کافروں کے ہاتھ سے بہت تکلیف پائی تھی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی پرانے مسلمانوں میں سے ہیں اور شہید ہوئے عمار جنگ صفین میں ساتھ علی رضی اللہ عنہ کے قتل کیا ان کو معاویہ کے لشکر نے۔ (فتح)

٣٤٥٩ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَلَيْسَ فِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ لَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ غَيْرُهٗ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَاُ عَبْدُ اللّٰهِ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ فَقَرَاْتُ ﴿وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى﴾ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ.

٣٤٥٩۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں آیا تو میں نے شام کی مسجد میں دو رکعتیں نماز پڑھی پھر میں نے کہا کہ الٰہی! میسر کر میرے لیے ہمنشیں نیک تو میں ایک گروہ کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھا تو اچانک ایک بزرگ آئے یہاں تک کہ میرے پہلو میں بیٹھے میں نے کہا کہ یہ کون مرد ہے لوگوں نے کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ صحابی ہیں تو میں نے کہا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی یہ کہ میسر کرے میرے لیے ساتھی نیک تو اللہ نے تجھے میرے لیے میسر کیا۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا کوفہ والوں میں سے، کہا کیا نہیں نزدیک تمہارے ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صاحب دو جوتوں اور تکیہ اور وضو کے برتن والا اور کیا نہیں تم میں وہ شخص جس کو پناہ دی ہے اللہ نے شیطان سے یعنی اپنے نبی کی زبان پر یعنی عمار رضی اللہ عنہ کیا نہیں تم میں صاحب سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کو اس کے سوا کوئی نہ جانتا تھا یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ پھر کہا کس طرح پڑھتا ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ تو پڑھا میں نے اوپر اس کے ﴿وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى﴾ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ بیشک پڑھائی ہے مجھ کو وہ سورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے میرے منہ میں یعنی روبرو پڑھائی۔

فائدہ: یہ جو ابو الدردا نے کہا کہ کیا تم میں ابن ام عبد رضی اللہ عنہ نہیں تو مراد ان کی یہ ہے کہ انھوں نے سمجھا تھا کہ وہ طلب علم کے واسطے آئے ہیں سو ان کے واسطے بیان کیا کہ تمہارے پاس ایسے علماء ہیں کہ ان کے ہوتے تجھ کو کسی اور کی حاجت نہیں اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ محدث نہ کوچ کرے اپنے شہر سے یہاں تک کہ وہاں کے عالموں کا سب علم سیکھ لے اور صاحب نعلین اس واسطے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو اٹھاتے تھے اور ان کی خبر گیری کرتے تھے اور مراد تعریف ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ساتھ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ کہ وہ واسطے شدت ملازمت ان کی کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ سبب ان امروں کے لائق ہے کہ ہو نزدیک ان کے علم سے وہ چیز جو بے پروا کرتی ہے طالب ان کے کو غیر ان کے سے اور یہ جو کہا کہ اپنے نبی کی زبان پر تو مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے ہائے افسوس! عمار رضی اللہ عنہ ان کو بہشت کی طرف بلائیں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلائیں گے اور احتمال ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مراد ہو کہ نہیں اختیار ملا عمار رضی اللہ عنہ کو درمیان دو امروں کے مگر کہ سخت تر کو اختیار کیا پس سخت امر کو اختیار کرنا چاہتا ہے کہ اس کو شیطان سے پناہ ہو جس کی شان ہے حکم کرنا ساتھ سرکشی کے اور ایک روایت میں ہے کہ عمار ناخنوں تک ایمان سے بھرا گیا ہے اور یہ صفت نہیں واقع مگر اس کے واسطے جو شیطان سے پناہ میں ہوا اور مراد صاحب سر سے وہ چیز ہے جو بتلائی ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے حال سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ابو الدردا رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق روایت آئی ہے اور ایک روایت میں وِسَادًا کے بدلے سِوَاكِ کے لفظ آئے ہیں اور ایک روایت میں سَوَادِ کے اور سِوَادِ کے معنی پوشیدہ باتیں ہیں (فتح) اور کہتے ہیں کہ اول یہ آیت صرف اس قدر نازل ہوئی وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى پھر اس کے بعد وَمَا خَلَقَ نازل ہوا اور شاید ابو الدردا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی اور اصحاب کو اطلاع ہوئی پس اب وہ بھی متواتر میں داخل ہے۔ (ت)

٣٤٦٠ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ بَيْنَكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ

٣٤٥٨ ۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ شام میں گیا سو جب مسجد میں داخل ہوا تو کہا الہٰی میسر کر میرے لیے کوئی ساتھی نیک سو بیٹھا پاس ابو الدرداء کے تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے کہا کوفہ والوں سے کہا کیا نہیں تم میں یا تم میں سے وہ شخص جس کو پناہ دی اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر یعنی شیطان سے یعنی عمار رضی اللہ عنہ کو میں نے کہا کیوں نہیں کہا کیا نہیں تم میں صاحب بھید کا کہ نہیں جانتا ہے اس کو سوائے اس کے یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ میں نے کہا کیوں نہیں پھر کہا کیا نہیں تم میں مسواک والا یا پوشیدہ باتوں والا کہا کیوں نہیں کہا کس طرح

أَوْ مِنكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السَّوَادِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى﴾ قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنثَى قَالَ مَازَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَزِلُّونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ پڑھتا ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ الآیۃ کو میں نے کہا ﴿وَالذَّكَرِ وَالْأُنثَى﴾ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیشہ رہے یہ لوگ لپٹے ساتھ میرے یہاں تک کہ قریب تھا کہ پھسلائیں مجھ کو اس چیز سے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ان کا نسب اس طور سے ہے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فہر میں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام میں حاکم تھے وہاں وباعام پڑی اس میں ان کا انتقال ہوا ۱۸ ہجری میں۔ (فتح)

٣٤٦١ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

۳۴۶۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار امت میری ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہے جراح کا بیٹا۔

فائدہ: صورت اس کی صورت مذمت کی ہے لیکن مراد ساتھ اس کے اختصاص ہے یعنی امت ہماری جو مخصوص ہے امتوں کے درمیان سے اور صفت امانت کی اگرچہ مشترک ہے درمیان اس کے اور درمیان غیر اس کے کے لیکن سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے واسطے اس میں زیادہ خصوصیت ہے لیکن خاص کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بڑے کو ساتھ ایک فضیلت کے اور وصف کیا اس کو ساتھ اس کے پس اشعار کیا ساتھ قدر زائد کے بیچ اس کے اس کے غیر پر مانند حیا کی عثمان رضی اللہ عنہ میں اور قضا کے علی میں اور مانند اس کے۔ (فتح)

٣٤٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ

۳۴۶۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ البتہ بھیجتا ہوں میں تمہاری طرف امین

حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

کو کہ لائق امانت داری کے یعنی جو اصل حق امانتداری کا ہے وہ اس میں پایا جاتا ہے تو حضرت ﷺ کے اصحاب نے حکومت کے واسطے تمنا کی یعنی حکومت میں رغبت کے واسطے حرص کے اوپر حاصل کرنے صفت مذکورہ کے یعنی امانت کے نہ حکومت محض پر تو حضرت ﷺ نے ابوعبیدہ کو بھیجا۔

فائدہ: نجران ایک شہر ہے قریب یمن کے اور اس کا نام عبدالمسیح تھا نویں سال حضرت ﷺ کے پاس آئے تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

فائدہ: دونوں کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واسطے جمع کیا کہ اکثر مناقب میں دونوں مشترک ہیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ ہجرت سے تیسرے سال پیدا ہوئے اور سنہ پچاس ہجری میں زہر سے وفات پائی اور امام حسین رضی اللہ عنہ ہجرت سے چوتھے سال پیدا ہوئے اور سنہ ٦١ ہجری میں عاشورے کے دن کربلا میں شہید ہوئے جو عراق کی زمین سے ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ جب معاویہ فوت ہو گئے اور ان کا بیٹا یزید خلیفہ ہوا تو کوفہ والوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہم آپ کے مطیع اور تابعدار ہیں تو حسین رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے اور عبیداللہ بن زیاد ان سے پہلے کوفہ میں جا پہنچا اور اکثر لوگوں کو حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھیر دیا پھر قتل کیا اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے مسلم کو پہلے بھیج دیا تھا تاکہ لوگوں سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے بیعت لے پھر اس کی طرف لشکر تیار کیا اور ان سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوئے امام حسین رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت ان کے گھر والوں سے اور یہ قصہ مشہور ہے پس ہم اس کے بیان کو دراز نہیں کرتے اور شاید کتاب الفتن میں اس کا کچھ بیان ہوگا۔

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا

فائدہ: یہ حدیث بیع میں گزر چکی ہے۔

٣٤٦٣ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ

٣٤٦٣۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا منبر پر اور حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے ایک بار یعنی کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کر دے اس کے سبب سے

اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

مسلمانوں کے دو گروہوں میں۔

فائدہ: اس کی شرح فتن میں آئے گی۔

٣٤٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَأْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۳۴۶۴۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے ان کو اور حسن رضی اللہ عنہ کو اور فرماتے تھے کہ الٰہی میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

٣٤٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ.

۳۴۶۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا سر عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا تو وہ ناپاک اپنی چھڑی ان کی ناک اور آنکھ میں ڈالنے لگا اور ان کے حسن میں کچھ کہا یعنی ان کے حسن میں عیب کیا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے حسین رضی اللہ عنہ مشابہ اہل بیت میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر مبارک ان کا رنگا ہوا وسمہ سے۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ اپنی چھڑی اٹھا کہ میں نے اس جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک دیکھا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کو چومتے تھے اور وسمہ سے رنگا ہوا تھا یعنی مائل بسیاہی تھا کہ اس سے خضاب کیا کرتے تھے۔

٣٤٦٦ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهٗ فَأَحِبَّهٗ.

۳۴۶۶۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر تھے آپ فرماتے تھے الٰہی میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ۔

٣٤٦٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِأَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

۳۴۶۷۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور حالانکہ وہ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ میرا باپ قربان ہو کہ یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں اور علی رضی اللہ عنہ ہنستے تھے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا تو جواب یہ ہے کہ منفی محمول ہے عموم شبہ پر اور مثبت معظم پر۔

٣٤٦٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِهِ.

۳۴۶۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نگاہ رکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور تعظیم کو ان کے اہل بیت کے حق میں۔

فائدہ: اس کی شرح عنقریب گزر چکی ہے۔

٣٤٦٩ ـ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

۳۴۶۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ تھا کوئی زیادہ مشابہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے۔

فائدہ: یہ معارض ہے ابن سیرین کی روایت کو کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہ تھے تو ممکن ہے تطبیق بایں طور کہ شاید انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات حسن رضی اللہ عنہ کی زندگی میں کہی ہو کہ وہ اس وقت اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پہلی روایت ان کے فوت ہونے کے بعد کہی ہو یا مراد اس کی جو حسین رضی اللہ عنہ کو مشابہ ہونے میں فضیلت دیتا ہے ماسوائے حسن رضی اللہ عنہ کے ہے اور احتمال ہے کہ ہو ہر ایک دونوں میں سے زیادہ تر مشابہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اعضا میں چنانچہ روایت ہے کہ تھے حسن رضی اللہ عنہ زیادہ تر مشابہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سر سے سینہ تک اور حسین رضی اللہ عنہ اس سے نیچے اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے سوا اور بھی کئی آدمی ہیں جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کہا جاتا ہے اور وہ پندرہ صحابی رضی اللہ عنہم ہیں اور امام مہدی علیہ السلام جو پچھلے زمانے میں پیدا ہوں گے وہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں ان کا نام اور ان کے باپ کا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کے نام سے موافق ہوگا۔ (فتح)

٣٤٧٠ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

٣٤٧٠۔ ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ پوچھا اسے ایک مرد نے حال محرم کے سے یعنی جو احرام میں ہو کر مار ڈالے مکھی کو تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور بیشک انہوں نے مار ڈالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی حسنین رضی اللہ عنہما دو پھول میرے ہیں دنیا سے یعنی اس واسطے کہ پھول کی طرح اولاد کو بھی سونگھا اور چوما جاتا ہے۔

فائدہ: مراد ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تعجب کرنا ہے حرص اہل عراق کے سے تھوڑی چیز کے پوچھنے میں اور قصور کرنے ان کے سے بڑی چیز میں اور ایوب سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھیلتے تھے تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں کس طرح محبت نہ رکھوں اور حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں دنیا سے میں ان کو سونگھتا ہوں۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب ہے بیان میں مناقب بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے جو غلام آزاد ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: مشہور یہ ہے کہ وہ حبشی ہیں ایک کافر کے غلام تھے پھر خریدا ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حالانکہ وہ پتھروں میں دبے ہوئے تھے یعنی کافروں نے اسلام کی عداوت سے ان کو اتنے پتھر مارے تھے کہ وہ پتھروں میں دب گئے تھے۔ (فتح)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیرے جوتے کی آہٹ سنی

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز میں گزر چکی ہے۔

٣٤٧١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

٣٤٧١۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے عمر

الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا:

فاروق رضی اللہ عنہ کہتے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور آزاد کیا انہوں نے ہمارے سردار یعنی بلال کو۔

فائدہ: مراد عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ بلال سرداروں میں سے ہے یہ مراد نہیں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں یہ ابن تین نے کہا ہے اور اس کے غیر نے کہا کہ مراد اول سے حقیقی معنی ہیں اور دوسرے سے مجازی۔ کہا ہے اس کو بطور تواضع کے یا کہ سرداری افضلیت کو ثابت نہیں کرتی۔ (فتح)

۳۴۷۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِيْ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ.

۳۴۷۲۔ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم نے مجھ کو اپنی جان کے واسطے یعنی اپنی ذاتی خدمت کے واسطے خریدا تھا تو مجھ کو اپنے پاس روک رکھو، اور اگر تم نے مجھ کو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو اللہ کے کام میں چھوڑ دے کہ میں اللہ کے واسطے عمل کروں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے دیکھا کہ افضل عمل مومن کا جہاد ہے تو میں نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں چوکیداری کروں اور یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قسم دیتا ہوں تجھ کو اللہ کی اور اپنے حق کی تو بلال رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی تو بلال شام کو متوجہ ہوئے جہاد کی نیت سے اور وہاں طاعون کی بیماری سے فوت ہوئے سنہ ۱۸ ہجری میں۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ مَنَاقِبِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب ہے بیان میں مناقب ابن عباس رضی اللہ عنہما کے

فائدہ: یعنی عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم چچیرے بھائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سال ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے اور سنہ ۶۸ ہجری میں فوت ہوئے اور وہ اصحاب کے عالموں سے تھے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ مقدم کرتے تھے ان کو ساتھ بزرگوں کے اور وہ جوان تھے۔ (فتح)

۳۴۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ

۳۴۷۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے ملایا اور کہا کہ اے الٰہی اس کو حکمت سکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو قرآن سکھا دے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حکمت اصابت ہے سوائے نبوت کے۔

الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِّثْلَهٗ وَالْحِكْمَةُ الْإِصَابَةُ فِيْ غَيْرِ النُّبُوَّةِ.

فائدہ: اور یہ تائید کرتا ہے اس کی جو تفسیر کرتا ہے حکمت کو ساتھ قرآن کے اور اختلاف ہے کہ مراد ساتھ حکمت کے اس جگہ کیا ہے سو بعض کہتے ہیں کہ اصابت ہے قول میں یعنی بات ٹھیک کہنا اور بعض کہتے ہیں کہ سمجھ اور بوجھ ہے اللہ کی طرف سے اور بعض کہتے ہیں کہ جس کی صحت پر عقل گواہی دے اور بعض کہتے ہیں کہ نور ہے کہ فرق کیا جاتا ہے ساتھ اس کے درمیان الہام اور وسواس کے اور بعض کہتے ہیں کہ جلد جواب دینا اور بعض کچھ اور کہتے ہیں اور تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما زیادہ تر عالم اصحاب میں ساتھ تفسیر قرآن کے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اچھے ہیں ترجمان قرآن کے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زیادہ عالم ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میں نے شروع کتاب العلم میں جو اقوال حکمت کی تفسیر میں منقول ہوئی ہیں سب کو جمع کیا اور یہ حدیث کتاب العلم اور کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے اور وہاں اس حدیث کے فرمانے کا سبب بھی بیان ہوا ہے اور جن راویوں نے اس حدیث میں جملہ ''وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ'' زیادہ کیا ہے ان کا بیان بھی وہاں ہو چکا ہے اور یہ حدیث زیادہ تر اس طرح ہے اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ یہاں تک کہ بعض نے اسے صحیحین کی طرف منسوب کیا ہے مگر یہ نسبت صحیح نہیں۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — باب ہے بیان میں مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اصحاب کے سواروں میں سے تھے حدیبیہ کے درمیان مسلمان ہوئے اور جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گم ہوئی تو انھوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور اپنا سر منڈایا تو لوگوں نے آپ کے بال لینے کے واسطے جلدی کی سو میں ان سے آگے بڑھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے کے بال لے کر اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے سو میں کسی لڑائی میں اس ٹوپی کے ساتھ حاضر نہیں ہوا مگر کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی اور حاضر ہوئے وہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑائیوں میں کہ ان میں اس کی بہادری ظاہر ہوئی پھر مرتد لوگ ان کے ہاتھ سے قتل ہوئے پھر بڑے بڑے شہر ان کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سنہ ۲۱ ہجری میں اپنے گھر میں فوت ہوئے۔ (فتح)

٣٤٧٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا

۳۴۷۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر دی پہلے اس سے کہ ان کی خبر ان کو آئے یعنی وحی کے ذریعہ سے سو فرمایا کہ لیا علم کو زید رضی اللہ عنہ نے سو وہ شہید ہو گئے

وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

پھر علم کو جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا تو وہ بھی شہید ہوئے پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا تو وہ بھی شہید ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے یہاں تک کہ لیا علم کو اللہ کی ایک تلوار نے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح نصیب کی۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ قول آپ کا ہے یہاں تک کہ لیا علم کو تلوار نے پس تحقیق مراد ساتھ اس کے خالد رضی اللہ عنہ ہیں اور اس دن سے ان کا نام سیف اللہ مشہور ہوا یعنی اللہ کی تلوار اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ایذا دو خالد کو کہ وہ ایک تلوار ہیں اللہ کی تلواروں میں سے کہ ڈالا ہے ان کو اللہ نے کافروں پر۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب سالم رضی اللہ عنہ غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: سالم رضی اللہ عنہ اکابر اصحاب میں سے ہیں جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور مہاجرین اولین سے ہیں۔ (فتح)

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِؤُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِيْ بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

٣٤٧٥۔ مسروق سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نزدیک عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے تو انھوں نے کہا کہ میں ہمیشہ ان کو دوست رکھتا ہوں بعد اس کے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرماتے تھے کہ قرآن سیکھو چار سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے اس کو ذکر کیا گیا اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا میں نہیں جانتا کہ پہلے ابی کو ذکر کیا یا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔

فائدہ: اور تخصیص ان چاروں کے ساتھ سیکھنے قرآن کے ان سے یا تو اس واسطے ہے کہ قرآن ان کو اکثر ضبط تھا اور اس کو خوب ادا کرتے تھے یا اس واسطے کہ وہ فارغ ہوئے تھے واسطے سیکھنے اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اور درپے ہوئے تھے ادا کرنے اس کے بعد آپ کے پس اس واسطے بلایا طرف سیکھنے کے ان سے نہ اس واسطے کہ ان کے سوائے کوئی قرآن کا جامع نہ تھا۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیان میں مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سابقین میں سے ہیں اور چھٹے ہیں اسلام میں اور دو بار ہجرت کی اور والی ہوئے بیت المال کے کوفہ میں واسطے عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اور ۳۲ ہجری میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے عمر ان کی ساٹھ برس سے زیادہ تھی اور اصحاب کے عالموں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کا علم عام ہوا ساتھ کثرت شاگردوں اس کی کے اور سیکھنے والوں کے ان سے۔ (فتح)

٣٤٧٦ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَآئِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَّقَالَ اسْتَقْرِؤُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

٣٤٧٦ ـ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف اور فرمایا کہ تم میں سے بہت پیارا میرے نزدیک وہ ہے جس کی عادتیں اچھی ہوں اور فرمایا کہ سیکھو قرآن کو چار آدمیوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔

٣٤٧٧ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُّقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ أُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ

٣٤٧٧ ـ علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں داخل ہوا سو میں نے دو رکعت نماز پڑھی تو میں نے کہا کہ الٰہی میسر کر میرے لیے کوئی ساتھی نیک تو میں نے ایک بزرگ کو دیکھا سامنے سے آتے ہیں سو جب وہ قریب آئے تو میں نے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ نے میری دعا قبول کی ہو انھوں نے کہا کہ تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا کوفہ والوں سے کہا کیا پس نہیں تم میں صاحب دو جوتوں اور تکیہ اور وضو کے برتن کا کیا نہیں تم میں جو شیطان سے پناہ دیا گیا کیا نہیں تم میں صاحب بھید کا جس کے سوائے اس کو کوئی نہیں جانتا پس کہا کس طرح پڑھتا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ تو میں

أُمِّ عَبْدٍ ﴿وَاللَّيْلِ﴾ فَقَرَأْتُ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى﴾ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ.

نے پڑھا ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى﴾ تو انھوں نے کہا کہ پڑھائی ہے مجھ کو حضرت ﷺ نے یہ آیت اپنے روبرو پس ہمیشہ رہے لوگ مجھ سے جھگڑتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجھ کو پھیر دیں۔

۳۴۷۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْيًا وَّدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

۳۴۷۸ - عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ پوچھا ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرد کا کہ قریب ہو خشوع اور طریقے میں حضرت ﷺ سے یعنی جس کا طریق اور چال چلن حضرت ﷺ کے طریقے سے بہت موافق ہو اس نے کہا نہیں جانتا میں کسی کو قریب تر خشوع اور طریقے اور سیرت اور حال چال میں ساتھ حضرت ﷺ کے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

۳۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِيْنًا مَّا نُرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نُرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ أُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۷۹ - ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے حضرت ﷺ کے پاس آئے سو ہم ایک زمانہ ٹھہرے نہ معلوم کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے اہل بیت سے ہیں واسطے اس کے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا ان کا اور ان کی ماں کا اوپر حضرت ﷺ کے یعنی وقت بوقت۔

فائدہ: اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ملازمت ان کی کے واسطے حضرت ﷺ کے اور وہ لازم پکڑتی ہے ثبوت فضیلت ان کی کو۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

فائدہ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا اسلام لانا پہلے فتح مکہ کے ہے اور صحبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کی منشی گری کی اور والی ہوئے دمشق کی حکومت کے اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بعد فوت ہونے اپنے بھائی کے ۱۹ھ ہجری میں اور بدستور رہے حاکم اوپر اس کے عثمان کی خلافت تک پھر زمانے لڑنے اس کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کے اور حسن رضی اللہ عنہ کے پھر جمع ہوئے ان پر لوگ ۴۱ھ ہجری میں یہاں تک کہ فوت ہوئے ۶۰ھ ہجری میں اور انہوں نے چالیس برس سے زیادہ حکومت کی۔ (فتح)

۳۴۸۰ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۸۰۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھے اور ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام آزاد تھا تو وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا یعنی اور کہا کہ معاویہ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ چھوڑ ان کو یعنی اس پر انکار نہ کر تحقیق انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے یعنی پس نہیں کی انہوں نے کوئی چیز مگر کسی سند سے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ٹھیک بات کو پہنچ بیشک وہ فقیہ ہیں اور نہیں ہے کچھ التفات طرف قول ابن تین کے کہ ایک رکعت وتر کے ساتھ فقہا قائل نہیں اس واسطے کہ جس کی ابن تین نے نفی کی ہے وہ اکثر کا قول ہے اور ثابت ہو چکی ہیں اس میں کئی حدیثیں ہاں افضل یہ ہے کہ اس سے پہلے جفت نماز پڑھے اور ادنیٰ درجہ اس کا دو رکعتیں ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے وتر کو ان دو رکعتوں کے ساتھ جوڑنا یا توڑنا کوفیوں کا مذہب ہے کہ وتر کو ان کے ساتھ جوڑنا شرط ہے اور یہ کہ ایک رکعت کافی نہیں اور ایک رکعت وتر کا مشہور ہونا بے پرواہ کرتا ہے اس میں کلام دراز کرنے سے یعنی ایک رکعت وتر کا جائز ہونا مشہور بات ہے اس کے بیان کی کچھ حاجت نہیں۔ (فتح)

۳۴۸۱ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيْهٌ.

۳۴۸۱ ـ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا تجھ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کلام ہے پس تحقیق نہیں وتر پڑھے انہوں نے مگر ایک رکعت یعنی کیا تم اس سے کہہ سکتے ہو کہ تم نے ایک رکعت وتر کیوں پڑھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹھیک بات کو پہنچے بیشک وہ فقیہ ہیں۔

۳۴۸۲ ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ

۳۴۸۲۔ حمران سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ تم ایک نماز پڑھتے ہو بیشک ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی

التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

سو ہم نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعت نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور البتہ حضرت ﷺ نے ان سے منع کیا ہے یعنی دو رکعتیں بعد نماز عصر کے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہ ہے کہ ہم نے حضرت ﷺ سے صحبت کی۔

تنبیہ: تعبیر کی ہے بخاری رحمہ اللہ نے اس ترجمہ میں ساتھ لفظ ذکر کے یعنی ذکر کیا ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور یہ نہیں کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت یا مناقب کا بیان اس واسطے کہ فضیلت نہیں پکڑی جاتی باب کی حدیث سے اس واسطے کہ ظاہر گواہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی واسطے ان کے ساتھ فقہ اور صحبت کے دلالت کرتی ہے اوپر فضل کثیر کے اور ابن ابی عاصم وغیرہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایک جز تصنیف کی ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ نہیں صحیح ہوئی بیچ فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ کے کچھ چیز پس یہی نکتہ ہے کہ بخاری رحمہ اللہ نے اس کے حق میں مناقب کے لفظ نہیں کہے واسطے اعتماد کرنے کے اپنے استاد کے قول پر لیکن اس نے دقیق نظر سے استنباط کیا وہ چیز کہ دور کرے ساتھ اس کے رافضیوں کے سرداروں کو اور قصہ نسائی کا اس باب میں مشہور ہے اور وارد ہوئی ہیں معاویہ کے فضائل میں بہت حدیثیں لیکن ان میں سند کے طریق سے کوئی حدیث صحیح نہیں اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے اسحاق اور نسائی وغیرہ نے۔ (فتح)

بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب ہے بیان میں مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

فائدہ: اور حضرت ﷺ کی بیٹی ہیں اور ان کی ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں پیدا ہوئی فاطمہ رضی اللہ عنہا پہلے اسلام سے اور نکاح کیا ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بعد بدر کے دوسرے سال میں اور حضرت ﷺ سے پیچھے چھ مہینے فوت ہوئیں ١١ ہجری میں اور ان کی عمر چوبیس سال کی ہے اور قوی تر دلیل اوپر مقدم کرنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور سب عورتوں پر اپنے زمانے کی عورتوں سے اور جو ان کے بعد ہیں یہ حدیث ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ سردار ہیں سارے جہان کی عورتوں کی مگر مریم۔ (فتح)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بہشتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں

فائدہ: اس کے بعض طریقوں میں مریم وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے جو ان کو اس میں مشارک ہیں۔ (فتح)

٣٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي

٣٤٨٣۔ مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے سو جس نے ان کو

مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِیْ.

ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِیْ شَكْوَاهُ الَّتِیْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مرض الموت میں بلایا تو ان سے کان میں کچھ بات کی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور ان سے کان میں بات کی تو ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرگوشی کی مجھ سے حضرت ﷺ نے پہلی بار سو مجھ کو خبر دی کہ اس بیماری میں آپ ﷺ کا انتقال ہوگا تو میں روئی پھر مجھ سے دوسری بار سرگوشی کی سو مجھ کو خبر دی کہ میں آپ ﷺ کے سب اہل بیت سے پہلے آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنسی کہ جلدی حضرت ﷺ سے ملوں گی۔

بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب ہے بیان میں فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

فائدہ: وہ صدیقہ ہیں بیٹی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور ان کی ماں کا نام ام رومان ہے اور تھی پیدائش ان کی ہجرت سے پہلے آٹھ سال اور انتقال فرمایا حضرت ﷺ نے اور حالانکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں اور تحقیق یاد رکھی ہیں انہوں نے حضرت ﷺ سے بہت چیزیں اور حضرت ﷺ کے بعد قریب پچاس برس کی زندہ رہیں اور لوگوں نے ان سے بہت علم سیکھا اور نقل کیے ان سے بہت احکام اور آداب یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ چوتھائی احکام شرعیہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں اور تھی موت ان کی معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۵۸ھ ہجری میں اور ان کے گھر میں حضرت ﷺ سے کچھ اولاد نہیں ہوئی۔ (فتح)

۳۴۸٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۸۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تجھے سلام کرتے ہیں تو میں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی اور جبرائیل علیہ السلام کو بھی سلام اور اللہ کی رحمت یا حضرت ﷺ جو

يَوْمًا يَّا عَائِشَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آپ ﷺ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

فائدہ: اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ہے اور بعض نے اس سے استنباط کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو عائشہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت ہے اس واسطے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حق میں یہ وارد ہوا ہے کہ اے خدیجہ رضی اللہ عنہا جبرائیل علیہ السلام تجھے اللہ کی طرف سے سلام کرتے ہیں اور اس جگہ خود جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے کہا اور اس کی تقریر آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۳۴۸۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ.

۳۴۸۵ ۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے مریم علیہا السلام عمران علیہ السلام کی بیٹی اور آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بی بی کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

فائدہ: تقریر اس حدیث کی یہ ہے کہ قول حضرت ﷺ کا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت الخ نہیں لازم پکڑتا ثبوت افضلیت مطلقہ کو اور تحقیق اشارہ کیا ہے ابن حبان نے طرف اس کی کہ افضلیت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جس پر یہ حدیث وغیرہ دلالت کرتی ہے وہ حضرت ﷺ کی عورتوں کے ساتھ مقید ہے تاکہ نہ داخل ہو اس میں مانند فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے تطبیق کے درمیان اس حدیث کے اور درمیان اس حدیث کے کہ افضل بہشتیوں کی عورتوں سے خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور باقی اس کی شرح آئندہ آئے گی۔ (فتح)

۳۴۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۳۴۸۶ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دیگر عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

٣٤٨٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَآءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلٰى فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ.

۳۴۸۷ ـ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں سو ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کی خبر کو آئے سو کہا کہ اے ماں مسلمانوں کی تم جاتی ہو پیشوا صادق پر یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کہ تمہارے واسطے بہشت میں سامان تیار کرنے کو تم سے پہلے گئے ہوئے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ یقین کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ساتھ داخل ہونے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہشت میں۔ (فتح)

٣٤٨٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَآئِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَّالْحَسَنَ إِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ أَوْ إِيَّاهَا.

۳۴۸۸ ـ ابو وائل سے روایت ہے کہ جب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے مدد لی جائے تو عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ بیشک عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں دنیا میں آخرت میں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارا امتحان کیا ہے کہ تم علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تو راضی نہیں کہ ہو تم بیوی میری دنیا اور آخرت میں اور شاید عمار رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو گی اور ظاہر یہ ہے کہ لِتَتَّبِعُوْهُ میں ضمیر اللہ کی طرف پھرتی ہے اور مراد ساتھ پیروی اللہ کے پیروی حکم شرعی اس کے کی ہے بیچ فرمان برداری امام کے اور نہ بغاوت کرنے کے اس سے اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے طرف اس آیت کے کہ قرار پکڑو اپنے گھروں میں پس تحقیق وہ امر حقیقی ہے خطاب کیا گیا ہے ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو اس واسطے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ نہ ہلائے گی مجھے پیٹھ اونٹ کی یہاں تک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اس میں عذر یہ ہے کہ وہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ تاویل کرتے تھے اور تھی مراد ان کی واقع کرنا صلح کا درمیان لوگوں کے اور لینا قصاص کا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے اور تھی رائے علی رضی اللہ عنہ کی جمع ہونا اطاعت پر اور طلب کرنے وارثوں مقتول کے قصاص کو ان لوگوں سے جن پر قتل اپنی شرط سے ثابت ہو۔ (فتح)

٣٤٨٩ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً.

۳۴۸۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار مانگ کر لیا سو وہ گم ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اصحاب رضی اللہ عنہم کو اس کی تلاش میں بھیجا تو ان کو نماز کے وقت نے پایا تو انہوں نے بیوضو نماز پڑھی پھر جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی سو اس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تم کو نیک بدلا دے سوقسم ہے اللہ کی کہ نہیں اترا کوئی کام مشکل اوپر تیرے مگر کہ کی اللہ نے واسطے تیرے اس سے جگہ نکلنے کی اور کی واسطے مسلمانوں کے اس میں برکت۔

٣٤٩٠ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِيْ نِسَآئِهٖ وَيَقُوْلُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ.

۳۴۹۰۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اپنی سب عورتوں میں گھومنا شروع کیا (یعنی جس دن جس کی باری ہوتی اس کے گھر میں اٹھا کر لائے جاتے) اور فرماتے کہ میں کل کہاں ہوں گا میں کل کہاں ہوں گا یعنی کل کس بیوی کی باری ہوگی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل یہی چاہتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میری باری کا دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات سے چپ رہے۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ ایک روایت میں ہے کہ سب بیویوں نے اجازت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہیں ہم نے اپنی باری معاف کی تو ظاہر اس کا مخالف ہے باب کی حدیث کو تطبیق یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اجازت دی ہو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پھرے یعنی پس متعلق ہوگی اجازت ساتھ آئندہ زمانے کے اور یہ تطبیق عمدہ ہے۔ (فتح)

٣٤٩١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ

۳۴۹۱۔ عروہ سے روایت ہے کہ دستور تھا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے بھیجا کرتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے سو میری مصاحبین یعنی

عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوْا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا.

حضرت ﷺ کی بیویاں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع ہوئیں سو انہوں نے کہا کہ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا قسم ہے اللہ کی کہ بیشک لوگ قصد کرتے ہیں اپنے تحفوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کو یعنی صرف اس دن تحفے بھیجتے ہیں اور ہم بھی خیر چاہتے ہیں جیسی عائشہ رضی اللہ عنہا چاہتی ہیں سو تم حضرت ﷺ سے کہو کہ لوگوں سے کہہ دیں کہ حضرت ﷺ جس بیوی کے پاس ہوں گے وہیں لوگ تحفہ بھیجا کریں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ سے یہ کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو حضرت ﷺ نے مجھ سے منہ پھیرا اور کچھ جواب نہ دیا سو جب حضرت ﷺ پھر میرے پاس آئے تو میں نے آپ ﷺ سے یہ کہا تو حضرت ﷺ نے مجھ سے منہ پھیرا جب تیسری بار ہوئی تو پھر میں نے آپ ﷺ سے کہا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تو مجھ کو رنج نہ دے عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمے میں سو بیشک قسم ہے اللہ کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوائے تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اتری۔

فائدہ: اس حدیث میں فضیلت بڑی ہے واسطے عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور یہ لازم نہیں واسطے دو امروں کے ایک یہ کہ احتمال ہے کہ نہ ارادہ کیا ہو داخل کرنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بیچ اس کے یا مراد ساتھ قول آپ ﷺ کے مِنْكُنَّ وہ عورت ہو جس سے خطاب ہے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور جنہوں نے ان کو بھیجا تھا یا جو عورتیں اس وقت موجود تھیں اور دوسرا امر یہ ہے کہ برتقدیر اس کے کہ مراد دخول ہو پس نہیں لازم آتا ثبوت خصوصیت ایک چیز کے سے فضائل سے ثابت ہونا فضیلت مطلق کا مانند اس حدیث کے کہ زیادہ تر قاری تم میں اُبی ہیں اور حکمت بیچ اختصاص عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس کے کیا ہے اس کو لوگ بہت پوچھتے ہیں سو بعض کہتے ہیں کہ واسطے مکان اپنے باپ کے اور یہ کہ وہ اکثر حالات میں حضرت ﷺ سے جدا نہیں ہوئی تو اس واسطے ان کی بیٹی کو خاص کیا باوجود اس چیز کے کہ حضرت ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مبالغہ کرتی تھیں بیچ پاک صاف کرنے ان کپڑوں کے جن میں حضرت ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں اور سبکی کبیر نے کہا کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر عائشہ رضی اللہ عنہا اور اختلاف

مشہور ہے لیکن حق لائق تر ہے پیروی کے اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جہات فضیلت کے درمیان خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب قریب ہیں اور شاید اس کی رائے توقف ہے اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر ارادہ کیا جائے ساتھ فضیلت کے بہت ہونا ثواب کا نزدیک اللہ کے تو یہ ایسا مراد ہے کہ اس پر کسی کو اطلاع نہیں پس تحقیق عمل دل کا افضل ہے ہاتھ پاؤں کے عمل سے اور اگر مراد بہت ہونا علم کا ہو تو عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں لامحالہ اور اگر مراد شرافت خاندانی ہے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں لامحالہ اور اس فضیلت میں کوئی اس کا شریک نہیں سوائے اس کی بہنوں کے اور اگر مراد شرافت سیادت کی ہے تو فقط فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں نص ثابت ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین